قرناطیس یہ کہکر خاموش ہورہا ادھر وہ نامہ بر جو کہ اسکا نامہ لیکر بادشاہ بگرنگ کے پاس
گیا تھا اُس لشکر مین پہونچا ادھر ہرکارون نے جاکر بادشاہ کو خبردی کہ کوئی قرناطیس جادو
کوہ قرناطیس سے آیا ہی بہت ساحر زبردست ہی اُسکے آنے کی خوشی مین یہ طبل بشاشت بجا ہی
اور وہ یہ تقریر کر رہا ہو اور آپکو نامہ لکھا ہی نامہ بر نامہ لیکر آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو
اپنی سزا وہ پائیگا مثل اُس نقابدار کے مارا جائیگا کیا مجال جو اہل اسلام کو آنکھ اُٹھاکر دیکھ سکے
جب تک ہم یہان موجود ہین یہ فرما رہے تھے کہ درگہ سالار نے عرض کیا کہ نامہ بر قرناطیس جادو
کا در دولت پر حاضر ہی بار چاہتا ہو فرمایا کہ اندر بلا لاؤ درگہ سالار آگیا اُسکو اندر لیگیا کرسی مرحمت
ہوئی وہ کرسی پر بیٹھا دربار مختصر آراستہ پایا نقابدار کو برابر تخت کے دنگل پر متمکن دیکھا دونون
بازو دونون طرف سایہ فگن پائے سردارون کو گرد و پیش کرسیون و دنگلون پر متمکن دیکھا
یہ سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گیا ساقی نے جام شراب دیا یہ بے اندیشہ اُس جام کو پی گیا بادشاہ نے
پوچھا کہ تم کس غرض سے آئے ہو کہا کہ نامہ لیکر آیا ہون کہا کہ نامہ لاؤ اُسنے نامہ دیا پہلے خود بادشاہ
نے پڑھا نامہ پڑھتے جاتے ہین سر ہلاتے جاتے ہین غصہ آتا جاتا ہی بل تیوری پر پڑتے
جاتے ہین جب نامہ پڑھ چکے اور مضمون نامہ سے آگاہ ہوچکے دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے باواز
بلند پڑھا سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے نامہ دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کرڈالا اور اُس
نامہ بر کو دیکر کہا کہ یہ نامہ اسکو دیدینا یہی جواب ہی اُسکے نامہ کا اور کہدینا کہ اسکی بتی بناکر
اپنے مقام مبرز مین رکھ لے تاکہ تسکین ہو تجکو اور پھر کسی معشوق کی ضرورت نہو کہدینا
کہ او نابکار زناہنجار بچہ شیطان نطفہ حرام اوخر بیدم یہ کیا تو نے جھک مارا ہی اور گوکھایا ہی
تیری کیا مجال ہی جو تو ہم سے لڑ سکے اور مقابلہ کرسکے یاد رکھنا کہ مثل اُس نقابدار نابکار کے
تجکو بھی قتل کرینگے تو کیا ہمکو قتل کریگا بھولا کس بات پر ہی کیون یہان آیا ہی اور آیا ہی تو چلا
جا کیون شامت بلاتا ہی کیا قضا سر پر کھیل رہی ہی اگر تجکو اُس نابکار نقابدار کی جدائی بہت
شاق ہی اور اُسکا فراق بہت ناگوار ہی اُسکے نہ ہونے سے کسی اور مقام مین کچھ کھجلی ہوتی ہی
تو مین تجکو اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون اپنی خواہش کو جاکر مٹا لینا اسقدر جھک نہ مار بہت
ہی زورون پر ہی تو کیا پردہ دنیا سے لیکر پردہ قاف تک اہل اسلام کا نام مٹائے گا تیرا ہی

مست جائیگا تو کیا ہم سے لڑیگا اور اپنے شاگرد کے خون کا عوض لیگا پہلے تو اپنی جان
بچا لے پھر اُسکے خون کا عوض لینا اسقدر غرور کرنا زیبا نہین ہے ہمارا تو یہ پیشہ ہے کہ ہم روپیہ
لیکر مقابلہ کرتے ہین جو ہمکو روپیہ دیتا ہے اُسکے حریف کو قتل کرتے ہین بادشاہ اسلام نے
ہمکو روپیہ دیا ہم نے اُنکی طرف سے لڑکر نقابدار کو قتل کیا اور پھر وہ روپیہ دینگے ہم ضرور
مقابلہ کرینگے لاکھ لاکھ لعنت ہے تجھپر اور تیرے پرستارون پر اور تیرے خداوند پر اور
اُسکے پرستارون پر تو اپنے دل مین سوچا کیا ہے اور کیا سمجھکر یہ نامہ تحریر کیا ہے کیا شراب
کے نشہ مین تھا جب یہ نامہ لکھا ہے یا اور کسی کام مین تھا کہ تیرے دماغ مین یہ سمایا کہ کیا تحریر
کراتا ہون پس ہم اس بیہودہ تحریر کا کیا جواب تحریر کرین پس یہی کافی ہے کہ جواب جاہلان
باشد خموشی ؀ اسی سبب سے ہم نے جواب نہین تحریر کیا صرف دہانی تیرے نامہ بر سے
کہدیا ہم مرد اُسکو جانتے ہین کہ منہ سے نہ کہے اور کر گذرے خیر منہ سے بھی کہا اور اُس
کہنے کے موافق کیا تو وہی مرد ہے ہم اُسکو نامرد خیال کرتے ہین کہ منہ سے تو کہا مگر کچھ نہ کرسکے
منہ اُسکا کیون ہوا اور کونسی مقام ہوا کہ جو آیا وہ کہدیا کسی امر کا قابو ہی نہین ہے اگر تو نے بادشاہ
اسلام کو نامہ تحریر کیا ہے تو وہان سے بھی جواب سخت آئیگا اور ایسا دندان شکن کہ سوائے
خاموشی کے جواب دیتے نہ بن پڑیگا پس ہم بھی موجود ہین اور لشکر اسلام بھی تجکو دبنے ہاتھ
کا کھانا حرام ہے جو تو ہمکو اور لشکر اسلام کو غارت نہ کر دے تو اپنے باپ کے نطفہ سے نہین
بہ چمارون کے نطفہ سے ہے جو ایسا نہ کرے پس کہان تک مین اپنے دماغ کو خراب کرون اسیقدر
کافی ہے نامہ بر نے جو یہ تقریر سنی اور مزاج کو برہم پایا کچھ نہ کہا خاموش وہ چاک شدہ
نامہ لیکر اور پیام سنکے زبان سے اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آکر مرکب پر سوار ہوکر اپنے لشکر کا
راستہ لیا دل مین کہتا جاتا تھا کہ جسکو اپنی جان دوبھر ہوتی وہ جواب دیتا اور یہان ٹھہرتا
مین اپنی زندگی کو غنیمت جانتا ہون یہ بہتر تھا کہ جواب لیکر چلا آیا مجکو تو یہ خوف تھا کہ
ایسا نہ ہو کہ کسیکو حکم دین کہ اسکو باندھ لو تو پھر مین کیا کرون میری زندگی ختم جو مین چلا
آیا یہ تو ادھر ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جاتا ہے اودھر بعد جانے نامہ بر کے آپ نے دبیر سے
فرمایا کہ ایک رقعہ بنام بادشاہ اسلام اس مضمون کا تحریر کرو کہ ہمارے آپ کے اس امر کا

اقرار تھا کہ نقابدار کو قتل کرکے ہمارے سردارون کو رہا کردو اور اخلاق کو شکست
دو چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا کہ نقابدار کو قتل کیا سردارون کو رہا کیا اخلاق کے
لشکر سے مقابلہ کو موجود تھے کہ وہ طبل باز بجوا کر اپنی جان بچا کر چلا گیا ہم نے بھی یہان
قیام کیا اس خیال سے کہ اگر وہ طبل جنگ بجوا کر میدان مین آئے تو اُس سے
لڑکر اُسکو شکست دین اور اپنے اقرار کے موافق کرین مگر اُسنے دوسرا فساد برپا
کیا اور ایک اور ساحر زبردست کو اپنی کمک کے لیئے اُسنے طلب کیا چنانچہ وہ
آیا اُسنے آپ کو اور مجکو دونون کو نامہ لکھا چنانچہ میرے آسکے تو فساد ہی نہین
ہان آپ کے اُسکے مقابلہ ہی مین ابھی چاہون چلا جاؤن وہ میرا کچھ نہین کرسکتا ہے
ہان آپ سے وہ ضرور مزاحم ہوگا اور روکے گا اُسوقت سوائے پریشانی
اور خرابی کے کوئی دوسرا امر نہ ہوگا خیال فرما لیجیئے کہ ایک اُسکا شاگرد تھا اُسنے تو
تمام لشکر کو تباہ کردیا تھا سب سردارون کو اسیر کرلیا تھا اور آپ لوگ مجبور و ناچار
تھے اُسکا کچھ نہ کرسکتے تھے نہ روپیہ صرف کرتے نہ یہ بلا دفع ہوتی چنانچہ اب اُسکا
اُستاد آیا ہی اور یہ ساحر زبردست ہی اُس سے کیونکر مقابلہ کرسکئیے گا سوائے پریشانی
کے دوسرا امر نہ ہوگا ہان اگر آپکو منظور ہو اور اسکا بھی ٹھیکہ دیجیئے خواہ مین اُس سے
لڑکر خواہ صلح کرکے آپ کے اور اُسکے صفائی کرادون خواہ قتل کرون تو خیر ورنہ مین
تو جاتا ہون آپ جانین اور آپ کا کام مجکو کیا ضرور ہی کہ مین بیکار یہان ٹھہرون اور
فساد اپنے سر مول لون مین سلئے اُسکو لکھدیا ہی اُسکے نامہ کے جواب مین کہ تم جانو
اور اہل اسلام مجکو نہ تم سے سروکار ہی نہ اُنسے جو مجکو روپیہ دے مین اُسکی کمک
کرون پس اگر آپ کو قبول ہو تو اس مقابلہ کا بھی ٹھیکہ مرحمت فرمائیے مین اسکے
ٹھیکہ کا روپیہ مبلغ بیس لاکھ لونگا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہی اور بہت بڑا ساحر ہی
اس سے مقابلہ مین مشکل پڑے گی جیسا معرکہ اور مقابلہ ویسا ٹھیکہ وہ شاگرد تھا دس
لاکھ روپیہ لیا یہ اُستاد ہی بیس لاکھ لیا جائے گا اگر آپکو منظور ہو تو مجکو آگاہ فرمائیے
مین نہ جاؤن ورنہ چلا جاؤن یا اگر وہ روپیہ دینا قبول کرے اور ٹھیکہ دے تو مین سلیمان

کیونکہ یہی میرا پیشہ ہے اور یہی میرا صرف ہے مگر کو یہ نہ کہا جائے کہ ہمکو اس امر سے آگاہ کیا ہوتا ہم اگر
نہ قبول کرتے یا ٹھیکہ نہ دیتے یا انکار کرتے اُسوقت اختیار تھا بدون ہمکو آگاہ کیے ایسا کیا
اور کفار کی طرف ہو گئے یا چلے گئے تو مین نے اسی خیال سے آپکو آگاہ کر دیا آیندہ آپکو
اختیار ہے پھر مجکو الزام نہ دیا جائے مین بری الذمہ ہون یہ مضمون لکھوا کر بنام بادشاہ
اسلام نامہ روانہ کیا ایک سردار کے ہاتھ اور ایک رقعہ اس مضمون کا بنام قرناطیس جادو
تحریر کیا کہ اے بادشاہ ساحران ملک قرناطیس آگاہ ہو کہ تمھارا نامہ آیا تمھارے نامہ بر
نے نہایت درجہ گستاخی سے تقریر کی جسکے جواب مین مین نے وہ جواب اُسکے ہاتھ روانہ
تمکو روانہ کیا اب مین تحریر کرتا ہون میرے تمھارے کوئی فساد و قصہ نہین ہے جو مین تمسے
مقابلہ کرون یا لڑون یا تم مجھسے کیونکہ مین تو ایک صحرا نورد و جہان گشت ہون نہ کوئی میرا
مسکن ہے نہ مقام نہ جائے سکونت نہ مقام بود و باش مین ہمیشہ کوہ و صحرا مین شب و روز
بسر کرتا ہون اور جسپر وقت سخت پڑا اور جسکو مشکل در پیش ہوئی اور مین ادھر
جا نکلا مین نے اُس سے کہا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو اگر اُسنے ٹھیکہ دینے کا اقرار کر لیا اور ٹھیکہ دیدیا
تو مین نے اُسکی کمک کی ورنہ مین نے کسی قسم کا سرو کار نہ رکھا چونکہ میرا پیشہ یہی ہے اور
یہی میرے لشکر کی وجہ معاش اور میرے سرداروں کی ہے اور اسی پر میری بسر اوقات
ہے پھر مین کیونکر نہ اس کام کو جائز رکھون چنانچہ مین اتفاق سے ادھر آ نکلا اور مین نے
اہل اسلام پر وقت سخت و خفیف دیکھا پس مین نے رحم کھا کر اس خیال سے کہ یہ لوگ
خدا پرست ہین اور مین بھی ہون مین نے اُنکو پیام دیا کہ تم مجکو ٹھیکہ دو مین اس کام کو بخوبی
سر انجام دونگا اُنھون نے مجکو ٹھیکہ دیا اور زر ٹھیکہ جمع کر دیا مین نے اپنے نقابدار کو روانہ
کر کے تمھارے نقابدار کو قتل کرایا چونکہ تمکو اُسکے قتل ہونے کی خبر ہوئی تم یہان آئے اب تم
اُن سے مقابلہ پر آمادہ ہو مجکو کوئی سرو کار نہین ہے تم جانو اور وہ جانین مین بالکل بیگانہ
ہون اُسوقت تک کہ جب تک وہ مجکو ٹھیکہ نہ دینگے اگر وہ ٹھیکہ نہ دینگے تو مین یہان سے مع
اپنے لشکر کے چلا جاؤنگا ہان اگر تم ٹھیکہ دو تو مین تمھارا شریک ہون تم سے بیکار اس
مضمون کا نامہ تحریر کیا اور تم بیکار مجھسے بر سر فساد ہوئے تو تم سے فساد برآمدہ نہ تھا

نہ ہون مجکو روپیہ ملا مین نے کام کیا نہ روپیہ ملتا نہ مین تم سے لڑتا اور اگر اب پھر وہ لوگ مجکو روپیہ دینگے مین پھر انکا شریک ہونگا یا تم دوگے تمھارا شریک ہونگا جسکی طرف سے پہلے پیام آئیگا ٹھیکہ کا اُسکو مین قبول کرون گا اگر پھر کوئی دوسرا اُس سے لاکھ روپیہ بھی زیادہ دیگا مین قبول نہ کرون گا لہذا تم مجھ سے بیکار بر سر فساد ہوا اگر آج نہ تم نے نہ اُن لوگون نے ٹھیکہ کا پیام دیا مین کل صبح ہوتے ہوتے چلا جاؤن گا یہان ٹھہرون کا بھی نہین کہ تم خیال کرو کہ یہ مجھ سے مقابلہ کرنے کو ٹھہرے ہوئے ہین تو مین ایسا کیون کرون کہ یہ خیال میری نسبت کیا جائے مین یہان سے چلا کیون نہ جاؤن بیکار کیون قیام کرون اپنا اور طرف کا بھی نقصان کرون مین نے تمکو بھی اس امر سے آگاہ کر دیا صرف اس خیال سے کہ تم میرا وہ پیام سُن کے شاید برہم نہ ہو اور مجھ سے خواہ مخواہ فساد پر آمادہ ہو اور مقابلہ کرو زیادہ کیا لکھون سوائے نیاز کے یہ لکھوا کر اس رقعہ کو بھی ایک سردار کے ہاتھ پاس قرناطیس کے روانہ کیا اور خود دونون رقعون کے جواب کے منتظر رہے سردارون سے کہا کہ تم نے کچھ اس امر کو خیال کیا کہ مین نے یہ رقعہ قرناطیس کو کس غرض سے تحریر کیا ہے صرف اس غرض سے تحریر کیا ہے کہ کوئی یہ نہ خیال کرے کہ یہ صرف اہل اسلام کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین یہ ٹھیکہ وغیرہ لینا صرف بہانہ ہے اس سے یہ ثابت ہوگا کہ جو انکو ٹھیکہ دیگا یہ اُسکی شراکت کرینگے اور ٹھیکہ لیکر کام کرینگے چونکہ یہ ساحر زبردست ہے یہ بھی ایک عیاری ہے اور دھوکا ہے اگر وہ میرے کہنے پر چلا اور میری عیاری پر چڑھا اور اُسی نے پیام ٹھیکہ بھیجا مین قبول کرلونگا اور اُسکا شریک ہوکر اور غافل پاکر اُسکو قتل کرون گا اور تم سبکو اور بادشاہ اسلام و لشکر اسلام کو اُسکے شر سے بچاؤنگا کیونکہ تم لوگون کا قول ہے کہ ساحر زبردست ہے ہم لوگ اُس سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین بادہ کبر و نخوت سے مست ہے مگر جان لڑا کر مقابلہ کرین گے آیندہ تقدیر ہم سبکی بس جبکہ یہ امر ہے تو ایسے کو دھوکا ہی دیکر قتل کرنا لازم ہے تاکہ یہ بلا دفع ہو اس امر کا یقین ہے کہ بادشاہ اسلام میرے نامہ کے مضمون سے آگاہ ہوکر ضرور پیام ٹھیکہ دینگے اور قبول کرینگے مگر یہ امر ہر ایک کے دل سے نکل جائیگا کہ یہ خدا پرستون کی کمک کو آئے ہین اور کسی کی کمک کو نہین آئے ہین اور بادشاہ

اسلام کے ٹھیکہ دینے پر بھی وہ ہمکو ٹھیکہ دیگا تو ہم قبول کرینگے کیونکہ ہمکو تو اُسکو قتل کرنا منظور ہی پس فریب دیکر قتل کرینگے سرداروں نے عرض کیا کہ جو راے آپکی ہی بہت ٹھیک ہی ہم تو آپکے تابعدار ہین جواب دیا کہ تم دیکھو تو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر نامہ بر بادشاہ اسلام کے پاس لشکر کو طی کر کے اور اپنے آنے کی خبر کرا کے بارگاہ مین پہونچا سلام و مجرا کر کے بادشاہ اسلام کو نامہ دیا بادشاہ اسلام نے نامہ پڑھوا کر سنا اور سب اہل دربار لے سب مضمون نامہ سے آگاہ ہوئے بادشاہ اسلام نے سب سردارون اور عزیزون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ تم سب کی کیا راے ہی کیا جواب دیا جائے اُن سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ جو راے و مرضی حضور کی ہو وہ کیجیئے ہم لوگون کی راے کیا اور مرضی کیا حضور پہلے اپنی راے ظاہر کرین اُسکے بعد ہم سبکی بھی راے مین جو آئیگا ہم عرض کرینگے اگر مرضی حضور کے موافق ہو قبول فرمائیگا ورنہ آپکو اختیار ہی کیونکہ آپکی راے مقدم ہی بادشاہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو ٹھیکہ دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ اب وقت سخت نہین کہ جسکے لیئے اسقدر روپیہ صرف کیا جائے کوئی نہ کوئی ضرور غالب آئیگا خداوند کریم کوئی نہ کوئی صورت ضرور اس بلا کے دفع کرنے کی پیدا فرمائے گا پھر کیا ضرور ہی کہ یہ روپیہ صرف کیا جائے جواب صاف دیا جائے خواہ وہ چلے جائین خواہ اُسکے شریک ہو جائین اُنکو اختیار ہی ملاحظہ ہو کہ بیس لاکھ روپیہ طلب کیا جاتا ہی اتنے سے کام کے لیئے سردارون و عزیزون نے عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو ہم بھی کچھ عرض کرین فرمایا کہ بیان کرو سب نے عرض کیا کہ حضور کی راے تو ہم سبکی رائیون سے عمدہ ہی اور عقل بھی زیادہ تر ہی مگر ہم سب کے سب اس راے سے خلاف ہین کیونکہ ہمارا کیا نقصان ہی اگر ہم ٹھیکہ دین بیس لاکھ صرف کر کے سب آفتون اور قصون سے نجات پاتے ہین اپنی بلا دوسرے کے سر جاتی ہی ہم بخوف ہوتے ہین ہان ساحر نہ ہوتا تو ہم ضرور یہ راے دیتے کہ آپ ٹھیکہ نہ دین ہم ضرور لڑ کر قتل کرین گے اور شکست دینگے چونکہ ساحر زبردست ہی اور ہم لوگون کا ساحر سے زور نہین چلتا ہی لہذا ہم مجبور ہو جاتے ہین جہان اُسنے کوئی اسم سحر یا کوئی منتر پڑھا چند دانے ماش کے اُس بدمعاش نے مارے ہم بالکل بے قابو ہو گئے اور بے بس

ہو گیے اور مجبور ہو گئے آپنے اسیر کر لیا پس ایسی حالت مین کیونکر یہ راے نہ دین کہ
آپ ٹھیکہ دیجیئے کیونکہ وہ لوگ ساحر معلوم ہوتے ہین ساحر سے ساحر مقابلہ کر سکتا ہی
اپس ٹھیکہ ضرور دیجیئے اور ضرور انکی راے کو قبول فرمایئے اسمین کوئی نقصان نہین ہی
اور وہ خود خواہش کرتے ہین یہ امر بھی طی ہو گیا ہی کہ اب کوئی خوف بھی نہین کہ اس
لڑائی کو فتح کر سکین گے آپ ملاحظہ بھی فرما چکے ہین کہ کس آسانی اور بے پروائی سے انھون نے
اس نقابدار کو قتل کیا ہی ہم یقین کرتے ہین کہ یہ لڑائی بھی فتح کرینگے ہم سے کوئی سرو رکار نہوگا
ٹھیکہ نہ دینے مین بڑی قباحت ہی اور خرابی ہی جیساکہ انھون نے تحریر کیا ہی کہ ہم انکی شرکت
کر لین اگر آپ ٹھیکہ نہ دین اور وہ دین پس دو سے مقابلہ کرنا پڑے گا گو ہم لوگ مقابلہ سے
خوف نہین کرتے ہین اگر ہزار ہون تو ہم بند نہین ہین صرف سحر کا خیال ہی اگر سحر و ساحری
درمیان مین نہ ہوتی تو کوئی خوف نہ تھا اب خوف ہی ہم آپ کے حکم سے دریاے آتش
مین کود پڑنے والے ہین مریخ فلک سے نہین ڈرنے والے ہین سامری و جمشید
آئین تو انسے مقابلہ کرین صرف اس امر کا خیال ہی کہ بندگان خدا کا خون ناحق ہوگا دل کی
کوئی حسرت نہ نکلے گی پس خیال ہی تو اسی امر کا ورنہ کوئی خیال نہین ہی اسی سبب سے
ٹھیکہ کی راے دیتے ہین آیندہ حضور کو اختیار ہی ساحرون کے مقابلہ مین ہم مجبور و ناچار
ہین یہ جو سردارون نے بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تم سب کی راے بہت ٹھیک ہی
پس اسیوقت جواب تحریر کیا کہ ہم نے موافق تمھاری تحریر کے قبول کیا ہمکو ٹھیکہ منظور
ہی اس رقم پر جو کہ تم نے تحریر کی ہی نہ تم جاؤ نہ دوسرے سے ٹھیکہ لو جب مقابلہ کا دن ہوگا
حریف طبل جنگ بجوائے گا تم ہماری طرف سے مقابلہ کرنا ہم روپیہ جمع کیے دیتے ہین
دوسرے یہ امر ہی کہ اگر تم مقابلہ نہ کرو اور باہم صلح ہی کرا دو تب بھی ہم وہی رقم دیتے
زیادہ کیا لکھا جاے یہ لکھوا کر اسی سردار کو دیا وہ خوش خوش اس جواب کو لیکر اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور اپنے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جواب پڑھکر سر ہلایا
اور سردارون سے کہا کہ بادشاہ اسلام نے ٹھیکہ دینا قبول کیا پس اسیوقت لکھا کہ
آپ روپیہ جمع کر دین اور ہمارے آپکے اقرار نامہ باہم تحریر ہو جائے تاکہ ہمکو اطمینان ہو

یہ لکھوا کر روانہ کیا بادشاہ اسلام کے پاس اُس سردار نے بادشاہ اسلام کو وہ نامہ دیا
بادشاہ نے پڑھوا کر جواب مین لکھا کہ اچھا اور اُسیوقت لندھور و مالک کو مع روپیہ
کے روانہ کیا وہ لشکر کے باہر آ گئے ایک مقام محفوظ پر روپیہ جمع کر کے اُسپر پہرہ دچوکی مقرر کیا
خود بادشاہ یکرنگ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ اسلام نے فلان مقام پر روپیہ جمع کر دیا
ہے اور پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا ہے لہذا آپ بھی اپنے لوگ مقرر فرمایئے اور اقرارنامہ تحریر فرمایئے
اُسوقت یہ اقرارنامہ تحریر ہوا کہ ہم لوگ اقرار کرتے ہین کہ اگر بادشاہ یکرنگ قرناطیس جادو
کو قتل کر کے اور اخلاق کو شکست دیدین تو بہ بیس لاکھ روپیہ وہ لے لین یا بدون مقابلہ
صلح کرا دین تو بھی یہ اُنکے محنت کی اُجرت ہے اگر نہ صلح کرائین اور نہ مقابلہ کرین یا مقابلہ کرین اور
لڑائی کو فتح نہ کر سکین تو اس حالت مین یہ اس روپیہ کے لینے کے مستحق نہ ہون گے پھر
یہ روپیہ ہم واپس لے جائین گے پھر ہمکو کوئی سروکار نہ ہوگا ہان اگر یہ سب امر مذکورہ بالا موافق
ہماری خواہش کے پورے کر دین گے اُس حالت مین مستحق ہون گے اسواسطے یہ چند کلمہ
بطور اقرارنامہ کے لکھ دیئے تاکہ باہم سند رہے اور فریقین پابند رہین اور وقت ضرورت
کے کام آوے فقط یہ اقرارنامہ جب تحریر ہو چکا طرفین کے دستخط و مہر و گواہی ہوئی ایک
پاس اُن لوگون کے رہا جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے اُس روپیہ کی حفاظت کے
لیے مقرر ہوئے تھے اور ایک اُن لوگون کے پاس رہا جو کہ بادشاہ یکرنگ کی طرف سے
حفاظت کے لیے مقرر ہوئے تھے لندھور و مالک یہ بندوبست کر کے واپس آئے سب
حال بادشاہ اسلام سے آکر کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خوب بندوبست کر لیا خیر تشریف
رکھو ہر ایک اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے
مقام پر آئے اب انتظار اس امر کا ہے کہ لشکر کفار مین طبل جنگ بجے تو مقابلہ کیا جائے ہم
بھی نکل کر مقابلہ کی سیر کرین ادھر جب بادشاہ یکرنگ کے موافق اطمینان کے بندوبست
ہو گیا تو سردارون سے فرمایا کہ ہم نہ کہتے تھے کہ بادشاہ اسلام ہر قدر ٹھیک دینگے کیون ہمارے
کہنے کے موافق ہوا اب آپکو ادھر سے تو اطمینان ہو گیا اب وہ حرامزادہ اگر صلح کرے گا
تو ہم قبول کر لین گے اور انکار نہ کرینگے اُس سے ملکر اور شریک ہو کر اُسکو قتل کرین گے تاکہ

یہ روپیہ ہضم ہوجائے اور اُسنے باہم صلح کرلی تو بھی ہضم ہوگیا سرداروں نے کہا کہ آپکو اختیار ہی
ہم آپ کے تابعدار ہین جو حکم فرمایئے گا ہم بجا لائینگے ہم اُس سے مقابلہ کرنے کو بھی مستعد
ہین جہان تک ہوگا لڑینگے اور اُسکے قتل کی کوشش کرینگے امیذہ جو مرضی خدا یہ جو سرداروں
نے کہا بادشاہ پگرزنگ خوش ہوگئے اور دربار برخاست کرنے کا قصد کیا کہ سرداروں
نے کہا کہ وہان سے جواب آئے تو پھر دربار برخاست فرمایئے گا کہا تم سچ کہتے ہو
راوی بیان کرتا ہی کہ سرداران اسلام نے بادشاہ اسلام سے یہ بھی عرض کیا تھا کہ یہ تائید غیبی
ہی اور خداوند کریم نے کمک فرمائی ہی کہ اس طور سے یہ بندوبست ہوا ہی اور بدون ہماری خواہش
کے دوسرا شخص خواہش کرتا ہی پھر ایسا نہ ہو کہ خداوند کریم کو یہ امر ناگوار ہو اور کسی قسم کا عذاب
نازل فرمائے کیونکہ اُسنے تو کمک کی تدبیر کردی اپنے فضل وکرم سے ایک مددگار قاتل کفار و ساحران
غدار پیدا کردیا ہی کہ ہم لوگ ساحرون سے مقابلہ نہین کرسکتے ہین ساحرون کے مقابلہ مین ہم
مجبور و ناچار ہین عجزرت ہین آنسنے اپنی عنایت سے ایسا مددگار پیدا کردیا کہ جو ساحرون
قتل کرکے اُنکے شر سے ہمکو بچائے ہان اگر صاحبقران موجود ہوتے تو ہمکو پھر کوئی خوف
ساحرون سے نہ تھا اب ہی یہ بات جو سرداروں نے کہی تھی اس سبب سے اور
بادشاہ اسلام نے اس ٹھیکہ کو بھی قبول کرلیا ورنہ اُنکی راے نہ تھی آمدم برسر مطلب جب
اس طرف کے قصہ سے بادشاہ پگرزنگ کو اطمینان ہوگیا اب قرناطیس کے جواب کا
انتظار ہوا ادھر بادشاہ اسلام دربار برخاست کرکے قرناطیس کے مقابلہ سے بخوف ہوکر
اپنی بارگاہ مین جاکر آرام پذیر ہوئے کیونکہ بہت بڑا انتشار تھا جب سے نامہ آیا تھا اور
ہرکارون نے اُسکی حالت اور صورت بیان کی تھی اور یہ معلوم ہوا تھا کہ ساحر زبردست ہی
مگر ذات خدا پر بھروسہ تھا اور اُسکے فضل وکرم پر اطمینان تھا کہ جو اُسکی مرضی ہوگی وہ ہوگا
ہم کیا کرسکتے ہین بادشاہ اسلام تو دربار برخاست کرکے تشریف لے گئے اور سب
سردار بھی بیان تو سبکو اطمینان تھا اب لشکر کفار کا حال ملاحظہ ہو کہ پہلے بادشاہ اسلام
کا جواب قرناطیس کو ملا تھا جیسا کہ تحریر کرچکا ہون جسپر اُسنے کہا تھا کہ دوسرے نامہ کا
بھی جواب آجائے تو بندوبست کیا جائے کہ اسکا دوسرا نامہ بردہ نامہ چاک چاک ہوکر

بادشاہ بگر رنگ نے چاک کیا تھا لیکر آیا اور سلام کرکے سامنے کھڑا ہوا مگر حالت یہ تھی
کہ کانپا جاتا تھا اور مارے خوف کے تھرّاتا تھا منہ زرد تھا چہرہ پر ہوائیان اوڑرہی تھین
یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہتاب چھوٹی ہوئی ہی عجب کچھ عالم تھا نیا رنگ تھا بات نہ کی جاتی تھی
سامنے کھڑے ہوکر وہ پرزے نامہ کے سامنے قرناطیس و اخلاق کے پھینکدیئے
اور کہا کہ یہ آپکے نامے کا جواب ہی یہ کہکر خاموش ہورہا اخلاق نے کہا کہ یہ کیا جواب ہی
کچھ صاف طور سے بیان کر تیری تو عجب حالت ہو گیا تیرے اوپر مار پڑی ہی جو اسقدر
بدحواس ہو گیا آفت نازل ہوئی جلد بیان کر کیا جواب دیا ہی کچھ ہم تو سنین جب اس طور
سے اخلاق خفا ہوا اور ڈانٹ کر پوچھا تو اُسنے اپنے حواس درست کرکے کہا کہ مین کیا
عرض کرون کہ جو کلمہ اُنھون نے آپ کی شان مین کہے ہین اگر جان کی امان پاؤن تو
عرض کرون جب یہ کہا تو قرناطیس نے کہا کہ تیری جان تجکو بخشی بیان کر تب اُس نامہ بر
نے اول سے سب حال عرض کرنا شروع کیا نامہ کا چاک کرنا اور جو کچھ کہ کہا تھا سب
بیان کیا بے کم و کاست بلکہ اپنی طرف سے کچھ بڑھاکر کہا کہ جسکے سبب سے اشتعال طبع
زیادہ ہوا جب وہ نامہ بر سب حال بیان کر چکا اور قرناطیس و دیگر اہل دربار و اخلاق
نے سنا قرناطیس کو بہت غصہ آیا گو یہ امر اُسنے تجویز کیا تھا کہ پہلے خداپرستون
سے مقابلہ کرکے سمجھ لیا جائے کہ اُنکی جانب سے جواب سخت آیا ہی پھر اُس لشکر
کے بادشاہ سے سمجھا جائیگا اسی سبب سے جواب کا منتظر تھا جب یہ جواب سنا بہت
برہم ہوا اور قصد موقوف کر دیا اور یہ قصد کیا کہ اُنکو بہت گھمنڈ ہی پہلے اُنکا ہی خاتمہ
کیا جائے گا اگر اُنکا خاتمہ نہ کیا جائے گا اور یہ یہان قیام پذیر رہینگے تو ضرور اہل اسلام
کی کمک کرین گے اور یہ لوگ بھی ساحر ہین پھر اُس وقت مشکل ہوگی اہل اسلام نے
جو یہ جواب دیا ہی صرف انھین کے بھروسہ پر دیا ہی اگر یہ نہ ہوتے تو یہ جواب وہ
لوگ کبھی نہ تحریر کرتے بلکہ اگر اطاعت کرتے نہ میرا اسقدر ذلیل ہوتا نہ وہ لوگ رہا
ہوتے نہ مشکل ہوتی نہ مجکو اپنے مقام سے حرکت کرنا پڑتی بڑے حمایتی جبنے ہین انھین
کا خاتمہ کرنا لازم ہوا مگر فریب اور دھوکے سے اب یہ اسی فکر مین تھا کہ کیا فریب دے

وحو کا دون لکھکر اُنکے بادشاہ کو اپنے پاس بلاؤن یا خود جاؤن ملاقات کرون
کچھ امتحان سحر ہو اگر اپنے سے زبردست پاؤن تو دھوکا دون اور اگر کم پاؤن تو
مقابلہ کرون کیا تدبیر کرون کیونکر طلب کرون یا کیونکر اُنکے پاس جاؤن کیا صورت
نکلے یہی فکر کر رہا تھا اور دریاے تفکر مین غوطہ زن تھا کہ گوہر مراد ملے ادھر ادھر
بحر فکر مین ہاتھ لگا رہا تھا کہ درگہ سالاری نے آکر عرض کیا کہ ایک نامہ بر بادشاہ یکرنگ
کا حاضر ہے اور بار چاہتا ہے کہتا ہے کہ مین نامہ لیکر آیا ہون ملک قرناطیس کے پاس کیا حکم
ہوتا ہے قرناطیس نے جواب دیا کہ اُسکو اندر لاؤ دیکھون کہ کس امر کی بابت نامہ لیکر
آیا ہے کیا لکھا ہے درگہ سالار باہر گیا اور اُس نامہ بر کو لیکر اندر آیا اُسنے بطریق اہل اسلام سلام
کیا کسی نے جواب سلام نہ دیا بلکہ اہل دربار داخلاق کو ناگوار ہوا قرناطیس نے کہا کہ
یہ امر کوئی ناگوار ہونے کا نہین ہے اس خیال سے کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہوگا اُسی طریقہ
وطرز سے سلام کرے گا اور نامہ بر ہمیشہ بخیطا ہوتے ہین سب خاموش ہو رہے کسی نے
کچھ نہ کہا اُسکو کرسی مرحمت ہوئی وہ سلام کر کے کرسی پر بیٹھا قرناطیس نے کہا کہ تمھارے
بادشاہ ذوالفقار کا مزاج تو اچھا ہے نامہ بر نے جواب دیا کہ اُنکا مزاج بہت اچھا ہے اب
قرناطیس نے پوچھا کہ کدھر آنے کا اتفاق ہوا جواب دیا کہ آپ کے نام ایک نامہ ہمارے
آقا و مالک نے تحریر کیا ہے وہ لیکر آیا ہون قرناطیس نے کہا کہ لاؤ اُس نامہ بر نے وہ نامہ
کمر سے نکال کے قرناطیس کے ہاتھ مین دیا قرناطیس نے دبیر کو دیا اُسنے نامہ پڑھا راوی
بیان کرتا ہے کہ وہ طریقہ قزاقی اخلاق کا نہین ہے حکومت کرتا ہی شاہی طریقہ ہے سب اہلکار
وملازم وغیرہ ہر عہدے پر مقرر ہین جو بادشاہون وصاحبان حکومت کے طریقہ ہوتے
ہین وہ ہین دربار ہوتا ہے درگہ سالار وغیرہ سب عہدہ دار ہین لشکر بھی ہے ملک اخلاق لقب
ہے مگر سب وہی قزاق ہین دبیر نے وہ نامہ پڑھنا شروع کیا تمام وکمال نامہ پڑھا گیا ہر ایک
مضمون نامہ سے آگاہ ہوا قرناطیس نے جو مضمون نامہ سُنا اور اُسمین صلح کے پہلو اور
آشتی کی باتین تحریر پائین اور یہ بھی لکھا ہوا دیکھا کہ اگر تم ٹھیکہ دو تو ہم تم سے ٹھیکہ لین
اور تمھارے شریک ہوکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اپنے دل مین بہت خوش ہوا مگر بظاہر

ہی

اہل دربار و نامہ بر کے سنانے کو کہا کہ مجکو نہ ٹھیکہ دینے کی ضرورت ہو نہ کسی کی شراکت
کی ہین ہی کیا کم ہون مین خدا پرستون کا خاتمہ کردونگا اگر خدا پرست اُنکو ٹھیکہ دین تو وہ
لے لین اگر نہ دین تو اُنکو اختیار ہو جہان چاہے قیام کرین چاہے چلے جاین ہمکو اُنکی کوئی پروا
نہین ہی ہم ان سے اور اُنسے دونون سے بالکل بیخوف ہین یہ لوگ زیادہ لوگ ہمارا کچھ نہین
کر سکتے ہین یہ جو قرناطیس نے کہا اخلاق و دیگر اہل دربار نے کہا کہ آپکا کیا نقصان ہی
آپ زحمت سے بچتے ہین تکلیف سے معاف ملتا ہی ٹھیکہ دیدیجیے قبل اسکے کہ خدا پرستون
کی طرف سے پیام آئے یہ جو اخلاق وغیرہ نے کہا قرناطیس کو خود یہ امر منظور تھا کہ مین شہنشاہ
بیگر ناگ کو طلب کر کے اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن اور امتحان کرون اگر اپنے سے زبردست
یا برابر پاؤن تو کسی اور تدبیر سے قتل کرون فریب و دھوکا دیکر اگر کم پاؤن تو مقابلہ کرون اب
اسکی تدبیر سوچ رہا تھا کہ یہ نامہ آکر پہونچا نامہ کو سنکے اسنے یہ تقریر کی جب سب نے
کہا تو اسنے کہا کہ اچھا اگر تم سب کی یہی رائے ہی تو خیر مین اُنکو یہان طلب کرتا ہون اگر
وہ آتے ہین تو اُن سے ٹھیکہ کی گفتگو کرتا ہون اگر مان لیا کہ جس طور سے مین کہون
تو خیر ورنہ خود مقابلہ کرونگا اور ٹھیکہ نہ دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی پس قرناطیس نے
اُس رقعہ کا یہ جواب تحریر کیا کہ مجکو آپکا رقعہ پہونچا مضمون رقعہ سے آگاہ ہوا بہت مناسب
کیا جو کچھ آپ نے زبانی نامہ بر کے کہلوا بھیجا جیسی اُسنے گستاخی کی ویسی سزا پائی اپنے
ساتھ ہم سبکو بھی ذلیل کیا مین خود اُسکو سزا دونگا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ صحبت شاہان سے
آگاہ نہ تھا اگر ایسا مین جانتا تو کبھی اسکو نامہ دیکر نہ روانہ کرتا خیر اُسکی خطا کو میری خاطر
سے معاف فرمایئے مین خود اس امر کا خواستگار ہون اور تھا کہ میرے آپکے مقابلہ نہ ہو اور
صلح ہو جائے وہ جو نامہ مین نے آپکو تحریر کیا تھا صرف اس سبب سے کہ آپنے بلا وجہ
میرے شاگرد کو قتل کیا یہ سن کے مجکو غصہ آیا مین نے نامہ آپکو تحریر کیا اب آپکی تحریر
سے معلوم ہوا کہ آپکا پیشہ یہی ہی کہ ٹھیکہ پر کام کرتے ہین پھر ہمکو کوئی شکایت نہین ہی پہلے
ہمارا اور خیال تھا مگر جب سے یہ تحریر آئی ہمارا خیال بدل گیا لہذا اگر آپکو تکلیف نہ ہو تو آپ
تشریف لائیے میرے آپکے باہم گفتگو ہو جائے مین ٹھیکہ آپکو دیدون اگر طے ہو جائے

اسی ضمن مین میرے آپکے ملاقات بھی ہو جائیگی مین نے اپنے شاگرد کے معاوضہ خون سے جبکا کہ مجکو آپ سے دعوے تھا اس تحریر کو دیکھکر ہاتھ اٹھایا نہ مین آپکے مذہب سے غرض رکھون نہ آپ میرے دین و آئین سے تعلق رکھین میرے آپکے باہم صلح ہو جائے آپ ٹھیکہ لیکر خدا پرستون سے مقابلہ کرین میرے شریک ہوکر مین آپکی اس تحریر سے بہت خوش ہوا مین خیال کرتا ہون کہ وہ جو غصہ مجکو تھا وہ بیکار تھا کیونکہ اسمین آپکی کیا خطا ہے جبکہ آپکا پیشہ یہی ہے اور آپ نے اُن سے روپیہ طلب کیا اُنھون نے دیا پھر آپ کیونکر اُنکا کام اُنکے شریک ہوکر نہ کرتے اگر نہ کرتے تو خلاف عہد ہوتا اور یہ بالکل خلاف تھا تمام عالم مین آپ بدعہد مشہور ہو جاتے پھر اسقدر لوگون کی کیونکر بسر اوقات ہوتی آپ نے خوب کیا جو میرے شاگرد کو قتل کیا مین آپ سے بہت خوش ہوا کہ آپ نے مجکو اس حال سے آگاہ کیا لہذا مین چاہتا ہون کہ مین اس زحمت سے بچون اور آپکو ٹھیکہ دون تاکہ آپ خدا پرستون سے مقابلہ کرکے اُنکو شکست دیکر میرا مطیع کردین یا اُنکو یہان سے بھگادین مین بہت ممنون و مشکور ہونگا زیادہ کیا لکھون آپکا بندہ احسانمند ملک قرناطیس راوی بیان کرتا ہے کہ اُسنے بہت کچھ خوشامد و چاپلوسی کی تحریر کی تھی کیونکہ اُسکا تو دوسرا منشا تھا یعنی دھوکا دینا اور فریب اس سبب سے اسنے ایسی تحریر کی ورنہ وہ بہت مغرور ہے اپنے برابر کسیکو نہین خیال کرتا ہے جب یہ رقعہ لکھا گیا اور ختم ہوا قرناطیس نے دیکھکر نامہ بر کو دیا اور کہا کہ اسکا جواب ہمکو بہت جلد پہونچ جائے تاکہ ہم اُسکے موافق کاربند ہون وہ نامہ بر اُس رقعہ کو لیکر اپنے لشکر مین آیا یہان انتظار تھا دربار برخاست نہین کیا تھا کہ نامہ بر آکر پہونچا جواب نامہ دیا شہنشاہ یکہ زنگ نے وہ رقعہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے پڑھا آپ مضمون رقعہ پڑھوا کر بہت خوش ہوئے کہا دل مین کہ وہ مارا جاتا کہان ہے دھوکا کھایا مین نے اسکو قتل کیا دبیر سے کہا کہ کہدو کہ ہمکو خود تمھاری ملاقات کا اشتیاق تھا اس سبب سے پہلے قبل اس امر کے کہ بادشاہ اسلام ہم سے اس امر کی بابت درخواست کرین ہم نے تمکو اطلاع دی اگر تمھاری خواہش یہ ہے کہ مین تمھارے پاس آؤن اور باہم صلح کی تقریر ہو تو بہتر ہے تم نے بیکار کو ہم سے فساد کی بنا ڈالی تھی چونکہ ہمکو فساد منظور نہ تھا بدین سبب ہم نے اُس تحریر پر

کمال

خیال نہ کیا اور ہمکو یہ رقعہ تحریر کیا کہ جبکہ تم نے یہ جواب تحریر کیا خیر ہم کل بوقت صبح ضرور تمھاری
ملاقات کو آئینگے ہمکو خود اسمین تعجیل منظور ہے کیونکہ جب تم سے طے ہو جائے اور باہم اقرار و مدار
ہو جانے پھر اگر ہم سے اہل اسلام درخواست کرین ہم ان سے صاف انکار کر دین کہ ہم نے
اخلاق سے ٹھیکہ تم سے مقابلہ کرنے کے لیئے لیا ہے اب ہم تم سے ٹھیکہ نہین لے سکتے ہین تم نے
پہلے کیون نہ ہم سے درخواست کی اب ہم دوسرے کے پابند ہو گئے ہین بس مین اُن سے
یہ کہکر اپنی عقبے گذاری کر ونگا کیونکہ ایک مرتبہ مین تو انکی شراکت کرکے بہت پچھتایا
اُنھون نے پورے طور سے جو اقرار کیا تھا اُسپر عمل نہ کیا اب مجکو اُنکی شراکت منظور نہین ہے
اگر میرے اور تمھارے طے نہ ہو گا مین یہان سے واپس چلا جاؤنگا کیونکہ مجکو تم سے فساد منظور
نہین ہے گو تم نے بنا فساد کی پہلے ہم سے ہی ڈالی تھی اگر تم برسر فساد ہوتے تو کیا ہوتا بیکار کا کشت
و خون ہوتا خیر تم ہماری تحریر سے صلح پر آمادہ ہو گئے ہم مکرر تحریر کرتے ہین کل ہم ضرور آئینگے تمھاری
ملاقات کو یہ لکھواکر اسی نامہ بر کے ہاتھ یہ جواب روانہ کیا وہان قرناطیس جواب کے انتظار
مین تھا کہ نامہ بر جواب لیکر پہونچا اور قرناطیس کو دیا قرناطیس نے پڑھوا کر سُنا بہت خوش
ہوا اپنے دل مین کہ وہ مارا اب یہ جاتے کہان ہین آئین تو یہان میرے شاگرد کو قتل کرکے بہت
خوش ہوئے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرین کہ مین اُسکے خون کے معاوضہ سے باز آیا اُنسے
صلح کرتا ہون یہ غیر ممکن ہے صرف فریب دیکر اُسکو اسیر کرونگا اُسکے بعد دیکھا جائیگا کیا خوش ہوئے
ہین کہ صلح کے لیئے طلب کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھسے ڈر گئے ہین یہ اثر میری پہلی تحریر کا ہے یہ
دل سے باتین کرکے منشی سے کہا کہ لکھدو کہ بسم اللہ تشریف لائیے مین کل اکیلا منتظر رہونگا
خانہ ماخانہ شماست مجکو نہایت خوشی ہوگی مین بجائے پا انداز کے اپنی آنکھونکو فرش کرونگا
یہ لکھواکر دیا کہ لیجاؤ اور زبانی کہدینا کہ شوق سے تشریف لائیے میرا شرف ہے گو آپکو تکلیف
ہوگی مگر میری خوشی تو آپنے کی مین خود حاضر ہوتا مگر چند وجوہ سے مجبور ہون اس سبب سے
یہ تکلیف مین نے آپکو دینا گوارا کی مین بہت ممنون و مشکور ہوا اور آپکے احسان سے تمام عمر
سر نہ اُٹھا سکونگا وہ نامہ بر یہ جواب زبانی لیکر سلام کرکے وہان سے روانہ ہوا العبد جانے
نامہ بر کے قرناطیس نے اخلاق داہل دربار سے کہا کہ خوش ہو کہ میرا فریب چل گیا مین نے

ہین نے مار لیا اب یہ جاتا کہان ہے کل صبح کو مین ایک دریاے سحر بناکر اُسمین بنگلہ تیار کرکے
بیٹھونگا اور اُسی بنگلہ مین اُنسے ملاقات کرونگا اگر وہ ساحر زبردست ہین تو میرے پاس
آینگے اور اس دریاے سحر سے بچکر نکل جائینگے اور اگر زبردست ساحر نہین ہین تو غرق
ہوجائینگے اُتنے ہی وقت اگر بچکر بسبب اپنے سحر کے چلے آئے ہین باتون مین لگا کر
اور غافل کر کے اُنکو غرق کردونگا بہر طور کل اُنکا خاتمہ کرونگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب
اپنے مقام پر خوش خوش آئے اس خیال سے کہ کل اِن لوگونکا جو کہ قاتل نقابدار ہین خاتمہ
ہوگا پر سون اہل اسلام کا قرناطیس اخلاق کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ اسکے واسطے
مقرر کیا گیا تھا کھانا وغیرہ زہر مار کرکے دو پہر رات تک اخلاق کے ہمراہ عیش و عشرت مین مصروف
رہا کیونکہ برسون سے فراق تھا قرناطیس فراق اخلاق مین تڑپا کرتا تھا آج اسکو یہ دن نصیب
ہوا لاکھ لاکھ اخلاق نے انکار کیا اسنے ایک نہ سُنی بلکہ یہ کہا کہ اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین چلا جاونگا
اور خدا پرستون کا شریک ہونگا اُنکا شریک ہوکر تمکو قتل کرونگا اس سبب سے اخلاق مجبور ہوگیا
خوب دو پہر شب عیش کیا دونون نے جب بارہ بجے قرناطیس اُٹھا خون خوک سے غسل کیا جو
دیا اپنا سحر جگانے لگا اور تازہ کرنے لگا اخلاق اپنے خیمے مین جاکر سو رہا یہ سحر جگایا کیا اور تازہ
کیا کیا یہ حرامزادہ اپنے اس کام مین مصروف ہوا اور اخلاق خواب مرگ مین اب کچھ نقابدار کے لشکر
اور بادشاہ کی حالت سماعت فرمائیے کہ جب جواب نامہ پہونچا تو پڑھوایا اور سنا جب حسن نے کل سب
سردارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیئے سب نے کہا آپنے غضب کیا ہم سے دریافت بھی نہ کیا
کہ وہان جانے کا اقرار کرین جائین یا نہ جائین اور اُس سے اقرار کرلیا حضور وہ بہت
بڑا ساحر زبردست اور نہایت درجہ بدکار اور دھوکہ باز ہے ہمکو یہ خوف ہوتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ
وہ آپکو دھوکا دے اور آپکو فریب دیکر سحر مین مبتلا کرلے ہم لوگ پھر بالکل بے دست و پا
کے ہوجائینگے کیونکہ ہم لوگ آپکے بھروسہ پر اُس سے مقابلہ کرنے کو آمادہ ہین بعد خدا کے
اگر خدانخواستہ ہم اسیر ہوگئے تو آپ کوشش کرکے ہمکو رہا کرلینگے اگر خدانخواستہ آپ کسی
آفت مین مبتلا ہوے تو ہم کچھ نہین بنا سکتے ہین بس بڑی خرابی ہوئی اب ہم کیا عرض کرین
نہ تو منع کرسکتے ہین کہ آپ تشریف نہ لیجائین کیونکہ طلاقت وعدہ ہوگا اور وہ یہ خیال کریگا

کہ خود ہی تو افراز کیا اور خود ہی نہ آئے مجھ سے ڈر گئے وہ دبا ڈوا لیگا نہ یہ عرض کر سکتے ہین کہ آپ
تشریف لیجائین کیونکہ جانے مین خرابی ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا یہ غیر ممکن ہی کہ مین نہ جاؤن
جا ہے وہان جا کر کسی بلا مین مبتلا ہون یا کسی آفت مین ہین کل صبح کو جاؤنگا ضرور اپنے امکان بھر
اسکے قتل کی کوشش یا اسیر کرنے کی کرونگا آیندہ تم سب اور اہل اسلام کی تقدیر یہ حرامزادہ مجھکو کیا
دھوکہ دیگا اور کیا فریب جبکہ مین نے بڑے بڑے ساحرونکو اور عیارون کو کہ جنکا مثل اور نظیر نہ تھا
دھوکا اور فریب دیکر اسیر کر لیا یا قتل تو یہ کیا ہی افراسیاب ایسے ساحر کو کہ جو کہ خداوند ساحران
یا ملکہ دمامہ یا ساحر ششمش کو جب مین نے کئی مرتبہ دھوکا دیا تو یہ کیا چیز ہی اور اسکی کیا حقیقت
ہی جو میرا دھوکا نہ کھائے اور مین اسکے فریب مین آجاؤن خدا کی ذات سے تو یہ امید ہی کہ مین
دھوکا نہ کھاؤن گا بلکہ اوسکو دھوکا دیکر اسیر کرونگا آیندہ جو کاتب تقدیر نے بروز ازل تحریر
کیا ہی وہی ہوگا مقدر کی تحریر سے کوئی چارہ نہین ہی مگر ہان تم لوگ بھی کوئی تدبیر نکالو تاکہ
اور زیادہ اطمینان ہو جائے سب نے عرض کیا کہ ہم فکر کرتے ہین یہ کہکر ہر ایک دریاے فکر مین
غوطہ زن ہوا اور غواصی کرنے لگا تاکہ گوہر مراد ہاتھ مین آئے ایک مرتبہ ملکہ غزالہ آہو چشم نے
سر اٹھا کر عرض کیا کہ ہمنے ایک تدبیر سوچی ہی وہ یہ تدبیر ہی کہ ایک انگشتری ہمارے بزرگون سے
ہمارے پاس چلی آتی ہی پشت در پشت اسکا اثر یہ ہی کہ جسکے پاس وہ انگشتری ہو نہ تو اسپر سحر
اثر کرتا ہی بلکہ اسمین یہ اثر ہی کہ جس ساحر کے پاس جاوے وہ سحر بھول جاتا ہی پھر اسکو وہ سحر یاد نہین رہتا
ہر ایک جو چیز سحر کی ہوتی ہی جہان اس انگشتری کا عکس اس چیز پر پڑا وہ مٹ جاتی ہی سحر
بالکل دفع ہو جاتا ہی پس وہ انگشتری آپ اپنے پاس رکھین کہ اسکے سحر سے محفوظ رہین یا
جس جگہہ وہ آپکو بٹھائے اگر سحر کی وہ جگہہ ہو تو وہ سحر برطرف ہو جائے اور آپ پر اسکا سحر
اثر نہ کرے بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ انگشتری کہان ہی غزالہ نے عرض کیا کہ وہ ہمارے
پاس نہین ہی اس سبب سے ہم اپنے پاس نہین رکھتے ہین کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوگی تو سحر فراموش
ہو جائیگا ہم نے وہ احتیاط سے رکھی ہی اگر ہمکو حکم ہو تو جا کر لے آئین بادشاہ نے جواب دیا کہ شوق سے
جاؤ اور لے آؤ پس ملکہ غزالہ وہان سے اٹھکر بیرون بارگاہ آئین اور سحر کرکے پر پرواز پیدا کرکے
وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوئین ناظرین کو یاد ہوگا کہ جسقدر ساحر ہین سب سحر سے اپنی صورت

تبدیل کرکے یہ بھی دربار مین آکر بیٹھتے ہین پس غزالہ سحر کرکے اس مقام پر آئی راوی
بیان کرتا ہے کہ ایک جنگل مین غزالہ آکر اُتری ایک درہ کوہ مین گئی اُسمین ایک سرنگ
تھی اُسمین ایک دروازہ لگا ہوا تھا اُسمین قفل تھا پس ملکہ نے سحر کیا کہ وہ قفل خود
بخود کھل کر گرا اب جو قفل کھلا تو دروازہ وا ہوا ملکہ اُس دروازے مین گئی ایک اور
صحراے پر بہار ملا اب ملکہ نے ایک طرف کا رخ کیا چند قدم جاکر کچھ اسم سحر پڑھکر دستک
دی کہ ایکبایک ایک غبار سا ظاہر ہوا اور برق چمکی جب وہ غبار برطرف ہوا تو اُس
صحرا مین ایک گنبد مقفل نظر آیا ملکہ اُس گنبد کے قریب آئی سحر کیا کہ وہ قفل وا ہوا
ملکہ اندر گنبد کے آئی ایک صندوق تھا اُسکو وا کیا اُسمین سے ایک صندوقچہ برنجی نکالا
اُسکو لیکر باہر آئی اور یہان آکر سحر کیا کہ اُسی طور سے وہ گنبد بند ہو گیا اور قفل لگ گیا
اور اُسی طور سے گنبد غائب ہو گیا راوی بیان کرتا ہے کہ ملکہ کو جو سحر فراموش نہوا اسکا
سبب یہ تھا کہ وہ انگشتری صندوقچہ مین تھی اور بہت احتیاط سے رکھی ہوئی تھی ہان
اگر صندوقچہ کے باہر ہاتھ مین ہوتی تو سحر یاد نہ آتا پس ملکہ وہ صندوقچہ لیکر باہر آئی اُس
جنگل سے اُسی دروازے کے ذریعہ سے اُس درے مین آکر اُس دروازے کو بھی
اُسی طور سے بند کر دیا اور بیرون درہ آکر اور سحر کرکے لشکر مین آئی یہان سب انتظار کر رہے
تھے کہ ملکہ آکر پہونچی شاہ نقلی نے دریافت کیا کہ انگشتری لائین ملکہ نے کہا کہ جی ہان
لائی جواب دیا کہ بہت جلد آئین کہا کہ بذریعہ سحر کے گئی اور آئی فرمایا کہ تمکو سحر فراموش نہوا
عرض کیا کہ وہ صندوقچہ کے اندر بند تھی اس سبب سے مجکو سحر یاد رہا یہ کہکر صندوقچہ سامنے
رکھدیا اور ایک کنجی دوپٹے سے نکال کر رکھتی کہ اس سے وا کیجیے بادشاہ نقلی نے وہ
صندوقچہ کھلوا اُسمین سے ایک انگشتری نکلی کہ طلائی اُسکا حلقہ اور یاقوت کا نگینہ اُسپر کچھ
اسما کندہ تھے جو کہ پڑھے نجاتے تھے اور ایک قسم کی اُسمین آب و تاب تھی کہ اُسپر آنکھ
کام نہ کرتی تھی وہ انگشتری نکال کر دہنے ہاتھ مین بادشاہ نے پہن لی براے امتحان
ساحرون سے کہا کہ مجھپر سحر کرو کہ مین اسکا امتحان کرلون ساحرون نے سحر
کیا بالکل اثر نہ کیا تب کہا کوئی گلدستہ سحر کا بنا کر میرے پاس لاؤ پس ساحر گلدستہ

تبا کر لائے ہے عکس جو ڈالا وہ گلدستہ جل کر خاک ہو گیا جب امتحان کر لیا تو اطمینان
ہوا اب بادشاہ نے سپیران جادو و ملکہ گوہر آرا سے فرمایا کہ تم دونوں صاحب
میرے ہمراہ چلنا اور دیکھنا کہ مین کیسی لغزش کرتا ہون اور کیونکر اسکو فریب مین لاکر
عیاری کرتا ہون انھون نے عرض کیا کہ بہت خوب نقابدار سے کہا کہ تم لشکر
مین رہنا اور اپنی حفاظت کرتا جواب دیا کہ بہت بہتر تب ملکہ غزالہ آہو چشم نے
بھی عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی ہمراہ چلین فرمایا کہ کیا مضائقہ ہو انھون نے
عرض کیا کہ آپکے ہمراہ تو ہونگے مگر الگ الگ کہا اچھا جب یہ سب امر طے ہو چکے
اُسوقت بادشاہ نے غزالہ سے کہا کہ ایک امر ہم دریافت کرتے ہین تم ذرا بتاؤ تو عرض
کیا کہ بیان فرمایئے فرمایا کہ تم نے یہ انگشتری پہلے ہمکو کیون نہ دی کہ ہم نقابدار کو بیکر
نقابدار کے مقابلہ مین روانہ کرتے تاکہ یہ اسکے سحر سے محفوظ رہتے عرض کیا کہ آپکے
مقابلہ مین کوئی اس امر کی ضرورت نہین نہ تھی کیونکہ وہ ایسا زبردست ساحر نہ تھا
صرف ہمین اسکو کافی تھے اور آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ کیونکر آپ نے اسکو قتل کیا کہا کہ
اچھا کیا ملکہ غزالہ نے عرض کیا کہ حضور اس امر کا خیال رکھین کہ ان بازون پر
اسکا عکس نہ پڑے ورنہ یہ سحر ہمارا برطرف ہو جائیگا اور یہ باز سحر کے مٹ جائینگے
جواب دیا کہ تمھارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو خود اس امر کا خیال ہے یہ
کہکر دربار برخاست کیا سب نے اپنے اپنے مقام پر آکر کھانا وغیرہ کھایا اور آرام
کیا بادشاہ نے اپنے خیمے مین جاکر آرام کیا وہ رات بسر کی اور تمام کی اور آمد آمد
سحر کی شروع ہوئی سپیدہ سحری نے ظہور کیا نور سے تمام عالم کو معمور کیا نسیم
سحری کے جھونکے چلنے لگے طایر آشیانون سے نکل کر حمد الٰہی شاخہائے
درخت پر بیٹھکر کرنے لگے آمد آمد سواری خورشید کی افق مشرق سے شروع ہوئی
یعنے صبح ہو گئی لشکر اسلام و لشکر بادشاہ یکرنگ سے صدائے اذان بلند ہوئی سب سردار
نماز و وظیفہ سے فراغت کرکے پوشاک درباری پہن پہن کر بارگاہ مین آنے لگے ادھر
بادشاہ اسلام کا دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ یکرنگ کا لشکر کفار نے بھی پوجا

وغیرہ سے فراغت پاکر دربار اخلاق نے بھی آراستہ کیا قرناطیس جادو بھی آیا سب داخل دربار ہوئے قرناطیس نے کہا کہ آج وعدہ ہے آنے کا بادشاہ بیکرنگ کے چلو ہم تمکو اپنے سحر کا تماشا دکھائیں ادھر بادشاہ اسلام نے حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ لشکر کفار کی اور لشکر نقابدار کی کہ یہ لوگ کس فکر مین ہین یہ حکم پاکر چند ہرکارے طرف لشکر کفار کے چلے اور چند ہرکارے طرف لشکر نقابدار کے ادھر بادشاہ بیکرنگ نے حکم دیا کہ ہرکارون کو کہ جاکر لشکر کفار سے خبر لاؤ کہ وہ کس فکر مین ہین اور قرناطیس نے میری ملاقات کا کیا بند و بست کیا ہی تم خبر لاؤ تو مین بند و بست نیجا کا کرون ہرکارے بحکم قضا شیم تنکے روانہ ہوئے دونون لشکرون کے ہرکارے چلے ادھر قرناطیس اخلاق و کل اہل دربار کو باہر لیکر بارگاہ کے آیا اور اپنے لشکر سے نکل کر درمیان اپنے لشکر اور لشکر نقابدار و لشکر اسلام کے کھڑے ہوکر کچھ اسم سحر پڑھا اور ایک گولہ جھولی سے نکالکر زبان مین نشتر دیکر خون لیا اور گولہ پر چند بوند ٹپکا دیئے اور چند روئی کے گالے منگا کے اونپر اسم پڑھکر انکو اوڑا دیا وہ بالاے آسمان جاکر ابر غلیظ ہوکر محیط ہوگئے اور پانی برسنے لگا ادھر اسنے وہ گولہ اُٹھا کر یا سامری و جمشید کہکر زمین پر مارا ایک زلزلہ سا پیدا ہوا اور زمین شق ہوگئی سب نے دیکھا کہ ایک بحر ذخار ناپیدا کنار موج زن ہی کہ آسمان اُس دریا سے طوفان خیز مین مثل حباب کے معلوم ہوتا تھا ہر موج اسکی اُٹھ اُٹھ کر آسمان تک جاتی تھی ہر مقام پر بھنور برپا تھا سینہ چھاڑ رہا تھا جانوران آبی سر نکال کر ڈرا رہے تھے عجب دریا تھا کہ جسکو دیکھکر ہر ایک پناہ بذات خدا لیجاتا تھا اُس دریا سے پناہ پانی دشوار تھی ہر طرف طوفان کا عالم تھا اُس دریا مین مگر اُدھر اُس دریا کے لشکر کفار تھا اور اِس پار لشکر اسلام و نقابدار تھا سب کفار نے دیکھا کہ وسط دریا مین ایک بنگلہ بلور کا پانی پر قائم ہی اُسمین چند کرسیان جواہر نگار آراستہ ہین پس قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم بارگاہ مین جاؤ مین اس بنگلہ مین جاکر بیٹھتا ہون اُس بادشاہ سے اسی مقام پر ملاقات کرونگا اور قریب مین لاکر اور دھوکا دیکر اور غافل کر کے اسی دریا مین غرق کرونگا اس قصہ کو اس طور سے مٹا دونگا اخلاق نے کہا کہ آپکو اختیار ہی اخلاق یہ کہکر طرف بارگاہ کے چلا قرناطیس نے کہدیا کہ بارگاہ کے پردے اُٹھوا دینا تا کہ

تم بھی سیر کرو اور آمد شہنشاہ تک رنگ دیکھو اور یہ بھی دیکھو کہ مین کیونکر اُسکو اسیر کرتا ہون ادھر
اخلاق اپنے لشکر مین پہونچکر داخل بارگاہ کفر پناہ ہوا اور پردے اُٹھوا دیئے دیکھا کہ دریاے
ذخار موجزن ہے بیچون بیچ دریا مین ایک بنگلہ ہے کنارِ دریا کے قرناطیس کھڑا ہوا ہے جب اخلاق مع
سرداروں کے بارگاہ مین پہونچ گیا پردہ اُٹھا دیئے گئے اُسوقت قرناطیس نے دستک دی
ایک کشتی دریا مین پیدا ہوئی کنارے آئی قرناطیس اُسپر سوار ہوا وہ کشتی برابر اُس بنگلہ کے
کے آئی قرناطیس اُترکر کشتی سے داخل بنگلہ ہوکر کرسیان آہنی کئی آراستہ تھین ایک کرسی
پر جو کہ بیچ مین بہت پر تکلف تھی بیٹھ گیا سامنے اُسکے دونون لشکر ہین یعنے لشکر اسلام و لشکر
نقابدار و پشت پر اسکے اسکا لشکر ہے درمیان دریا حائل ہے یہ اُس بنگلہ مین لباس پُر تکلف
سے آراستہ بیٹھا ہوا ہے سامنے چوکی پر اسباب سحر رکھا ہوا ہے دو خدمتگار پشت پر کھڑے
ہوئے مگس رانی کر رہے ہین خوشبو ہر قسم کی چلی آتی ہے بنگلہ پانی پر اسطور سے قائم ہے کہ جیسے
زمین پر قائم ہوتا ہے ذرا بھی حرکت نہین ہے یہ اُس بنگلہ مین بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہے اور سحر کو
درست کرتا جاتا ہے اور تدبیر گرفتاری کی سوچ رہا ہے دریا موجزن ہے ہر موج اُسکی آسمان سے
باتین کرتی ہے ہر مقام پر طوفان پانی مین برپا ہے بینڈ دھاڑ رہا ہے نگر و سونس سر نکال نکال کر
دم کشی کر رہے ہین آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہے زہ ہرکارے لشکر اسلام
و لشکر نقابدار کے جو براے دریافت اپنے اپنے بادشاہ کے حکم سے طرف لشکر اسلام کے
چلے تھے اب جو قریب لشکر کفار پہونچے دیکھا کہ ایک دریا مابین ہمارے لشکر اور لشکر
کفار کے حائل ہے اور وہ دریا ایسے ناپیدا کنار ہے کہ جسکا دوسرا سرا عدم سے ملا ہوا ہے طوفان
اُٹھ رہا ہے موجین یہ معلوم ہوتی ہین کہ تلوارین ہین کہ برابر چل رہی ہین یہ دریا جو دیکھا
ہرکارون کو حیرت ہوئی کہ ابھی کل شام تک بلکہ دوپہر رات تک کہین دریا کا نام و
نشان تک نہ تھا یہ دریاے ناپیدا کنار و بحر ذخار کہان سے پیدا ہو گیا کہ جسکا پاٹ
عدم سے ملا ہوا ہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی کارخانہ سحر کا ہے یہ اُس ساحر
نابکار کی کارگذاری ہے اُسنے سحر سے دریا پیدا کیا ہے صرف اس غرض سے کہ کوئی لشکر
مین نہ آسکے براے دریافت حال نہ کوئی عیار درمیان آکر عیاری کر سکے چلو واپس چلین

ظل اللہ کو اس حال سے آگاہ کرین یہ باہم صلاح کر کے ہرکارے لشکر اسلام کے طرف اپنے لشکر کے واپس چلے یہ بھی دیکھا تھا کہ درمیان دریا کے پانی کے اوپر ایک بنگلہ بلوری قائم ہی اُس مین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر تاج سر پر رکھے ہوئے بیٹھا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے واپس گئے دریا کو دیکھ کر لشکر نقابدار کے جو ہرکارے وہان پہونچے اُنھون نے جو یہ دریاے طوفان خیز و قرناطیس کو اس حال سے دیکھا تو بہ توبہ پناہ بذات خدا کرتے ہوئے بہت جلد واپس چلے کہ چل کر وہان خبر کرین کہ ہم کیونکر وہان کا حال معلوم کرین اور آپ کیونکر براے ملاقات جاینگے یہان تو شب بھر مین دریاے طوفان خیز پیدا ہو گیا ہی درمیان ہمارے لشکر و لشکر کفار کے اور جسکی ملاقات کو آپ جاتے ہین وہ وسط دریا مین بلوری بنگلے کے اندر کرسی پر بڑے تکلف سے بیٹھا ہوا ادھر کو دیکھ رہا ہی راوی بیان کرتا ہی کہ ہرکاران لشکر اسلام نے بارگاہ مین پہونچکر بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اور عرض کیا کہ ہم بموجب حکم جہان پناہ خدیو بارگاہ براے دریافت حال لشکر کفار چلے جب اپنے لشکر کو طے کر کے صحرا مین پہونچے اور رُخ اُدھر کا کیا تو ہم نے درمیان اپنے لشکر و لشکر کفار کے ایک دریاے زخار و ناپیدا کنار کو موجزن پایا کہ جسکی پاٹ کا کہین نام و نشان تک نہین ہی آسمان اُس دریا مین ایک حباب معلوم ہوتا ہی ایک شور پانی مین برپا ہی کہ پناہ پانی و شوار ہی جانوران آبی ہر مرتبہ سر نکال کر ڈراتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی آنکھین نکالے ہوئے ہی یہ واقعہ دیکھ کر ہم بہت حیران ہوئے خیال کیا کہ کل تک تو یہ دریا نہ تھا فوراً دل نے کہا کہ یہ دریاے سحر ہی اسمین نہ اُترنا ورنہ خرابی ہوگی یہ اصلی دریا نہین ہی اب جو ہم نے غور کر کے دیکھا تو اُس ساحر نابکار یعنے قرناطیس کو وسط دریا مین ایک بلوری بنگلہ مین بڑے کبر و غرور سے بیٹھا ہوا پایا یہ واقعہ دیکھکر ہم وہان سے واپس چلے آئے کہ حضور کو اس حال سے آگاہ کرین یہ غلام اب کیونکر جا کر دریافت کرین بادشاہ نے سرداروں کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ قرناطیس نے دریاے سحر اس غرض سے بنایا ہی کہ کوئی اس طرف نہ آسکے نہ کوئی عیار آ کر عیاری کر سکے اچھی بندوبست کیا ہی راہ بند کی ہی خداوند کریم ہم سب کا مالک و مختار و حافظ ہی اگر اسنے یہ بندوبست کیا ہی

تو ہمارا خدا اور کوئی صورت اُسکے قتل کی پیدا کرے گا اگر اُسکی قضا ہی تو ہم سب کو اُسکے ہاتھ
بچائے گا اگر ہم سب کی قضا ہی تو کیا پرواہ کیا خوف ہی ہم سب حاضر ہین بقول شاعر شعر
سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب + ہرچہ آید بر سر من یا نصیب + سرداروں نے عرض کیا کہ ہم سب
بھی موجود ہین اگر دریاے آگ ہو تو ہم اُسمین پھاند پڑین خدا نے چاہا تو ہم اس دریاے سحر کو
پیر کر اور شناوری کر کے جا کر اُس نابکار کو قتل کرینگے یہ دریا کیا چیز ہی اگر قلعہ آہن بھی ہو
تو ہم اُسکو فتح کر لین یہ کفار جاتے کہان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین
دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی جواہر بن عمرو نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ کر لین کہ اگر
خدا نے چاہا تو آپ کے غلام دریا کے پار جا کر اور عیاری کر کے اسکو نہ قتل کرین تو کچھ کام
نہ کیا اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم عیار کیسے اور فرزند شاہ عیار کیسے یہ دریا کیا ہی اگر تمام عالم
آب ہو جائے اور یہ نابکار اُس عالم آب مین اپنے کو پوشیدہ کرے تو بھی ہم جا کر آپ کے
اقبال و فضل خدا سے قتل کرین اور عیاری کرین یہ فن عیاری حاصل کسدن کے لیے
کیا ہی اگر ہم نے اسپر عیاری نہ کی اور دریا سے خوف کر کے رہ گئے تو ہمارے عیار ہونے
پر تف و لعنت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو اور کس کے فرزند ہو اور کس کے یہ لوگ
شاگرد ہین ضرور ضرور مجکو یقین ہی کہ تم لوگ اس دریا کو عبور کر کے جاؤگے اور قتل کروگے
یہان تو یہ تدبیر اور گفتگو ہو رہی ہی اُدھر لشکر نقابدار کے ہرکارے بارگاہ مین پہونچے
اپنے بادشاہ کو مجرا کیا کھڑے رہے شہنشاہ یک رنگ تاج گیر نے دریافت کیا کہ کیا خبر
لائے اور کیا انتظام کیا ہی ہماری ملاقات کا اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند ہم لشکر مین
پہونچ نہ سکے راستہ ہی بند ہی قرناطیس نے بڑا بندوبست کیا ہی کہ کوئی لشکر مین آنہ
سکے فرمایا کہ بیان کرو کیا بندوبست کیا ہی اور کیا ملاقات کا انتظام کیا ہی کیا کیا سامان
ہی لشکر کس طور سے آراستہ کیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لشکر مین جا ہی نہ سکے
راستے سے واپس آئے ہم کو کیا معلوم کہ کیا سامان کیا ہی اور کیا بندوبست پوچھا کہ
راستے سے کیون واپس آئے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکار یہان سے
چلے جب اپنے لشکر کی حد سے نکل کر صحرا مین پہونچے تو ہم نے مابین اپنے لشکر و لشکر

اسلام و لشکر کفار کے ایک دریا موجزن پایا یعنے لشکر کفار تو اُس پار مقیم ہی اور یہ دونون لشکر
اِس پار اُس دریا کو دیکھکر ہمارے حواس جاتے رہے پناہ پانی اُس بحر ناپیدا کنار سے دشوار
دیکھی ہم بہت حیران ہوئے کہ یہ دریا کہان سے دفعتاً پیدا ہوگیا کہ جسکے پاٹ کی کوئی
حد ہی نہ کنارون کی آج صبح تک تو یہ دریا نہ تھا اُس دریا کو دیکھکر ہمارا ہو ونہ پڑا کہ ہم اُس پار
شناوری کرکے جائین کیونکہ ہر مقام پر اُسمین طوفان برپا تھا تاندٹر رہی ہی موجین یہ معلوم
ہوتا ہی کہ تلوار کا کام کر رہین ہین جانوران آبی دمبدم سر پانی سے باہر نکالتے ہین جب
دم کشی کرتے ہین کوسون کا پانی سمٹ کر ایک جا ہوجاتا ہی طرفہ تماشہ یہ ہی کہ پانی سے
آگ کے شعلہ نکلتے ہین پانی کھول رہا ہی فراہ یہ ہی جب ہم نے دیکھا کہ یہ دریا راہ مین حائل ہی
راہ اُسطرف جانے کی نہین ہی بالکل مسدود ہی تو ہم مایوس ہوئے باہم صلاح کی کہ دریا کو
پیر کر اُس پار چلین مگر رائے نہ ہوئی کیونکہ یہ قرار پایا کہ یہ دریائے سحر ہی اور دیکھو رہے ہو
کہ ہر قسم کی آفت اسمین پیدا ہی ایسی حالت مین جانا بالکل خلاف عقل ہی اگر کسی بلا مین
مبتلا ہوگئے تو پھر کیا ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ چلکر بادشاہ کو اس حال سے آگاہ کرین
کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہونگے کہ ہرکارے خبر لیکر آلین تو ہم یہان سے جائین ملاقات
کو اُنسے عرض کرین کہ آپ کیونکر تشریف لیجاینگے وہان تو راہ بند ہی دریا حائل ہی یہ رائے
باہم کرکے واپس چلنے کا قصد کیا تھا کہ ہم نے دیکھا وسط دریا مین ایک بلور کا بنگلہ پانی
کے اوپر آراستہ ہی اُسمین قرناطیس جادو بڑے تکلف سے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اُسنے ہم کو
دیکھا ہم نے اُسکو جب اُسنے ہم کو دیکھا تو خود پکار کر کہا کہ ای جاسوسان لشکر نقابدار اپنے
بادشاہ سے کہدینا کہ مین آپ کا انتظار کر رہا ہون کیونکہ آپ نے آج ملاقات کرنے کا
وعدہ فرمایا تھا لہذا مین آپ کا منتظر ہون تشریف لائیے مین آپ سے اسی مقام پر یعنے
درمیان دریا کے ملاقات کرونگا اس غرض سے کہ میرے اور آپ کے جو امر قرار پائے اور
جو بات طے ہوجائے اُس سے کوئی دوسرا اور آگاہ و خبردار نہ ہو اگر اور کسی مقام پر ملاقات
کرتا اور میرے آپکے امر طے ہوتا تو ہر طور سے لوگ آتے اور اُس سے آگاہ ہوتے
بس مین نے یہ طریقہ اپنے دل مین خیال کرکے ایجاد کیا کہ یہان کوئی نہ آسکے گا صرف

مین ہونگا اور وہ میرے رفیق اور آپ اور آپ کے جو رفیق ہون اور اگر اپنے ہمراہ کسی رفیق کو لائیے گا تو اُسی کو لائیے گا کہ جس پر حد درجہ کا اعتماد ہو کہ وہ کسی سے کوئی بات نہ کہے گا بلکہ میرے نزدیک تو مناسب یہ ہوگا کہ آپ تنہا تشریف لائیے تو بہتر ہوگا یہ جو خدمتگار میرے پاس موجود ہین انکو بھی مہمان سے رخصت کر دونگا سوا میرے اور آپ کے دوسرا نہ ہوگا یہ جو اُسنے پکار کر کہا ہم نے سُن لیا اور وہان سے واپس آئے یہ نہ معلوم ہوا کہ اُسنے ہم کو پہچان کیونکر لیا کہ ہم اس لشکر کے ہرکارے ہین کیونکہ ہم صورت تبدیل کیے ہوئے تھے جو اُسنے ہم سے یہ تقریر کی ہم وہان سے حاضر خدمت ہوئے ہم آپ کو اس حال سے آگاہ کرتے ہین کہ آپ تشریف نہ لے جائین کوئی نہ کوئی اس مین مکر ہی اول تو اسکے نہین ہی دوسرے ملاقات کس سے فرمایئے گا وہ تو وسط دریا مین ہی آیندہ حضور کو اختیار ہی جو ہم جان نثارون نے دیکھا تھا اُسکو خدمت والا مین عرض کر دیا اور جو اُسنے ہم کو پیام دیا تھا وہ بھی یہ سب زبانی ہرکارون کے سُنکے بادشاہ کو ایک قسم کی حیرت ہوئی اور سر کو زانوے فکر پر رکھا اور بحر تفکر مین غوطا مارا اور خیال کرنے لگے کہ اگر نہین جاتا ہون تو وہ حرامزادہ خیال کرے گا کہ مجھ سے ڈر گئے اور دریا کی حالت سُنکے نہ آئے اور جاتا ہون تو کیونکر جاؤن پس یہ سوچ کر گلشن طراری و عیاری کی فکر کرنے لگے فوراً ایک امر خیال مین آیا کہ تمھارے پاس منڈھی حضرت دانیال کی موجود ہی اور تخت زبر جد شاہ اُسی منڈھی کو برپا کر و اُس تخت پر سوار ہو کر اُسکی ملاقات کو جاؤ اور عیاری کر کے اُس نابکار کو گرفتار کرو اب یہ جاتا کہان ہی دوسرے ملکہ غزال نے کو انگشتری دی ہی جو کہ وافع سحر ہی اشیاے سحر کو دفع کرتی ہی بس اس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالنا دریا مٹ جائے گا نام تک باقی نہ رہے گا یہ جو دل مین خیال آیا فوراً سر اُٹھایا چہرہ بشاش تھا پہلے ہرکارون سے یہ ماجرا سُنکے کچھ اُداس ہوئے تھے اب جو سردارون نے بشاش پایا ہر ایک نے عرض کیا کہ پھر کیا قصد ہی تشریف لے جایئے گا یا نہین فرمایا کہ ضرور جاؤنگا یہ کیا ممکن ہی جو نہ جاؤن نہ جا کر یہ اُسکو خیال دلاؤن کہ ڈر گئے اگر وہ دریاے آتش مین ہوتا تو بھی مین جاتا یا دہان اژدر مین ہوتا تو وہان بھی جاتا اب یہ بھی ممکن ہی کہ مین وعادہ خلافی کر دون جاؤنگا اور جو مین نے کہا ہی کہ اسکو اسیر کر کے لاؤن گا نہ معلوم

وہ حرامزادہ بھولا کس امر پر ہی یہ بیکار کا کرشمہ کرکے بیٹھا ہی اگر ہین لئے اُسی مقام پر جا کر نہ ملاقات
کی تو کام ہی کیا کیا وعدہ خلافی نہ کرنا چاہیے حریف جہان طلب کرے اُسی مقام پر جائے ہین
بادشاہ اسلام سے روپیہ لے چکا ہون اور اقرار کر چکا ہون کہ یا تو اسکو قتل کرونگا یا اسیر
ہین اسکا ذمہ کرتا ہون بس ہین کیونکر نہ جاؤن یہ دریا کیا ہی صرف دھوکے کی ٹٹی ہی ہم کو ڈرانے
کے لیے یہ دریا بنایا ہی سوانگ بنا کر بیٹھا ہی تم لوگ دیکھو تو کہ ہین کیونکر اسکو اسیر کرتا ہون
سردارون نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی ہم کچھ کہہ نہین سکتے ہین ادھر بادشاہ نقلی نے اُن
سردارون سے کہا کہ جسکو کل کہا تھا کہ تم بھی ہمراہ چلنا کہ آج آپ لوگ میرے ہمراہ نہ چلین
کوئی ضرورت نہین ہی اُنھون نے کہا کہ ہم تو ضرور چلین گے جواب دیا کہ تمھارے چلنے سے
میرا تو کچھ نقصان نہین ہی ہان تم ہی لوگون کا نقصان ہی وہ یہ کہ جسطور سے ہین جاؤنگا اگر ہین
تم کو ہمراہ لونگا تو تم لوگ سحر بھول جاؤ گے صرف اُتنی دیر کہ جتنی دیر میرے ہمراہ رہو گے بعد
کو پھر یاد آ جائے گا آ جائے گا اور وہان سحر کا کارخانہ ہی ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی بلا ہین مبتلا
ہو جاؤ اُسپر اُن لوگون نے جواب دیا کہ جبتکہ ہم سحر بھول جاینگے تو دوسرے کو کب سحر یاد
آئے گا اور وہ کب کوئی آفت یا بلا ہم پر نازل کرے گا بس ہمارا چلنا کوئی ہمارے لیے
قباحت نہین ہی ہم بھی دیکھین گے کہ کیونکر آپ اُسکو اسیر کرتے ہین جواب دیا کہ بہتر
چلو یہ کہکر تخت پر سے اُٹھے ہرکارے جو لشکر اسلام کے یہان موجود تھے وہ یہ حال
دریافت کر کے فوراً بارگاہ سلیمانی ہین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ
دے کر عرض کیا کہ ہم لشکر نقابدار ہین موجود تھے کہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ برائے ملاقات
قرناطیس جادو جانے والے ہین کیونکہ کل نامہ و پیام باہم ہوا ہم بارگاہ ہین گئے دیکھا
باہم کچھ صلاح ہو رہی ہی بس جب صلاح ہو چکی اُسوقت یہ ہم نے سُنا کہ بادشاہ
لشکر مع چند سردارون کے جا کر اُس دریا ہین جو کہ قرناطیس نے سحر سے بنایا ہی
قرناطیس سے ملاقات کرینگے اور آپ کے اور قرناطیس کے مصالحت کرا دینگے
ہم نے خیال کیا دل ہین کہ آپ کو آگاہ کر دین تا کہ آپ بھی یہ تماشہ ملاحظہ کرین
جب وہان چلنے کا سامان ہونے لگا ہم ادھر کو آمادہ کرنے کو آئے بادشاہ اسلام ۱۰

نے سرداروں سے فرمایا کہ یہ تماشہ بھی لائق دید ہی ہم یقین کرتے ہین کہ ہماری بارگاہ سے سامنا ہوگا پردے اُٹھوا دیے جائین سب نے عرض کیا کہ بخوبی سامنا ہی بس اُسیوقت پردے اُٹھوا دیے گئے بادشاہ وکل اہل دربار نے دیکھا کہ ایک دریاے زخار موجین مار رہا ہی اور ایک بنگلہ ہی کہ پانی پر قائم ہی اسمین قرناطیس بیٹھا ہوا ہی ادھر تو یہ بندوبست ہوا اُدھر شہنشاہ یکرنگ کل سرداروں و کل لشکر کو نقابدار کے سپرد کرکے اور بہت کچھ کلمات تسلی دے کر مع چار سرداروں کے بیرون بارگاہ آئے کیونکہ کل طی ہو چکا تھا کہ چار سردار چلین زیادہ کی ضرورت نہین ہی بس خیمے مین اُن سرداروں کو ہمراہ لے کر گئے وہان اُنسے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مین تم کو چلنے کے لیے منع کرتا ہون مین منڈھی حضرت دانیال کی برپا کرونگا اُسمین بیٹھ کر اُسکے پاس جاؤنگا اور عیاری کرونگا مین نے بارگاہ مین اس سبب سے نہ تو پکار کر تقریر کی نہ اس امر کو ظاہر کیا کہ شائد ہر کارے دونون لشکروں کے موجود ہون یعنے لشکر کفار و لشکر اسلام کے اور وہ اس امر سے آگاہ ہون تو میرا راز افشا ہو اور سب پر ظاہر ہو یہان مین تم سے کہتا ہون اگر تم لوگ اُس منڈھی مین بیٹھوگے تو سحر بھول جاؤگے اس سے مناسب یہ ہی کہ میرے ہمراہ نہ چلو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ضرور چلین گے ملکہ غزالہ وآہو نے کہا کہ ہم اسطور سے آپ کے ہمراہ ہونگی کہ کسی پر ظاہر نہ ہوگا اور ہم دونون آپ کے دونون طرف منڈھی کے ہولینگے اس سبب سے الگ چلین گے کہ شائد سحر کرنے کی ضرورت ہو اور سحر کرنا پڑے تو پھر اُسوقت خرابی ہو یہ آپ فرما چکے ہین کہ منڈھی کے اندر سحر فراموش ہو جاتا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی یہ کہکر بس ایک بہت عمدہ تاج مکلل بجواہر نکالا اور نہایت نفیس زیر جامہ و قبا وغیرہ اور آلات جنگ یعنے تلوار وغیرہ مرصع کار قبا ے قلمکار زیب تن فرمائی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگائے جواہرات سے اپنے کو آراستہ کیا زنبیل سے منڈھی حضرت دانیال کی اور تخت زبرجد شاہ کا نکالا منڈھی کو اُسپر آراستہ کیا وہ مثل گنبد کے ہو گئی تخت پر مرصع کار فرش آراستہ کیا تین کرسیان جواہر نگار لگائین آپ آراستہ ہوکر اُس منڈھی مین آئے شیران وغیرہ جو دو ساحر

ہمراہ چلنے پر آمادہ تھے اُنکو بھی طلب کیا وہ بھی اندر منڈھی کے آئے حکم دیا کہ کرسیون پر
بیٹھ جاؤ اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری یہ لیاقت نہین ہی کہ ہم برابر حضور کے بیٹھین بلکہ
ہم کو یہ زیبا ہی کہ ہم پس پشت بطریقہ خدمتگار مگس رانی کرین جسطور سے کہ قرناطیس کے
پس پشت اُسکے ملازم کھڑے ہوئے مگس رانی کرتے ہین فرمایا کہ نہین کیا ضرورت ہی
عرض کیا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا جواب دیا کہ تم کو اختیار ہی اچھا فراسیحر تو یا کرو راوی بیان کرتا ہی
کہ یہ دونون جو کہ منڈھی کے اندر ساحر تھے زبردست و بلا کے تھے کہنے سے اب جو خیال
کرتے ہین تو بالکل سحر فراموش ہی ایک حرف الفاظ سحر یاد نہین ہی عرض کیا کہ بالکل فراموش
ہی فرمایا کہ میرے کہنے کا یقین آیا عرض کیا کہ ہم کو قبل ہی سے یقین تھا نہ یقین کرنے
کی کیا بات تھی یہ کہکر دونون پشت پر آکر کھڑے ہوئے آپ بیچ کی کرسی پر بڑے تکلف
سے رونق افروز ہوئے آپ کے سر اقدس پر پر ہما کے مرچھل ہوتے ہوئے شاہان جلیل
کے طریقہ سے آپ آراستہ جب یہ بندوبست ہو چکا آپ نے منڈھی کی طرف خطاب
کرکے فرمایا کہ ای منڈھی مجکو پاس قرناطیس کے پہونچادے اُدھر اُن دونون نے بھی
اپنا بندوبست کرلیا یعنے نخر الدہ و آہو چشم نے یہ فرمانا تھا کہ منڈھی مع تخت کے بلند
ہوکر چلی ادھر تو منڈھی چلی اُدھر ایک ہووج مرصع کار دہنی طرف انکی منڈھی کے اور ایک
بائین طرف آکر قائم ہوئی اور وہ دونون ہووجین برابر منڈھی کے ہوا پر چلین نقابدار
وکل سرداروں و لشکر کے لوگون نے دیکھا کہ ہمارا بادشاہ بڑے شوکت سے طلائیات کو
قرناطیس کے جاتا ہی خیمے مین تو خود اور چار ساحرون کو لے گئے تھے آپ تو بڑے سامان
سے جاتے تھے یہ سامان کچھ ہمراہ نہ تھا ہر ایک حیرت کر رہا تھا جو کہ واقف تھا اس
حال سے اُسکو خیال بھی نہ تھا خاموش بیٹھا ہوا ہر ایک طرف دیکھ رہا تھا اُدھر بادشاہ
اسلام و کل اہل دربار نے دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد بلند ہوا اور اُسکے دونو طرف
دو ہووج ہین اور اُس گنبد مین بادشاہ یک رنگ تاج گیر جلوہ فرما ہین بڑے تکلف
سے دو شخص پس پشت کھڑے ہوئے مگس رانی کر رہے ہین وہ گنبد خود بخود اڑتا ہوا طرف
لشکر کفار و دریا کے چلا جاتا ہی ہر ایک اہل اسلام کو مع بادشاہ کے حیرت ہوئی اور

باہم کہنے لگے کہ اگر اُسنے دریاے سحر کا طیار کیا ہی اور وہان طلب کیا ہی تو انھون نے بھی خوب تدبیر کی
ہی ملاقات کرنیکی ضرور ہی اسکو قتل یا اسیر کرینگے کوئی بہت زبردست عامل ہین یہ کہا نہین
جا سکتا ہی کہ ساحر ہین کیونکہ اپنے کو خدا پرست کہتے ہین اور دوسرے طریقہ سے بھی پایا جاتا ہی ضرور
انکے قبضہ مین جن ہون یا پریزاد ہون یہ سب زور عملیات کا ہی بھلا انسے کون لڑ سکتا ہی ساحر
کی کیا حقیقت ہی دیکھو تو کس شان و شوکت و دبدبہ سے جاتے ہین ذرا بھی خوف نہین ہی
وہ حرامزادہ یہ سمجھا تھا کہ دریاے سحر کا حال سُنکے براے ملاقات نہ آئینگے اُسکو اسکی خبر نہ تھی
کہ ضرور ضرور آئینگے اگر یہ لوگ میرے لشکر مین رہنا قبول کرین تو مین ضرور انسے اس امر کی
درخواست کرون بلکہ خزانہ سے انکے کل لشکر کا مصارف مقرر کرون سب نے عرض کیا کہ
بجا ارشاد ہوتا ہی یہ اس کام کو انجام دے کر جب جانے لگین تو ارشاد فرمایئے گا اور ملاحظہ
فرمایئے گا کہ کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ آپ کے فرمانے کو قبول کرین یہان تو یہ تقریر
ہو رہی ہی مگر ہر ایک کی نگاہ اسی طرف لگی ہوئی ہی اور ہر ایک دیکھ رہا ہی کہ وہ گنبد اور
ہودج برابر اُڑتے ہوئے چلے جاتے ہین مگر بات یہ ہی کہ ہودج کے اندر جو کوئی ہی وہ دکھائی
نہین دیتا ہی خالی ہودج نظر آتے ہین اُدھر قرناطیس اپنے بنگلہ مین جو کہ مثل حباب کے
ہی بیٹھا ہوا انتظار کر رہا ہی اور اسی طرف دیکھ رہا ہی مین اسکو اسی حالت مین چھوڑتا ہون
اور ایک مختصر جملہ خدمت ناظرین مین عرض کرتا ہون جو کہ مین نے فراموش نہین کیا
مگر اُسکو اُس کے موقع پر نہین لکھا دوسرے مقام پر ذکر کیا ہی ساتھ
ہی خیال آیا کہ ناظرین خیالی فرمائین گے کہ اسکا تو ذکر کسی مقام پر نہین ہوا یہ کہانسے
اسنے تحریر کیا وہ جملہ یہ ہی کہ مین نے یہ تحریر کیا ہی کہ ہرکارون نے لشکر نقابدار کے اپنے
بادشاہ سے یہ بیان کیا کہ قرناطیس نے ہم کو یہ پیام دیا ہی کہ اپنے مالک سے کہدو
کہ ہم تمھارا انتظار کر رہے ہین ہماری ملاقات کو حسب وعدہ آؤ ہم اسی دریا مین تم سے
ملاقات کرینگے مین نے اسکو اُس مقام پر تحریر نہین کیا کہ جب کہ ہرکارے خبر کو
گئے تھے اور دریا کو اور قرناطیس کو دیکھ کر واپس آئے تھے بلکہ اُنکی زبانی سامنے
بادشاہ لشکر کے بیان کرنا تحریر کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ بوجہ طول ہونے کے اور

ایک عبارت کے دو مرتبہ بیان ہونے کے سبب سے وہان نہین تحریر کیا بلکہ یہان
تحریر کیا گو قرناطیس نے انکو پہچان کر کہا تھا ناظرین اگر یہ خیال کرین کہ قرناطیس نے
انکو پہچانا کیونکر کہ یہ ہرکارے نقابدار کے ہین کیونکہ تحریر کیا جاتا ہی کہ دریا کے پاٹ
کی کوئی حد نہ تھی دوسرے یہ صورت تبدیل کیے ہوئے تھے اسکا جواب یہ ہی کہ وہ دریاے
سحر تھا دوسرے انکو تو بہت بڑا اور عظیم الشان معلوم ہوتا تھا مگر حالت اُسکی یہ تھی کہ ایک
چہبر پانی کا تھا بہ سبب سحر کے یہ عالم اُسکا تھا دوسرے جب ہرکارے قریب اُس دریاے
سحر کے پہونچے بہ سبب سحر کے اُنکی صورتین تبدیل ہوگئین اپنی اصلی حالت پر ہوگئے
اور قرناطیس کل اہل اسلام و کل لشکر نقابدار کے ادنی و اعلی کو پہچانتا ہی جو کہ اُس مقام پر
موجود ہین بس اس سبب سے اُسنے پہچان لیا اور وہ پیام دیا کہ جو مین نے بہ سبب طول
کے ایک ہی مقام پر سامنے بادشاہ یک رنگ کے زبانی ہرکارون کے تحریر کیا ہی راوی
بیان کرتا ہی کہ قرناطیس نے یہ پیام ہرکارون کو دیا تھا جو کہ اُنھون نے بیان کیا آمدم
برسر مطلب یہ تو جملہ معترضہ تھا خلاصہ یہ کہ قرناطیس اسی طرف کو دیکھ رہا تھا کہ اُسنے
دیکھا کہ لشکر نقابدار سے ایک گنبد پیدا ہوا اور برابر اُسکے دو ہودج ہین وہ گنبد ہوا پر اُڑتا
ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہی یہ حیران ہوا کہ یہ غبار کیسا ادھر کو آتا ہی کہ جسکے ساتھ دو چھوٹے
غبارے بھی ہین اب تو یہ بغور دیکھنے لگا وہ گنبد بہت تیزی سے قریب دریا آکر قائم
ہوا اب قرناطیس جادو نے دیکھا کہ ایک گنبد ہی اُسمین ایک تخت آراستہ ہی اُس تخت
پر تین کرسیان بچھی ہین بیچ کی کرسی پر بہ لباس پُر زر و بصد شان و شوکت بادشاہ یکرنگ
بیٹھے ہوئے ہین پس پشت دو خدمتگار مگس رانی کر رہے ہین اور دو ہودج ایک ادھر اور
ایک اُدھر گنبد کے ہوا پر قائم چلے آتے ہین یہ جو واقعہ اُسنے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ
بہت بڑا ساحر زبردست ہی مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ تخت پر سوار ہوکر میری ملاقات کو
آئے گا جب قریب دریا پہونچے گا مین دریا کو اشارہ کرونگا وہ بڑھ کر مع اُسکے اور
تخت کے غرق کرے گا یہان تو دوسرا سامان نظر آیا کہ وہ بالاے ہوا آرہا ہی خیر آنے دو
جاتا کہان ہی قرناطیس جادو تو اپنے دل سے یہ باتین کر رہا ہی اُدھر وہ گنبد قریب دریا پہونچا

خواجہ اور سب نے دیکھا کہ ایک دریاے مواج و متلاطم کوسون کا پاٹ پانی مین تلوار کا کاٹ
موج اسکی ہر ایک ناہی بحر فضا حباب اسکا مردمک چشم نہنگ سدراہ دیکھا اور وسط مین
ایک بلوری بنگلہ آراستہ پایا اسمین قرناطیس کو بیٹھے ہوئے دیکھا بس قرناطیس کی طرف
دیکھکر اور اسی دریا کو دیکھکر تخت کو اشارہ کیا کہ وہ تخت اسی طریقہ سے اترتا ہوا اس کے
بنگلہ کی طرف چلا مگر پانی سے بہت بلند تھا جب قریب بنگلہ پہونچا اور قرناطیس نے
دیکھا کہ وہ بادشاہ مع اپنے تخت و بنگلہ کے قریب آگیا ایک مرتبہ کرسی پر سے اٹھا
اٹھا یعنے براے تعظیم ادھر خواجہ نے اشارہ کیا کہ تخت طرف پستی کے مائل ہونے لگا
یہان تک جب بالکل قریب پانی کے پہونچا ادھر تو عکس منڈھی کا دریا پر پڑا ادھر
خواجہ نے اس انگشتری کا عکس دریا پر ڈالا جو کہ ملکہ غزالہ نے لا کر دی تھی اور عرض کیا تھا کہ
اس کے عکس سے سحر و اشیاے سحر بالکل برباد ہوجاتے ہین راوی بیان کرتا ہے کہ عکس کا
پڑنا تھا کہ وہ دریا دھوان ہوکر بالکل نیست و نابود ہوگیا ایک غبار سا زمین سے اٹھا
اب جو سب نے دیکھا نہ پانی تھا نہ وہ زور و شور تھا اسی طور سے زمین خشک تھی نہ وہ
بنگلہ بلوری تھا نہ وہ کرسیان نہ وہ خادم صرف قرناطیس خاک پر پڑا ہوا تھا دھوپ
مین زمین پر اسباب سحر رکھا ہوا تھا دریا کا نام و نشان تک نہ تھا سب اشیاے سحر جو کہ
قرناطیس نے سحر سے تیار کین تھین سب برباد تھین تھی بات تھی کہ پانی خاک ہوکر
اڑ گیا وہ دریا جس سے پناہ پانی دشوار تھی اسکا پتہ نہ تھا اخلاق و کل سردار و لشکر نے جو
یہ واقعہ دیکھا کہ اسکے گنبد کے آتے ہی قریب بنگلہ سب سامان جو کہ قرناطیس نے سحر
سے درست کیے تھے برطرف ہوگئے قرناطیس یکہ و تنہا دھوپ مین خاک پر پڑا ہوا ہے
بہت حیرت ہوئی سردارون سے کہا کہ خداوند عجائب خیر کرین ہم کو کچھ رنگ بیرنگ
معلوم ہوتا ہے یہ بادشاہ بڑا زبردست ساحر ہے کہ آتے ہی اسنے دریا وغیرہ کو چشم زدن
مین مٹا دیا اور قرناطیس کچھ نہ کرسکا ہم منع کرتے تھے کہ نہ بلائیے سر میدان مقابلہ
فرمائیے نہ مانا ایک نہ سنی اسمین یہ بات تھی کہ اسکو بھی خیال رہتا کہ ساحر زبردست
ہے اب تو یہ خیال برطرف ہوگیا ہوگا پہلے وہ بھی ذرا سمجھ بوجھ کر مقابلہ کرتا اور ایک قسم کا

خوش رہتا اب بالکل بے خوف ہوکر مقابلہ کرے گا اس خیال سے کہ مین نے ایک چشم زدن مین
جو کہ دریا ہے سحر قرناطیس نے بنایا تھا مٹا دیا اُسکو اندازہ اُس کے سحر کا مل گیا بڑی خرابی
ہوئی سرداروں نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کیجئے ملک قرناطیس ضرور اسکو اسیر کرینگے یا
قتل اس دریا کے برباد ہونے سے یہ نہین خیال کیا جا سکتا ہے کہ ملک قرناطیس سحر سے
واقف نہین ہین یا کم ہین بوقت مقابلہ حال کھلے گا اخلاق نے کہا کہ خداوند ہم چنین کند
یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہے اُدھر نقابدار و سردار و اہل لشکر نے جو دیکھا سب نے بہت
تعریف کی اور کہا کہ کس تدبیر سے دریا کو برباد کیا دیکھنا اب کیا حال ہو مین میان قرناطیس کھڑے
ہوئے ہین بھلا اُسسے کوئی لڑ سکتا ہے جو لڑے وہ اپنی مٹی خراب کرے بادشاہ اسلام و کل
سرداروں و اہل لشکر اسلام نے یہ واقعہ دیکھ کر بہت حیرت کی بادشاہ نے سرداروں سے
فرمایا کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمایا کہ کیونکر دریا کو مٹا دیا لیجیے معلوم ہوا قرناطیس کو شہنشاہ
کے رنگ نے یہ سب علم کا زور ہے کہ یون دریا مٹ گیا اب اُن کے ہاتھ سے یہ جو افراج
بچ کر جاتا کہان میرا اُدھر تو ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہے اور یہ طرفہ دریا کے مٹ جانے کا
چرچا ہے کفار کو اس واقعہ سے صدمہ ہے کیونکہ اُنکو اور خیالات تھے اور اہل اسلام و دیگر لوگون کو
خوشی حد سے زیادہ ہے اُدھر جب خواجہ نے دیکھا کہ دریا مٹ گیا اور نام و نشان تک باقی
نہ رہا قرناطیس بر سر خاک کھڑا ہے ایک مرتبہ تخت کو روک کر اور پکار کر کہا کہ واہ بھائی
قرناطیس کیا خوب تم نے ملاقات کا طریقہ نکالا ہے کیا شاہ و شہریار اسی طور سے
کسی سے ملاقات کرتے ہین کہ دھوپ مین خاک پر کھڑے ہوئے ہین اگر ایسا ہی ذلیل
تصور کرتے تھے تو کیون بُلایا میرا لشکر مین آنا مناسب نہ تھا تو کسی اور مقام پر طلب
کیا ہوتا یہ کونسا طریقہ ہے کہ نہ کوئی مقام سایہ کا نہ کوئی شے بیٹھنے کے لیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کون یہان بیٹھے اور کس شے پر بیٹھے معاملہ جنگ و پیکار کے طے کرنے کا ہو عرصہ مین یہ امر فیصل
ہوگا ہان اگر اور کوئی گفتگو ہوتی تو خیال کیا جاتا کہ دو دو باتون مین ختم کر لی جائے گی
بھلا یہ گفتگو بار دن پہر دو پہر کے کسی طور سے نہ ختم ہوگی کہان تم بھی دھوپ مین کھڑے
ہو گئے اور مین بھی اگر یہی امر تھا تو بیکار طلب کیا ہین تو اگر نہایت درجہ پریشان ہو

پشیمان ہوا اس امر کا خیال نہ تھا مہمان کی اسی طور سے عزت کی جاتی ہی یہ کہکر اور تخت کو زمین
پر لائے سامنے فرناطیس کے اب جو فرناطیس نے یہ تقریر سُنی اور تخت کو سامنے پایا
خیال کیا دل مین یہ کہہ کیا رہا ہی مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا ہون اور یہ کہتا ہی کہ خاک پر کھڑے
ہو کوئی شی بیٹھنے کو نہین ہی کیا یہ شخص اندھا ہی کہ اسکو دکھائی نہین دیتا ہی مین کرسی پر
بیٹھا ہوا ہون بنگلہ مین میرے سامنے دریا لہرین مار رہا ہی واہ کیا خوب این گل دیگر شگفت
یہ اپنے دل مین سوچ کر کہا کہ آپ تشریف لائین دھوپ کیسی مین تو بنگلہ مین بیٹھا ہوا
انتظار آپ کا کر رہا ہون کُرسیان حاضر ہین آپ اپنے تخت پر سے اُتر کر تشریف تو لائیے
خواجہ نے جواب دیا کہ مجکو تو کچھ بیٹھنے کو نہین دکھائی دیتا ہی مین یہ دیکھ رہا ہون کہ تم میرے
روبرو خاک پر کھڑے ہو نہ کرسیان ہین نہ کچھ ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ تم خواب دیکھ رہے ہو
یہ تو بتاؤ کہ بیدار ہو یا سوتے ہو عالم خواب مین تو نہین مبتلا ہو ذرا ہوشیار ہو کر دیکھو تو سہی
یہ جو سُنا اب اسنے جو دیکھا تو نہ دریا کو پایا نہ اُس بنگلہ کو اپنے کو خاک پر کھڑا دیکھا اور سب
اسباب سحر زمین پر پڑا پایا سوائے خاک کے پانی کا نام نہ تھا سوائے خشکی کے تری کا ذکر
تک نہ تھا یہ واقعہ دیکھ کر یہ بہت حیران ہوا اسنے اپنے دل مین خیال کیا مگر یہ بڑا ساحر
زبردست ہی کہ میرے دریائے سحر کو مع بنگلہ وغیرہ کے برباد کر دیا اور مجکو خبر نہ ہوئی افسوس
بہت بڑا دھوکا کھایا اب ذرا اس سے سمجھ بوجھ کر بات چیت کرنا چاہیے کیونکہ اس نے
بہت بڑا چرکا دیا مین ایسا غافل ہوا کہ دریا برباد ہوا بنگلہ مٹا اور مجکو خبر نہ ہوئی مقام عجب
ہی یہ دل مین خیال کر کے اور شرمندہ ہو کر کہا کہ واقعی جیسا آپ فرماتے ہین ایسا ہی ہی
پہلے مین انکو ایسا زبردست و صاحب عمل نہ جانتا تھا مین نے سحر سے دریا بنایا تھا اور
بنگلہ تیار کیا تھا اُسمین آکر بیٹھا تھا اُس خیال سے کہ آپ سے ملاقات کرون اس بنگلہ
مین اور آپ کو اپنے سحر کا کرشمہ دکھاؤن تاکہ آپ کو میری جانب سے خیال پیدا ہو مگر
آپ نے اُسکو برباد کیا مین آپ برابر ہو گیا کوئی مقام شکایت نہ آپ کو ہی نہ مجکو بس
تشریف لائیے میرے ہمراہ بارگاہ مین چلیے جواب مین فرمایا کہ بارگاہ مین چلنے کی
کوئی ضرورت نہین ہی اگر تمھارا جی چاہے میرے بنگلہ مین چلے آؤ جبکہ ہم تم ایک ہوگئے

تو غیریت کس امر کی ہی جیسے تمھاری بارگاہ ویسے میری منڈھی بلکہ مجکو مقام فخر اور افتخار ہوگا
کہ تم ایسا ساحر میری ملاقات کو آیا اور میرے کلبہ تاریک کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے
منور فرمایا مین آپ کا نہایت احسان مند ہونگا اور آپ میرے نزدیک بارگاہ مین
جانا مناسب نہین ہی کیونکہ ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ دریاے سحر تیار کر کے بیٹھے تھے اور
اپنے حریف کو طلب کیا تھا اُسنے آکر اُس دریا کو مٹا دیا یہ اُسکا کچھ نہ کر سکے آخر کو عاجز ہو کر
اپنے ہمراہ بارگاہ مین لائے ہماری حقارت ہوگی آیندہ تم کو اختیار ہی اُسنے جواب دیا کہ
پھر کیا کرون واقعی یہ امر ہی کہ نہ تو سایہ ہی نہ کوئی شے بیٹھنے کو ہی پھر کیونکر باہم گفتگو ہوگی کیا
ہوگا فرمایا کہ مین نے تو کہا کہ تم میرے پاس اس گنبد کر پاس مین چلے آؤ یہان کرسیان
وغیرہ سب موجود ہین جتنے عرصہ تک چاہنا بیٹھنا کوئی مانع نہین ہوگا تمھارا گھر ہی بلکہ
میری عزت و آبرو کا سبب ہوگا تم ایسا ساحر زبردست میرا مہمان ہوا جبکہ باہم صلح
کا خیال ہی تو پھر غیریت کس امر کی ہی بعد طی ہونے گفتگو باہمی کے تم اپنے لشکر مین چلے
جانا مین اپنے لشکر کو چلا جاؤنگا یہ جو کہا قرناطیس نے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین تیرا بڑا
نام ہوگا جو تو انکے پاس اس گنبد مین جاکر انکو اسیر یا قتل کرے گا۔ و مرے جسطور سے
انھون نے تیرے دریا کو مٹا دیا اور اپنا کمال دکھایا ہی اسی طور سے تو بھی مٹا دے اور اپنا
کمال دکھا تا کہ معلوم ہو کہ ہان ساحر زبردست ہی ورنہ اسوقت تو کرکری ہو گئی ہی جبتک
تو اسکا جواب نہ دے گا اسوقت تک انکے دل پر تیرا سکہ نہ بیٹھے گا یقین کر لے کہ یہ
شبیر ہو گئے ہین اب جو تو کہے گا یہ انکار کرینگے پہلے اپنا اپنا سکہ بٹھا لے پھر انسے گفتگو
کرنا مجکو بھی لازم ہی کہ تو بھی اندر گنبد کے جاکر اپنا عمل دکھا اور اسکو مٹا جس طور سے
انھون نے وسط دریا مین آکر اور قریب بنگلہ پہونچکر مٹایا پہلے سے نہ مٹایا صرف اس خیال
سے کہ اگر یہ آگاہ ہوگا تو تدارک کرے گا اس سے بہتر یہ ہوگا دھوکا دو بس تم بھی ایسا ہی
کرو لہ اسکو دھوکا دو بس یہ سوچ کر اور اس امر کو دل مین تجویز کر کے اور خیال کر کے کہا
کہ یہ جو آپ نے فرمایا کہ بارگاہ مین جانا مناسب نہین ہی یہ امر ضرور ہی کہ مین ضرور ہر ایک
کی نظر مین حقیر ہونگا مگر اس خیال سے کہا کہ جبکہ کوئی مقام قیام کرنے کا نہ ہو تو کیا کیا

جائے مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ میرے بنگلہ مین چلے آؤ لہذا مین حاضر ہوتا ہون بجا ارشاد
ہوا کہ یہان آکر بیٹھو اور باہم گفتگو کرو خواجہ نے جواب دیا کہ آؤ شوق سے مین کب منع کرتا
ہون بلکہ مین نے تم سے خود اس امر کو کہا ہی یہ سُنکے قرناطیس جادو اپنا اسباب سحر اُسی
مقام پر چھوڑ کر اور اسم سحر پڑھکر طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے اُدھو منڈھی سے کہا کہ اے
منڈھی حضرت دانیال کی کہ جب یہ ساحر آئے تیرے اندر تو معجزہ سے اسکو لٹکا لینا
اب یہ جانے نہ پائے راوی بیان کرتا ہی کہ قرناطیس جب قریب پہونچا ایک مرتبہ
پھر اسم پڑھکر اور دستک دے کر اپنی گمان مین سحر کر کے اور جست کر کے چلا اندر منڈھی کے
خواجہ اُسی طور سے کرسی پر بیٹھے رہے اپنے مقام سے حرکت نہ کی وہ دونون ہمو دج
بالا سے ہوا قائم ہین جیسے ہی یہ جست کر کے چلا اسکو یہ گمان تھا کہ جسطور سے انھون نے
میرا دریا مٹایا مین بھی انکے گنبد کو مٹا دون یہ اُسی خیال مین سحر کر کے اندر آیا کہ جب مین
اندر جاؤنگا فوراً آگ لگ جائیگی یہ گنبد جل جائے لگا یہ جیسے ہی جست کر کے چلا اور اندر
پہونچا پہونچنا تھا کہ جیسے کسی نے اٹھا کر لٹکا دیا کہ سر تو نیچے اور ٹانگین اوپر مثل طائر
کے پھڑکنے لگا کہ جسطور سے جانور جال مین پھڑکنے لگتا ہی اب جو سحر یاد کرتا ہی تو یاد نہین
آتا اپنے آپ سے بلا مین مبتلا ہوا کیا کیا جائے مجبور ہو گیا جو خداوند کریم کو منظور ہوتا ہی
وہ ہوتا ہی لاکھ انسان کوشش کرے یہ اس نابکار نے مُخل مغرور و تکبر سے ثمر پایا یہ کبر و
نخوت کا ثمرہ ملا کبھی غرور نہ کرے بہت اپنے سحر پر بھولا ہوا تھا یہ خرنا معقول و سگ
بے دم بہت پھولا ہوا تھا ویسی ہی سزا پائی کہ اُلٹا لٹکایا گیا یہ اپنے دل مین بہت
پشیمان ہوا کہ تو نے انکے کہنے پر عمل کیون کیا اور سحر سے کیون نہ دریافت کر لیا بالکل
حماقت کی جبکہ تو دیکھ چکا تھا کہ انھون نے تیرے دریاے سحر کو مٹا دیا پھر تو نے بدون
سمجھے بوجھے انکے کہنے پر عمل کیا اور چلا آیا جیسا کیا ویسی سزا پائی اے قرناطیس یہ کیا
بات ہی کہ تجکو سحر کیون نہین یاد آتا ہی اسکا کیا سبب ہی اُدھر جب خواجہ نے دیکھا
کہ وہ لٹک گیا وہ جو پس پشت ساحر کھڑے ہوئے تھے اُنسے کہا کہ اسکو پکڑ کر میرے
سامنے لاؤ تا کہ مین اس سے کچھ تقریر کرون وہ دونون اسکے قریب آئے آپ نے کہا

کہ اسی مندھی اسکو چھوڑ دے اُن دونون ساحرون نے اُسکی مشکیں باندھین اور سامنے لائے اور کھڑا کیا مگر ہاتھ پاؤن دونون بندھے ہوئے تھے خواجہ نے فرمایا کہ کیون قرناطیس تو اسوقت اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی تو تو بہت اپنے سحر پر مغرور تھا اور تکبر کرتا تھا اور تجکو یہ گمان تھا کہ مین سحر کرکے سب کو قتل کرونگا کیسا تو نے غضب آلودہ نامہ تحریر کیا تھا مگر مین نے اسطور سے تیرے آتش غصہ کو فرو کیا اور کیونکر اسیر کرلیا تو نے تو بہت بڑی فکر کی تھی کہ دریا سے سحر تیار کرکے بیٹھا تھا اور مجکو طلب کیا تھا دیکھ میرے خدا نے کیونکر اُس دریا کو مٹا دیا اور تجکو میرے قبضہ مین کردیا لے اب اُس سحر کو یاد کر اور سحر کرکے نکل جا تو مین جانون کیونکر خداوند کریم نے ان سب خدا پرستون کو تیرے شر سے محفوظ رکھا اور بچایا قرناطیس نے جواب دیا کہ واقعی مین نے بہت بڑا دھوکا کھایا اور اصل امر یہ ہی کہ یہان آکر مین سحر بھی بھول گیا میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی خواجہ نے فرمایا کہ یہ بھی سب تھوڑی دیر مین تجکو معلوم ہوجائے گا یہ بتا کہ تو اب اپنے کو کس حالت مین پاتا ہی اور تیری کیا حالت ہی مین تیرا فقرہ اور فریب پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تو نے یہ تدبیر کی تھی کہ مین تیرے پاس اس ہونگلہ سحر مین آتا تو سحر کرتا آپ تو بچ جاتا مین مبتلاے بلا ہوتا میرے پھنسانے کی تدبیر کی تھی مین نے پہلے ہی سے اُس کا بندوبست کرلیا اور تیرے سحر کو اپنی تدبیر سے برطرف کیا اور تجکو دھوکا دے کر اسیر کرلیا میرے فریب و دھوکے مین بڑے بڑے ساحر آئے ہین ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ مین نے ہر مرتبہ دھوکا دیا اور وہ بچ کر نکل گئے مگر پھر جب مین نے تدبیر کی پھر اُنھون نے فریب کھایا آخر اُسکا انجام یہ ہوا کہ وہ میرے ہاتھ سے مارے گئے اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کرو اور اپنے شاگردون کی اور دیگر لوگون کی خون کا عیوض مجھ سے اور میرے اہل لشکر سے اور بادشاہ اسلام و کل لشکر اسلام سے لو اور اب وہ تدبیر کرو کہ جو کہ تم نے تحریر کیا تھا کہ از پردۂ دنیا تا بہ پردۂ قاف اسلام کا نام نہ باقی رکھونگا سب خدا پرستون کو قتل کرونگا بالکل اہل اسلام سے دنیا کو صاف کردونگا مین بادشاہ اسلام سے تمھارے قتل یا اسیر کرنے کا ٹھیکہ لے چکا تھا بھلا کیونکر نہ یہ کام کرتا

دوسرے تم نے مجکو خود وہ نامہ تحریر کیا تھا اگر دوسرے کو تحریر کرتے وہ کبھی اسطور کا جواب نہ
تحریر کرتا سوائے زبان شمشیر کے دوسرے طریقہ سے جواب نہ دیتا مگر مین نے پہلے ہی
خیال کر لیا کہ یہ یون نہ چوٹ کھائینگے سوائے تدبیر کے ویسا ہی کیا ہر مقام پر غصہ و تیزی
کام نہین دیتی ہی ہر امر کی تدبیر ہی اور طریقے ہین جہان جیسا موقع دیکھے ویسا کرے
جیسا کہ شاعر کہتا ہی شعر نہ ہر جاے مرکب توان تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن + موقع
جنگ کا دیکھے وہان جنگ سے کام لے جہان آشتی سے کام نکلے آشتی سے کام لے
فوراً غصہ نہ کرے تم نے غصہ کیا تمھارا کام خراب ہوا مین نے طبیعت کو سنبھالا اور رو کا
مین تم پر غالب آیا تم غصہ مین مغلوب ہوگئے قرناطیس نے قصد کیا تھا کہ کچھ جواب دے
کہ خواجہ نے اُن دونون ساحرونسے کہا کہ اسکی زبان مین سوزن دے دو تاکہ یہ سخن نہ کر سکے
اُن دونون نے زبردستی اُسکی زبان پر تسکلا چڑھا دیا اور باندھ کر بموجب حکم تخت پر ڈالدیا
راوی بیان کرتا ہی کہ جب قرناطیس اسطور سے اسیر ہوگیا اخلاق بارگاہ مین بیٹھا ہوا
مع سرداروں کے دیکھ رہا تھا یہ واقعہ جو دیکھا بڑا صدمہ ہوا ایک ہاے کا نعرہ مارا اور
اُٹھ کھڑا ہوا کہ مین جا کر رہا کر لون سردارون نے عرض کیا کہ کیا قصد ہی کہا کہ مین جاتا ہون
اپنی جان دونگا اور رہا کرونگا وہ سب بھی اُٹھے بارگاہ سے باہر آئے آتے ہی اس نے
حکم دیا کہ لشکر طیار رہو اُسیوقت کمربندی فوراً ہونے لگی اخلاق مرکب پر سوار ہو کر
مع سرداروں کے ایک مرتبہ طرف منڈھی کے چلا یہ کہتا ہوا کہ لینا لینا جانے نہ دینا یہ مفسد
بچ کر نہ جانے مار لینا اُدھر خواجہ بلا خوف و خطر اُس منڈھی مین بیٹھے ہوئے ہین قرناطیس
سے گفتگو کر رہے ہین بادشاہ اسلام و سرداران اسلام نے جو یہ واقعہ دیکھا کہ اس بادشاہ
نے جو گنبد مین بیٹھکر گیا تھا قرناطیس کو مثل طائر پرندے کے جسطور سے وہ جال مین پھنسکر
مر جاتا ہی اسیر کر لیا سب بہت خوش ہوئے اور سب نے تعریف کی بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی بڑا کام کیا اپنا مطلب نکالا ہی وہ جو کہا ہی کہ سپاہی کے چھتیس فن
ہین انکمین کا یہ بھی ایک فن تھا سب خوش ہونے لگے اس امر کی خوشی زیادہ ہوئی
کہ اس حرامزادے سے جان بچی ورنہ بڑی خرابی ہوتی کیونکہ وہ ساحر تھا اور رہم

غیر ساحر ہم اُس سے کیونکر مقابلہ کر سکتے ہین گو بیس لاکھ روپیہ صرف ہوا مگر بہت بڑی زحمت
سے جان بچی نہ مقابلہ کرنا پڑا نہ لڑنا پڑا نہ کوئی ہمارے لشکر کا قتل ہوا نہ ہم کو اور کسی قسم کی
زحمت گوارا کرنا پڑی اور کام ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر ساحر نہ ہوتا تو کبھی مین ٹھیکہ
نہ دیتا بہ سبب ساحر ہونے کے مین نے ٹھیکہ دیا غیر ساحر ہوتا ہم خود مقابلہ کرتے سب نے
عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا پھر ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ہم دوسرون کا احسان لیتے بہ سبب ساحر
ہونے کے یہ امر ہم نے گوارا کیا یہ فرما کر فرمایا کہ لو اور دیکھو کہ اخلاق مع سردارون کے یلغار
کرکے چلا ہی گنبد پر کہ قتل کرون صاحب گنبد کو ہم کو بھی لازم ہی کہ مدد کرین سردارون نے
عرض کیا کہ بسم اللہ مگر ہمارے نزدیک کوئی ضرورت نہین ہی وہ ایسے نہین ہین کہ کوئی
اونکو یون اسیر کرلے یا قتل کرے جب اُنھون نے قرناطیس کو اسیر کرلیا ہی تو اخلاق نے
کیا بلا ہی لشکر نقابدار و نقابداران نے جو یہ واقعہ دیکھا فوراً نقابدار بھی مع سردارون کے
بیرون بارگاہ آیا اور مرکب پر سوار ہوکر طرف لشکر کفار کے چلا برائے کمک کہ مین چلکر
اخلاق سے مقابلہ کرون اور زیر کرون یہ تو ادھر سے چلا اُدھر اخلاق جیسے قریب
اُس منڈھی کے پہونچا اور صاحب منڈھی نے دیکھا کہ میری طرف اخلاق مع سردارون
کے بہ قصد فساد آتا ہی منڈھی سے کہا کہ مجکو بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے
پہونچا دے پس منڈھی فوراً بلند ہوئی اخلاق اُسوقت آکر پہونچا کہ جب منڈھی بلند
ہو چکی تھی یہ ہاتھ مل کر اور افسوس کرکے رہ گیا صاحب منڈھی نے پکار کر کہا کہ تو تو
بڑے زور مین آیا تھا کہ مجکو اسیر کرلیتا مگر کیا کرے کہ بس نہ چلا جا واپس جا ورنہ یاد
رکھ کہ مثل قرناطیس کے تجکو بھی اسیر کرلونگا دیکھ مین تجھ سے کہے جاتا ہون کہ
بادشاہ اسلام کی اطاعت کر اور دین اسلام اختیار کر عجائب پرستی ترک کر ورنہ یاد
رکھ کہ تجکو مثل سگ و خوک کے قتل کرونگا تیرے حال پر ماہیان دریا و مرغان
ہوا رحم کھائینگے اور مجکو ترس نہ آئےگا اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرےگا تو بڑی خرابی
مین مبتلا ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی اب تیرا بچنا محال ہی اخلاق یہ تقریر سنکے خاموش
ہوکر رہ گیا کیا کرتا کیونکہ وہ تو بلند ہو گئے تھے سردارون سے کہا کہ واپس چلو جس امر

کے لیے یہان تک آئے تھے وہ نہ ہوا وہ ہاتھ سے نکل گئے بیکار ہوا آنا افسوس ہو کہ
کس بیکسی اور بے بسی سے ملک قرناطیس اسیر ہوئے ہین اب اُنکا رہا ہونا محال ہو
کوئی حسرت نہ نکلی مقابلہ تک کی نوبت نہ آئی اہل اسلام کو انکے ہاتھ سے کچھ ضرر تک
نہ پہونچا مقابلہ بھی نہ ہوا اور اسیر ہوگئے نقابدار نے تو آکر خدا پرستون کو بہت پریشان
کیا تھا مدت تک خدا پرستونمین بڑی پریشانی رہی ایک دوسرے کے لیے رویا کیا
ایک تلاطم رہا انکے آنے سے تو یہ بھی نہ ہوا بلا مقابلہ یہ تو اسیر ہوگئے اخلاق یہ کہتا
ہوا مع سردارون کے بارگاہ مین آیا اور اُسیوقت ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ
کہ وہان کیا گذرتی ہو قرناطیس پر ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً روانہ ہوئے طرف لشکر نقابدار
کے اخلاق یہان بارگاہ مین مغموم و محزون بیٹھا ہوا ہو اور سب سردار حاضر ہین اس
خیال سے کہ دیکھیے ہرکارے کیا خبر لاتے ہین اُدھر نقابدار نے جب یہ دیکھا کہ وہ گنبد
بلند ہوگیا جب اخلاق قریب اُسکے آیا اور اخلاق واپس گیا اپنے لشکر کو نقابدار بھی
واپس آیا اپنی بارگاہ مین اپنے مقام پر بیٹھکر انتظار کرنے لگا بادشاہ اسلام نے جو یہ
واقعہ ملاحظہ کیا سردارون سے فرمایا کہ واقعی کیا حرکت کی ہو اور کیا چالاکی سوائے
اس تدبیر کے کوئی دوسری تدبیر نہ تھی سردارون نے عرض کیا کہ ہم نے حضور مین عرض
کیا تھا کہ اخلاق انکا کیا بنا سکتا جیسا آیا ویسا ہی شرمندہ ہوکر واپس جائے گا مگر حضور
یہ سب حرکتین اور چالاکیان اور تیزیان ہم کو تو خواجہ سلامت کی معلوم ہوتی ہین یہی
ہمارا دل گواہی دیتا ہو کہ ہون نہ ہون یہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ہون یہ روپیہ کا لینا
اور یہ گنبد قائم کرکے جانا سوائے اُنکے اور کسی کو ایسی عقل نہین ہو اور یہ سراسر عیاری
کے فن مین ہو نہ ہو یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہو کہ جسکی برکت سے دریا بھی مٹ
گیا اور ساحر کو بھی اسیر کرلیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا خیال تو درست ہو مگر وہ تو ہمراہ
صاحبقران کے گئے ہین وہ یہان کہان اور اُنکے پاس لشکر کہان یا شائد وہی
ہون مجکو بھی تمھارے کہنے سے شک گذرتا ہو خدا ایسا ہی کرے کہ وہی ہون تا کہ
اُنسے کچھ حال صاحبقران کا معلوم ہو مگر ایک بات سے یقین نہین ہوتا ہو کہ یہ کیا

ضرورت تھی کہ وہ پوشیدہ ہو کر لڑتے اگر کفار سے اپنے کو پوشیدہ کرتے تو ہم پر تو ظاہر کر دیتے
یا جب نقابدار کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی تھی تو تو اپنے کو ظاہر کرتے اسقدر اخفا رہنے
کی کیا ضرورت تھی سرداروں نے عرض کیا کہ یہ تو آپ کو معلوم ہی کہ وہ اول نمبر کے طمعی
ہین اگر ایسا نہ کرتے تو اسقدر روپیہ کیونکر ہاتھ آتا بادشاہ نے فرمایا کہ بجا کہتے ہو یہی
تقریر ہو رہی تھی کہ بادشاہ و کل سرداروں نے دیکھا کہ وہ گنبد اُڑتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا
ہی بادشاہ نے سرداروں سے فرمایا کہ وہ اسی طرف کو تشریف لاتے ہین لو اسیوقت
یہ سب شکوک برطرف ہو جائینگے وہان نقابدار انتظار کر رہا ہی یہ جو بادشاہ نے فرمایا
سب اُسی طرف متوجہ ہو گئے اور دیکھنے لگے کہ وہ گنبد آکر صحن بارگاہ مین قائم ہوا اب
جو بادشاہ و سب سرداروں نے بغور دیکھا تو منڈھی کو بر پا پایا اور اُسمین شہنشاہ
یک رنگ کو کرسی پر جلوہ گر اور دو ملازموں کو پس پشت کھڑا دیکھا اور قرناطیس کو
اسیر تخت پر پڑا ہوا پایا سرداروں نے عرض کیا بادشاہ کی خدمت مین کہ ملاحظہ ہو
یہ منڈھی حضرت دانیال کی ہی یا نہین اب تو ہمارا وہ شک بالکل برطرف ہو گیا اتبو
بادشاہ کو بھی یقین کا درجہ پہونچا مگر فرمایا کہ ممکن ہی کہ یہ گنبد اُسی کے مثل اور اُسی طرح
کا ہو جسکی منڈھی ہی خیر معلوم ہو جائے گا یہانتک کہ وہ گنبد زمین پر یعنے صحن بارگاہ
مین آکر قائم ہوا اب تو سب نے پہچان لیا کہ یہ منڈھی ہی بادشاہ نے بھی شناخت کر لیا
ہر ایک کو اب تو یقین ہو گیا کہ یہ خواجہ عمرو عیار ہین وہ گنبد زمین پر آیا خواجہ
سلامت اُس کرسی پر سے اُٹھے اور باہر آئے طرف ایوان کے چلے اُنکو جو بادشاہ
نے آتے ہوئے دیکھا سرداروں سے فرمایا کہ جاؤ استقبال کر کے لاؤ کہ سرداران معزز
بہ موجب ارشاد بادشاہ اپنے مقام پر سے اُٹھ کر براے استقبال چلے اور صحن مین
آکر ملاقات کی پہلے صاحب سلامت ہوئی اُسکے بعد مزاج پرسی ہوئی اپنے ہمراہ
لے کر ایوان مین آئے راہ مین عرض کیا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے استقبال
کے لیے حکم فرمایا تھا یہان بادشاہ نے ایک کرسی مرصع کار اپنے تخت کے
روبرو قبل سے بچھوا رکھی تھی جب سردار اُنکو لے کر آئے پہلے اُس شاہ نقلی نے

بادشاہ کو سلام کیا بعد اُسکے اور سب اہل دربار سے صاحب سلامت ہوئی قواعد شاہی
کو ادا کیا بادشاہ نے بعد مزاج پُرسی کے فرمایا کہ تشریف رکھیے وہ سلام کرکے اُس کرسی پر
بیٹھ گئے گو بادشاہ نے فرمایا کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے جواب دیا کہ آپ بادشاہ
ہفت کشور کے خاندان سے ہین دوسرے اور بہت سے بادشاہ مثل میرے آپ کے
غلامی مین موجود ہین میری یہ لیاقت نہین ہی کہ مین آپ کے برابر بیٹھون یہی سوے
ادبی کیا کم ہی کہ سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا میرا یہ مرتبہ تھا کہ پائین طرف جہان سب کے کفش
رکھے ہوے ہین مین بیٹھون یا صف غلامان مین دست بستہ کھڑا ہون تو زیبا ہی یہ صرف
آپ کی عزت افزائی اور قدردانی ہی کہ مجکو کرسی مرحمت فرمائی ورنہ مین ایک ادنی آپ کا
خادم ہون جو کہ ذی قدر اور ذی لیاقت ہوتے ہین وہ اسی طور سے قدر فرماتے ہین بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ بزرگ ہین بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین عزت نہ کرون دوسرے مرد مسلم
ہین تیسرے ہمارے محسن ہین ہم آپ کے بار احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین یہان
اگر کافر ہوتا تو اُسکے لیے یہ سب امر زیبا تھے مگر ہم اُسکے ساتھ بھی ایسے امر نہین برتتے
ہین نہ کہ صاحب اسلام کے ہمراہ یہ جو بادشاہ نے فرمایا جواب دیا کہ یہ صرف آپ لوگون کا
خلق ہی اسی سبب سے تو سب آپ کے تابع فرمان ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ ارشاد
ہو کہ اسوقت کہان تشریف لانے کا اتفاق ہوا کس ضرورت سے تکلیف فرمائی گو یہ
آپ کا کفش خانہ ہی مگر پھر بھی کوئی ضرورت سے ضرور تشریف لانا ہوا ہوگا اور آپ نے
تو ہم کو بہت شرمندہ اور اپنا ممنون فرمایا تشریف لاکر ہم آپ کی کچھ خاطر بھی نہ کر سکے
آپ اگر قدم رنجہ فرمایا ہی تو پہلے دعوت میری قبول فرمائیے اُسکے بعد اور تقریر شروع
فرمائیے جواب دیا کہ مین ایک ضرورت سے آیا ہون ہان جب آپ مجکو دعوت
کی غرض سے طلب فرمائینگے اُسوقت ضرور حاضر ہونگا اور آپ کے ارشاد کو قبول
کرونگا اسوقت تو مین اپنے مطلب سے آیا ہون یہ کہکر کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ
چوبدار میرے لشکر مین آئے اور نقابدار و میرے سرداروں سے یہ کہہ آئے بلکہ اس
امر سے اُنکو آگاہ کرے کہ مین یہان موجود ہون اور میری طرف سے کہے کہ آپکے

بادشاہ نے آپ سب صاحبون کو طلب کیا ہی وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام
کے موجود ہین ایک ضرورت ہی بس جب وہ سب یہان آجائینگے اُسوقت مین اپنے
آنے کی وجہ بیان کرونگا بادشاہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ جو آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو
بجالاؤ بس اُنھون نے یعنے شاہ یک رنگ نے ایک رقعہ اسی مضمون کا جو کہ زبانی
کہا تھا بنام نقابدار تحریر کیا اور چوبدار کو دیا کہ نقابدار کو دے دینا چوبدار وہ رقعہ لیکر
بیرون بارگاہ آیا اور لشکر کو طی کرکے اُس بارگاہ مین پہونچا او ربارگاہ مین آیا نقابدار کو
خبر کرائی وہان نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ چوبدار پہونچا
رقعہ دیا نقابدار نے رقعہ پڑھکر اور مضمون سے آگاہ ہوکر سردارون سے کہا کہ چلو تم سبکو
آقا نے طلب کیا ہی وہ بارگاہ سلیمانی مین پاس بادشاہ اسلام کے موجود ہین سب نے
عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے یہ سُنکے نقابدار اُٹھ کھڑا ہوا سب سردار اُٹھے
بیرون بارگاہ آئے مرکب پر سوار ہوکر اُس چوبدار کے ہمراہ چلے سب سردار ہمراہ تھے
اہل لشکر سے کہا کہ اطمینان رکھنا ہم کو ہمارے آقا نے لشکر اسلام مین طلب کیا ہی
وہ وہان موجود ہین ہم اُنکے حسب الطلب اُنکے پاس جاتے ہین سب نے کہا کہ بسم اللہ
جایئے بس ہمراہ چوبدار داخل لشکر اسلام ہوئے وہان ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ
نقابدار ہمراہ چوبدار مع سردارون کے تشریف لاتے ہین یہ سُنکے بادشاہ اسلام نے
سردارون سے فرمایا کہ نقابدار کے استقبال کو جاؤ چند سردار بموجب حکم شاہ استقبال
کو بارگاہ سے باہر آئے درمیان لشکر مین آکر نقابدار سے ملے باہم صاحب سلامت
ومزاج پرسی ہوئی اُسکے بعد اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ مین آئے سب نے مع نقابدار کے
بادشاہ کو سلام کیا اور اہل دربار سے برابر کی صاحب سلامت کی بادشاہ نے سب کو
کرسیان علی قدر مرتبہ مرحمت فرمائین جب سب بیٹھ چکے اُسوقت ساقی کو حکم دیا
کہ اُسنے سب کو بادہ ناب ارغوانی سے سیراب کیا جب تک نقابدار نہ آئے تھے
اُسوقت تک کسی قسم کی گفتگو نہ ہوئی تھی سب خاموش بیٹھے رہے تھے نہ بادشاہ
نے کچھ فرمایا نہ شاہ یک رنگ نے جب نقابدار آکر بیٹھ چکے اُسوقت آپ نے فرمایا

کہ قرناطیس کو لاؤ وہ جو ساحر گنبد مین تھے وہ قرناطیس کو لیکر حاضر ہوے گئے راوی بیان
کرتا ہی کہ وہ ہودج اسی طور سے ہوا پر قائم تھے جب وہ لوگ قرناطیس کو لیکر حاضر
ہو چکے اُسوقت آپ نے اُنسے کہا کہ ان لوگون سے بھی کہدو کہ وہ بھی باہر ہودج کے
آئین اب کوئی ضرورت ہودج مین رہنے کی نہین ہی اُنھون نے جاکر قریب ہودج کہا
بس بلکہ غزالہ و آہو چشم بصورت مبدل بیرون ہودج آئے یہ چارون ساحر بھی جب
بارگاہ مین آئے اور کرسیون پر بیٹھ چکے مگر ہودج اُسی طور سے ہوا پر قائم ہین اُسوقت
شاہ یک رنگ نے بادشاہ اسلام کیطرف دیکھ کر کہا کہ مین اس ضرورت سے اسوقت
حاضر ہوا ہون کہ مین نے بموجب اپنے اقرار کے آپ کے حریف کو اسیر کر لیا کیونکہ میرے
آپ کے اقرار ہو چکا تھا کہ یا تو اسیر کر لون یا قتل کرون یا باہم صلح کرا دون تو اُس روپیہ کے
لینے کا مستحق ہون بس مین نے اسیر کر لیا ہی اور یہ آپ کا حریف موجود ہی لہذا اب وہ
روپیہ میرا ہو گیا خواہ آپ اسکو قتل کرین خواہ رہا اب مین بری ہو گیا مین نے اسیر
کر کے آپ کے سپرد کر دیا دوسرے یہ کہ اب مین آپ سے رخصت ہونے کو آیا ہون
کیونکہ مین آپ کا کام کر چکا رہا اخلاق اُسکا قتل کرنا کوئی آپ کے نزدیک دشوار
نہین ہی نہ وہ ساحر ہین وہ آپ سے کیا مقابلہ کر سکتے ہین ایک حملہ مین سر پہ
پاؤن رکھ کر بھاگ جائینگے آپ اُنکو گھیر کر مار لین گے اب میری کوئی ضرورت نہین
ہی مین جاکر اور کہین اپنا کام دیکھون اپنے مصارف کا بندوبست کرون کیونکہ اسقدر
لوگ میرے ہمراہ ہین اُنکے صرف کے لیے روپیہ کی اکثر ضرورت رہتی ہی بس قرناطیس
حاضر ہی مجکو اجازت دیجیے کہ مین اب مع لشکر کے جاؤن یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے
فرمایا کہ واقعی یہ امر ہی کہ ہم آپ کے احسان سے سر نہین اُٹھا سکتے ہین آپ ضرور بعد
خدا کے ہم سب کے جان بخش ہین اور ہم آپ سے بہت خوش ہین اُس روپیہ کی
کیا اصل ہی اگر آپ اور کچھ طلب کرین تو ہم حاضر کرین جو کچھ ہم کو میسر ہی اور یہ جو
آپ نے فرمایا کہ قرناطیس موجود ہی یہ آپ کا حریف ہی بس مین اسکو کیا کرون
آپ کو اختیار ہی خواہ قتل فرمایئے خواہ رہا جسطور سے آپ نے اسیر کیا ہی اسیطور سے

آپ کو ہر فعل کا اسکے اختیار اور اجازت جو طلب فرماتے ہین کہ اب مجکو رخصت دیجیے
تو مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ آپ تشریف لے جائین مگر
مجبور بھی ہون مین تو یہ عرض کرتا ہون کہ آپ تشریف رکھین جو آپ کے لشکر کا اور آپ کے
سردارون کا اور آپ کا مصارف و نقا بدار کا ہوگا مین ہمیشہ دونگا ہر ایک کا مہینہ مقرر
کردونگا خزانہ سے برابر آپ کی خدمت مین پہونچا کرے گا کبھی ناغہ نہ ہوگا دوسرے
یہ امر ہی کہ ابھی مین نے آپ کی دعوت نہین کی ہی پہلے مین دعوت کرلون اُسکے بعد
رخصت کا سوال کیجیے گا اور آپ کا خود قول تھا اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ بعد
انفراغ جنگ و پیکار مین تمھاری دعوت قبول کرونگا جبکہ مین نے سردارون کے رہا
ہونے اور اپنا اُس بلا سے نجات پانے کا جشن کیا تھا لہذا موافق وعدہ کے میرے
عرض کو قبول فرمایئے اور شریک جلسہ ہوجیے کیونکہ مین اس خوشی کا جشن ضرور کرونگا
اور آپ کو شریک جشن ہونا پڑے گا بدون شراکت جانا بھی نہ ہوگا مین اجازت بھی
نہ دونگا بر آپ کو معلوم ہی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت گو آپ میرے مہمان
نہین ہین نہ میرے طلب کیے ہوئے آئے ہین نہ مین نے آپ کو مہمان کیا ہی مگر پھر بھی
میرے لشکر کی کمک تو کی میری امداد تو فرمائی اب تو بدرجہا میرے اوپر واجب ہوا کہ
مین آپ کی دعوت کرون کہ بدون ملاقات اور شناسائی کے آپ نے صرف خدا پرست
جان کر ہم پر احسان کیا اور ہم کو اپنا بندۂ احسان کرلیا اب یہ ہماری ہمت گوارا نہین
کرتی ہی کہ ہم اُس شخص کی دعوت و خاطر بھی نہ کرین کہ جو کہ ہم سے بالکل واقف نہ ہو
اور اُسپر ہمارے ساتھ سلوک کرے اور ہم اُسکو بدون اجازت کے جانے دین
جسکے سبب سے ہم کو یہ دن نصیب ہوا ہو اُسی کو شریک خوشی نہ کرین جواب دیا
کہ یہ سب آپ کی قدردانی اور عنایت ہی یہ کیا کم ہی کہ آپ نے ہم کو روپیہ دیا ہم نے
اگر کام کیا تو کوئی مفت نہین کیا جب اپنا مصارف حسب دلخواہ لے لیا تب
کام کیا احسان کس امر کا اگر ہان ہم روپیہ نہ لیتے اُسوقت مین احسان ہوتا اور یہ جو
ارشاد ہوا کہ آپ ہمیشہ یہان قیام کرین جو صرف ہوگا وہ برابر خزانہ سے مرحمت ہوگا

یہ بجا ارشاد ہی میری کیا حقیقت ہی اگر لاکھون کا لشکر ہو تو بھی آپکو بار نہ ہوگا مگر میری یہ حالت ہی کہ جہان ایک مقام پر دس پندرہ دن قیام کیا اب دل گھبرانے لگا بس مین تو کسی مقام پر ٹھہر نہین سکتا ہون مجکو جنگلون کا پھرنا پسند ہی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ جہان قیام کرونگا وہان آپ ہی کا کھاؤنگا کیونکہ آپ نے مجکو بہت کچھ مرحمت کیا ہی اسقدر کسی مقام پر نہین ملا بابت دعوت کے جو ارشاد ہوا مجکو کوئی عذر نہین ہی اور نہ تھا مگر سبب یہ ہی کہ اب یہان دل نہین لگتا ہی طبیعت بہت پریشان ہی بس میرا رخصت ہونا میرے حق مین بہتر ہی اور جسدن سے یہان آیا ہون کسکا کھاتا ہون مین اور میرا کل لشکر آپکا نمک پروردہ ہی اُس دن سے آپ نے میری دعوت کی ہی جسدن سے یہان مین نے قدم رکھا ہی اگر ایسی ہی خوشی ہی تو مجکو نقد روپیہ مرحمت فرما دیجیے مین اُسکا کھانا پکوا کر جہان قیام کرونگا کھالونگا مگر اب ٹھہر نہین سکتا ہون اگر ٹھہرونگا تو مجکو خوف ہی کہ مین دیوانہ ہو جاؤنگا بس مجکو رخصت فرمایئے اور قرناطیس کو مین آپ کے روبرو ہوشیار کرکے نصیحت کرتا ہون اگر اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ اُنہی مقام پر قتل کرونگا یہ امر ضرور ہی کہ مین نے یہ کام ضرور لائق انعام کیا تھا مجکو آپ سے بہت کچھ امید تھی یہ تقریر سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ جبکہ آپ یہ فرماتے ہین تو مین بھی مجبور ہون زیادہ آپ سے کہہ نہین سکتا ہون کیونکہ مین آپ کا دشمن نہین ہون خیر اب جب کہین ملاقات ہوگی تو اسکا معاوضہ ہو جائے گا مجھسے جو کچھ ہو سکتا ہی حاضر کرتا ہون برائے پان یہ کہکر حکم دیا کہ دس ہزار روپیہ آپ کی دعوت کے لیے اور تیس ہزار روپیہ ہمارے خزانہ سے آپکے لیے لاؤ کہ آپ اسکی شیرینی منگا کر اپنے اہل لشکر کو تقسیم کر دین اور چالیس ہزار روپیہ آپ کی خدمت مین حاضر کرو کہ آپ خود اسکے شیرینی نوش فرمائین اور کہا کہ یہ کچھ بھی نہین ہی معاف فرمایئے گا مین آج کل متردد و متفکر بہت ہون کیونکہ ہمارے افسر اعلیٰ اور مالک جو ہین وہ تشریف نہین رکھتے ہین آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ برائے فتح طلسم تشریف لے گئے ہین اُنکی کچھ خبر نہین معلوم ہوئی ہی اس سبب سے ہم سب کو فکر ہی اگر وہ تشریف رکھتے ہوتے تو آپ کی بہت خاطر فرماتے۔ اور بہت خوش ہوتے اور آپ بھی اُنکی ملاقات سے حد درجہ مسرور ہوتے

یہ سنکے جواب دیا کہ پھر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی جو کچھ میرے پاس ہی وہ سب آپ ہی کا ہی
آپکا مرحمت کیا ہوا ہی مجکو لینے مین کوئی انکار نہین ہی اگر آپ ایک پیسہ مرحمت فرماینگے
تو مین اُسکو لاکھون خیال کرونگا کیونکہ یہ کوئی محنت و مشقت کا نہین ہی صرف آپ اپنے
خوشی سے مرحمت فرماتے ہین جو مین جھگڑہ کرون جو دیجیے گا مین سر پر رکھونگا آنکھو نسے
لگاؤنگا اور اپنا افتخار خیال کرونگا بسم اللہ مرحمت فرمایئے ادھر بادشاہ حکم دے چکے تھے
ملازمون نے سب روپیہ لاکر سامنے موجود کیا اسّی ہزار روپیہ تھا سب انبار کر دیا
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ حاضر ہی اسکو قبول فرمایئے حکم فرمایئے کہ اُٹھائے جائین کہا کہ آپ
اطمینان رکھیے جب مین رخصت ہوکر جانے لگونگا لیتا جاؤنگا یہ کہکر اِدھر اُدھر دیکھا
چند دنگلون پر غاشیے پڑے ہوئے ہین اور ایک کرسی پر جو کہ عیارون کی صف مین بچھی
ہوئی یہ دیکھکر خود تو سمجھ گئے ہین از راہ نادانستگی دریافت کیا کہ یہ دنگل اور کرسی جو خالی
ہی کیا اسکے مالک کسی مہم پر گئے ہین یا ہمراہ صاحبقران ہین کہ اس سبب سے غاشیے
پڑے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ دنگل جنکے ہین اسکے مالک یہان موجود نہین ہین سب
گئے ہوئے ہین یہ دونون دنگل حمزہ صاحبقران کے فرزندون کے ہین کہ وہ لشکر سے
بدون اطلاع کے چلے گئے ہین جن مین ایک تو پاس بادشاہ طلسم کے قید ہین اور
ایک اور کسی طرف گئے تھے بہ قصد ملک گیری وہ کوئی شہر بخطاقیہ ہی وہان قید ہو گئے
تھے جو سردار ساحر اس طلسم کے ہمارے شریک ہوئے تھے وہ اُنکے رہا کرنے کو
اُنکے قید ہونے کی خبر لیے گئے ہین اور یہ کرسی جو آپ ملاحظہ فرماتے ہین یہ کرسی اس شخص
کی ہی کہ جو کہ ہم سب کا محسن اور جان بخش ہی اُسی شخص نے ہم سب کو ہر جگہ ساحرون
کے ہاتھ سے بچایا ہی اگر وہ یہان موجود ہوتا تو اُس نقابدار کی کیا اصل ہی جو ہم کو پریشان
کرتا وہ کسی نہ کسی تدبیر سے ضرور اُسکو قتل کرتا اور اس قرناطیس کی کیا حقیقت تھی
کہ یہ ہم کو عاجز کرتا وہ ایک دم مین اسیر کر لیتے یا قتل کرتے ہم اُنکے نہ ہونے سے بیدست
و پا ہو گئے تھے اور ہین اس سبب سے عاجز ہوے وہ بہ حکم صاحبقران برائے رہائی
فرزند صاحبقران طرف طلسم کے گئے ہین اُنکی بھی آجتک یہ کچھ خبر نہ معلوم ہوئی کہ کہان

ہین اُنکی عدم موجودگی سے جو آفت ہم پر نازل ہو وہ درست ہے کیونکہ نہ تو صاحبقران ہین کہ وہ
صاحب اسم اعظم ہین کہ سحر کارگر نہ ہو نہ ہمارے محسن ہین کہ وہ ساحر کی فکر کرتے بس اُنکی
فکر خالی نہ جاتی مگر کیا کیا جائے کہ وہ تشریف نہین رکھتے ہین یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ اپنے
نہ فرزندان صاحبقران کا نام لیا نہ اُنکا نام لیا کہ جنکی اسقدر تعریف فرمائی بادشاہ نے فرمایا
کہ پسران صاحبقران کے نام تو یہ ہین کہ شاہزادہ علمشاہ رومی و شاہزادہ جہانگیر یہ
دونون بڑے بہادر و صاحب طاقت ہین اور جنکی ہین نے اسقدر تعریف کی ہے اُنکا اسم
مبارک و نام نامی یہ ہے کہ شاہ عیاران عیار پیک طرار ریش تراشندہ کافران و سر برندہ
ساحران عالم یعنی خواجہ عمرو بن امیہ ضمری شاہزادہ ولایت اول یہ اسم گرامی انکا ہے آپ
نظر کردہ ہفت پیغمبران ہین انکے پاس بہت سے اشیا معجزہ کے ہین آپ بہت بڑے
عیار ہین آپ کی عیاری کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہے یہ جسقدر عیار آپ ملاحظہ
فرماتے ہین کہ بارگاہ مین موجود ہین یہ سب اُنکے شاگرد ہین اور سب اُنکے تربیے ہوئے
ہین یہ سُنکے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ اُنکو اور پسران صاحبقران کو دیکھین تو پہچان لین
اور سب سردارونکو بادشاہ نے فرمایا کہ ضرور پہچان لین کیونکہ وہ تو ہمارے محسن ہین
اور جان بخش ہین یہ سُنکے خواجہ نے فرمایا کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آپ کا خادم
آپ کے روبرو موجود ہے اور آپ پہچانتے نہین ہین مقام عجب ہے کہ منڈھی بھی سامنے
موجود ہے اُسپر بھی نہ پہچانا اور یہ نقابدار جو ہین انکو بھی نہ پہچانا یہ کہکر اب جو خواجہ نے
قلا کیا اور کرسی پر آئے تو اپنی اصلی صورت پر تھے اب سب نے پہچانا کہ یہ خواجہ عمرو
ہین اب بادشاہ اور سب سردار خوش ہوگئے خواجہ نے بادشاہ کے قدمونکو بوسہ دیا
بادشاہ نے خواجہ کو گلے سے لگایا اور سب سردار ملے جہانگیر کے منھ پر سے نقابدار
برطرف کی سب نے جہانگیر کو پہچانا اور سب سردارون نے اپنی صورت تبدیل کی
اب لندھور وغیرہ نے ملکہ غزالہ و آہو چشم و گوہر آرا و مہران وغیرہ کو پہچانا جو ساحر
کہ علمشاہ کے رہا کرنے کو گئے تھے وہ سب بیٹھے اب تو ہر ایک خوش ہوا لندھور
وغیرہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ کیون خداوند ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم کو

خواجہ سلامت معلوم ہوتے ہین یہ سوائے اُنکے اور کسی کا کام نہین ہی آپ نے بھی فرمایا تھا
کہ مجھکو بھی شک ہوتا ہی جب سے ہم نے منڈھی کو دیکھا تھا یقین کلی ہوگیا تھا مگر بسبب
لحاظ کے کہہ نہ سکتے تھے مگر خدا نے ظاہر کردیا ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کام سوا
خواجہ کے اور کسی کا نہین ہی مگر واقعی کیا تدبیر کی ہی اور کیا صورت تبدیل کی تھی بالکل
ہم مین سے کوئی نہ پہچان سکا اُدہر خواجہ نے وہ روپیہ اُٹھاکر نذر زنبیل کیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ وہ بیس لاکھ روپیہ بھی میرا ہی بادشاہ نے کہا کہ ضرور بس جہانگیر اپنے مقام
پر بیٹھے اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر خواجہ کرسی ہادہر پر جلوہ فرما ہوئے اب بارگاہ
مین سوائے صاحبقران و علمشاہ کے سب موجود ہین یہان عیارون مین سمک نہین ہی
اور صاحبقران کے فرزندون مین علمشاہ و خود صاحبقران نہین ہین دربار آراستہ ہی
بادشاہ نے خواجہ سے صاحبقران کی کیفیت دریافت فرمائی خواجہ نے سب حال
صاحبقران کا اور اپنا برائے دریافت حال اسلم جانا اور وہان سے طلسم مین جانا
عیاری کرکے اور جہانگیر کو رہا کرنا اور علمشاہ کے اسیری کی خبر سُنکے عنطاقیہ مین جانا
وہان کی حالت اور سب عیاریان اور ان سردارون کا پہونچنا عنطاق کج کلاہ کا
تابع فرمان ہونا اور سب شہر و اہل شہر کا مسلمان ہونا علمشاہ کا مع عنطاق کج کلاہ
کے اور دیگر بادشاہون و اہل لشکر کی طرف کوہ البرز کے روانہ ہونا اپنا مع جہانگیر و
ان سردارون کے ادہر کو آنا راہ مین یہان کی خبر پانا بس اس تدبیر سے آنا اس خیال
سے کہ کچھ روپیہ حاصل کرین اور اس ساحر کو قتل کرین ایسا نہ ہو کہ اخلاق تو سب کو
پہچانتا ہی وہ کہدے تو خرابی ہو یہ لوگ اسی طور سے دھوکا و فریب کھائینگے اور
رعب ان سب پر ہوگا سب بیان کیا سب واقعہ سُنکے بادشاہ و اہل دربار بہت
خوش ہوئے خواجہ کی بہت تعریف کی اور بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ کو کچھ حال
صاحبقران کا معلوم ہی کہ اُنکا مزاج کیسا ہی خواجہ نے جواب دیا کہ جب مین وہانسے
چلا تھا وہ اچھے تھے اور حکیم کے مہمان تھے اور اب بھی اُسی مقام پر ہونگے جبتک
مین نہ جاؤنگا وہانسے وہ اور کسی طرف نہ تشریف لیجائینگے میرا انتظار فرمارہے ہونگے ۹۰

اب یہان کا سب بندوبست ہوگیا اخلاق سے مقابلہ ہی وہ آپ لوگ سمجھ لین گے اگر کوئی
ساحر اُسکی کمک کو آئے گا تو یہ لوگ سمجھ لین گے اب کوئی مقام خوف و اندیشہ نہین ہی مین
کل یہان سے بخدمت صاحبقران روانہ ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس قرناطیس کا تو
بندوبست فرما دیجیے یا اسکو قتل فرمائیے یا اگر یہ مطیع اسلام ہو تو رہا فرمائیے اپنے ہمراہ زنبیل
مین ڈال کر لیتے جائیے خواجہ نے جواب دیا کہ اسکا تو بندوبست پیچھے ہوگا بادشاہ نے
فرمایا کہ جہان اتنے دنون آپ نہین تشریف لے گئے وہ ایک دن اور توقف فرمائیے کہ جشن خوشی
کر لیا جائے اُسمین شراکت فرما کر تشریف لے جائیے گا اور اپنے لشکر کو بھی تو یہان بُلا لیجیے
آپ نے سب حال بیان فرمایا اس لشکر کا کچھ حال نہ بیان کیا کہ یہ کہان سے ملا اور کیونکر
آپ کا شریک ہوا خواجہ نے مُسکرا کر فرمایا کہ ای جہان پناہ یہ لشکر اصلی نہین ہی بلکہ ان
سب کے سحر کا ہی اور یہ سب سامان سحر ہی ہرکارون کو بھیج کر دکھلا لیجیے کہ وہان کچھ نہ ہوگا
صاف میدان ہوگا بادشاہ نے اُسی وقت ہرکارے روانہ فرمائے وہ جو وہان آئے تو
کسی کو نہ پایا نہ لشکر تھا نہ خیمے نہ بارگاہین نہ اور کچھ سامان یہ دیکھ کر ہرکارون نے آکر عرض
کیا کہ وہان کچھ بھی نہین ہی خواجہ نے کہا کہ مین آتا ہون اُس روپیہ پر تو اپنا قبضہ کر لون یہ
کہکر باہر بارگاہ کے آئے وہان جو لوگ خواجہ کی طرف سے حفاظت کے لیے مقرر
تھے وہ خود بخود غائب ہوگئے وہ لوگ رہ گئے جو کہ بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر تھے
اب ہر طرف لشکر مین یہی چرچا ہی کہ وہ بادشاہ یک رنگ نہ تھا وہ خواجہ تھے اس تدبیر سے
اُنھون نے کفار سے مقابلہ کر کے بادشاہ سے روپیہ حاصل کیا سب اہل لشکر بھی خوش
ہوئے کہ ہم نے کسی غیر کے ہاتھ سے نجات نہ پائی اپنے محسن و جان بخش کے ہاتھ سے
ہمارے بادشاہ پر کسی غیر کا احسان نہ ہوا اُدھر خواجہ نے جا کر اُس روپیہ کو اُٹھا کر
نذر زنبیل کیا وہ لوگ مانع نہ ہوئے روپیہ نذر زنبیل کر کے وہان سے اُنکو ہمراہ لے کر لشکر
مین آئے سب اہل لشکر خواجہ کے قدمبوس ہونے لگے اور جو جسکو نصیب تھا اُسنے
خواجہ کے روبرو بطور نذر پیش کیا خواجہ سب سے باتین کرتے ہوئے اور خوش خوش
بارگاہ مین آئے ہر طرف خوشی کی نوبتین بجنے لگین خواجہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھے بادشاہ نے

اُن سرداروں سے دریافت کیا کہ جو کہ برائے حفاظت روپیہ مقرر تھے کہ وہ لوگ جو کہ خواجہ کی طرف سے مقرر تھے کیا ہوئے اُنھوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے اُنسے باتین کر رہے تھے کہ وہ خود بخود غائب ہو گئے ہم حیران تھے کہ یہ لوگ کیا ہوئے کہ اس عرصہ مین ہم نے خبر پائی کہ وہ نقابدار شاہزادہ جہانگیر تھے اور وہ بادشاہ خواجہ سلامت ہین اور وہ سب سردار ہمارے ہی لشکر کے تھے جو کہ یہان صاحبقران کے شریک ہوئے ہین وہ ہین ہم خوش ہوئے کہ خواجہ پہونچے انھوں نے سب روپیہ نذر زنبیل کیا اور ہم کو ہمراہ لے کر یہان اب خواجہ نے بادشاہ سے تشریف لانے کی کیفیت دریافت کی اور لندھور سے جنگ و پیکار کی حالت بادشاہ نے بھی سب حال بیان فرمایا اول سے اخر تک اور لندھور نے بھی جب سب باتون سے اطمینان ہو گیا اور سب مل گئے اور ہر ایک کو معلوم ہو گیا اُسوقت خواجہ نے کمند اصف او باسفا نکال کر برق کو دی کہ اس کمند سے قرناطیس جادو کو ستون بارگاہ سے جکڑ کر باندھ دو اور ہوشیار کرو تاکہ اس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو کہا جائے اور اطاعت بادشاہ کی اگر قبول کر لے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے برق فرنگی نے اُسکو کمند سے جکڑ کر باندھ دیا اور فلیتا رفع بیہوشی دیکر ہوشیار کیا راوی بیان کرتا ہے کہ جب خواجہ نے قرناطیس کو اسیر کیا تھا اور اُسکی زبان مین سوزن دلوائے تھے تو حباب مار کر بیہوش کر دیا تھا اس سبب سے بیہوش تھا برق نے ہوشیار کیا بموجب حکم خواجہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لشکر جو خواجہ کے ہمراہ تھا وہ سب سحر کا لشکر تھا جب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور سب لوگ ظاہر ہوئے تو خواجہ نے اُن سرداروں کو اشارہ کیا اُنھوں نے اپنا اپنا سحر اُس مقام پر بیٹھے بیٹھے مٹا دیا سب سامان و اہل لشکر سحر کے تھے مٹ گئے جو اصلی تھے وہ یہان آ ہی چکے تھے جب خواجہ وہان سے چلے تھے تو ان ساحرون سے کہا تھا کہ کچھ لشکر و خیمے وغیرہ بھی ہمراہ ہونا ضرور ہے بس ان سب نے سحر کر کے یہ سامان درست کر دیا تھا اب کیا صورت تھی جب بادشاہ نے دریافت کیا تو خواجہ نے کہا کہ وہ سب سحر کا سامان تھا جو کہ اصلی لوگ تھے وہ سب آ گئے اب یہان کچھ نہین ہے یہ

جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب جب قرناطیس کی بیہوشی دفع ہوئی اور ہوشیار ہوا آنکھ
کھول کر جو دیکھا تو اپنے کو ستون سے بندھا ہوا پایا اور بادشاہ اسلام کو تخت پر جلوہ گر دیکھا
اور سب سرداروں کو ایک طرف چند ساحران طلسم زعفران زار کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہیں
اسنے یہ خیال کرکے کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں گو اسیر تو ضرور ہوا ہوں مگر بادشاہ یک رنگ
نے اسیر کیا ہے اگر اسکا دربار ہوتا تو خواب نہ تھا اصلی واقعہ تھا یہ تو دربار اہل اسلام کا ہے
ضرور خواب ہے یہ سوچ کر جو اسنے آنکھ بند کی تو خواجہ نے پکار کر فرمایا کہ اے قرناطیس یہ خواب
نہیں ہے بلکہ عین بیداری ہے ہوشیار ہو ذرا آنکھ کھول کر اپنی حالت دیکھ کہ تو کس بلا
میں مبتلا ہے اب کوئی تدبیر اپنی رہائی کی کر اور سحر کر اور اب خدا پرستوں کو غارت کر دیکھ
خدا کی قدرت کو کہ تو کیونکر اسیر ہو گیا آنکھ کھول کر دیکھ کہ سامنے تخت پر کس شان و شوکت
سے بادشاہ اسلام جلوہ فرما ہیں اور سب سردار حاضر دربار ہیں بس اسی میں مفر ہے کہ دین
اسلام قبول کر اور بادشاہ اسلام کی اطاعت کر سحر و باطل پرستی سے اور کل افعال بد
بد و شنیع سے توبہ کر تو تیری زندگی ہوگی ورنہ محال ہے اب تیرا رہا ہونا بہت دشوار ہے
خداوند کریم کو پہچان یہ جو خواجہ نے پکار کر کہا قرناطیس نے سنا اب آنکھ کھول کر
دیکھا خواجہ کو کرسی ہدہد پر جلوہ گر پایا اور سب عیاروں کو تختہائے زرین پر بیٹھے
دیکھا چونکہ خواجہ کی تصویر ہر ایک ساحر کے پاس موجود ہے اس سبب سے قرناطیس
نے پہچان لیا مگر کلام نہ کر سکا کیونکہ زبان میں سوزن دیے ہوئے تھے اسنے قصد کیا
کہ سحر کروں اول تو بہ سبب سوزن کے سحر نہ کر سکا دوسرے اپنے دل میں جو الفاظ
سحر کو یاد کیا نہ یاد آئے فراموش تھے اسکا سبب یہ تھا کہ اول تو بارگاہ سلیمانی تھی اسمیں ہر ساحر سحر
بھول جاتا ہے اس ساحر کا سحر اثر نہیں کرتا ہے اسی سبب سے جب ساحر ہوتے ہیں تو صاحبقران بارگاہ
سلیمانی میں دربار نہیں فرماتے ہیں بارگاہ حشامی میں فرماتے ہیں تاکہ ساحر سحر کو نہ فراموش کریں اسوقت جو یہاں
ساحر ہیں سبکو سحر فراموش ہے قرناطیس کو سحر فراموش ہے دوسرے کمند اصفا و باصفا سے بندھا ہوا تھا اس
سبب سے اور بھی سحر فراموش تھا اسنے یہ چاہا کہ زور کرکے کمند کو توڑ کر اپنے کو رہا کروں جسقدر زور کیا اُسقدر کمند
نے کسا جب یہ عاجز ہوا تو اسنے زور کرکے چھوڑ دیا اب ساکت کھڑا ہوا خواجہ

نے حکم دیا کہ قرناطیس کے ہاتھ کھول دو اور اسکے پاس قلم دوات کاغذ رکھ دو
ایسا ہی کیا قلم دوات کاغذ رکھدیا گیا اب خواجہ نے کہا کہ ای قرناطیس میری طرف
دیکھو اور جو مین کہتا ہون وہ گوش ہوش سے سُن اور اپنی زندگی درکار ہو تو اُسپر عمل کر
ورنہ ہاتھ دھو کیونکہ بدون اطاعت اور دین اسلام کے قبول کیے ہوئے تیرا بچنا
محال ہی قرناطیس نے خواجہ کی طرف دیکھا اب خواجہ نے فرمایا کہ ای قرناطیس آگاہ
ہو کہ وہ بادشاہ یک رنگ جس نے تجکو اسیر کیا اور تیرے شاگرد کو قتل کیا وہ مین تھا
میرے نام سے آگاہ ہو گا اور مجھ سے بخوبی واقف ہو گا اور وہ جو نقابدار میرے ہمراہ
تھا وہ یہ فرزند حمزہ یعنی جہانگیر تھے کہ مین اُنکو نقابدار بنا کر لایا تھا اور یہ سب سردار
جو کہ تیرے سامنے ساحر موجود ہین یہ سب میرے ہمراہ تھے مین اُنکو اپنے ہمراہ
اُنکی صورت سحر سے تبدیل کر کے لایا تھا مین نے طلسم مین جا کر جہانگیر کو قید
بادشاہ طلسم سے رہا کیا خواجہ نے سب حال اول سے آخر تک بیان کیا اور فرمایا
کہ دیکھ قدرت خدا کو کہ کیونکر مجکو اسیر کرایا اور ان سب کو تیرے شر سے بچایا اور
محفوظ رکھا وہ بڑا رحیم و کریم ہی سوائے خداوند کریم کے کوئی دوسرا خدا نہین ہی ہمارا
ہی خدا سب کا خالق اور پیدا کرنے والا ہی سامری و جمشید سب اُسی کے بندے تھے
بہ سبب ساحر ہونے کے کافر ہو گئے دعوئ خدائی کر بیٹھے جو کچھ اُنکا حال ہوا اور بروز
قیامت ہو گا دیکھ لینا اب بھی آتش دوزخ مین جل رہے ہین اور تمام عمر جلا کرینگے
اور یہ جسقدر خدائی کرتے تھے سب باطل تھے اور ابلیس کے بہکائے ہوئے تھے
اور ہین یہ سب بچہ شیطان تھے اور ہین ان سب کا خالق وہی کریم ہی کہ جس نے
شجر و حجر جن و بشر زمین و آسمان نار و جنان کو خلق فرمایا اپنے بندون کے لیے بڑے
بڑے سامان پیدا کیے زمین مین یہ قوت عنایت فرمائی کہ اُس سے غلہ پیدا ہوتا ہی
پانی پیدا کیا وہ ہم سب پر مثل مان باپ کے پرورش کرتا ہی اور مانند والدین کے محبت
کرتا ہی اُسنے ہم کو راہ نیک و بد دونون دکھادین اب یہ ہمارے نفس امارہ کی
خوبی ہی کہ ہم راہ نیک کو ترک کر کے راہ بد کو اختیار کرین اُسنے ہماری خدمت ۲۰

کے لیے نبی و پیغمبر خلق فرمائے کہ وہ ہم کو ہدایت کرین کہ یہ فعل بد ہی اور یہ نیک اب ہم کو چاہیے
ہی کہ ہم انکی ہدایت پر عمل کرین اُسنے ہماری راحت کے لیے اور دن کی تاریکی کے برطرف
ہونے کے لیے آفتاب کو خلق کیا کہ ہم اُسکی روشنی مین چلین پھرین اور اپنے کامون کو انجام
دین رات اُسنے براے آرام و استراحت کے خلق کی کہ میرے بندے استراحت کرین
اُسکو ستارون و چاند سے روشن کیا اُسنے کیا کیا خوش ذائقہ و لذیذ ثمر و خوشبودار گل پیدا
کیے کہ جو کہ روح کو تازگی و دماغ کو قوت و زبان کو لذت بخشتے ہین اور جسم کو طاقت دیتے
ہین وہ ایسا کریم اور رحیم ہی اور ایسا ہم پر مہربان ہی کہ دیکھو قبل ولادت تین دن پیشتر
پستان مادر مین شیر کو پیدا کرتا ہی باوجودیکہ ہم سب کی خلقت ایک قطرہ نجس سے ہی اور
شکم مادر مین بھی خوراک نو ماہ تک وہ چیز ہی جو کہ نجس ہوتی ہی اُسنے کیونکر دیکھو کہ ہم سبکو
خلق کیا ہی اور پرورش کرتا ہی بس وہ وحدہ لاشریک ہی اسکے وحدہ لاشریک ہونے کی
شہادت دیتی ہی ہر شی جیسا کہ شاعر نے کہا ہی فقسعر ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ
لاشریک لہ گوید + وہ ایسا خالق ہی کہ اپنے دوست و دشمن کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہی
یہ امر اُسکے عدالت سے خلاف ہی کہ وہ دوست سے مہربانی کرے اور دشمن پر عتاب
اُسنے اسی سبب سے ہر فعل بد و نیک کی سزا قیامت پر موقوف رکھی ہی تاکہ ایک کو
دوسرے سے شرمندگی نہ ہو وہ ایسا کریم ہی کہ دشمن و دوست کو ایک حالت سے پرورش
کرتا ہی خواہ اُسکی بندگی کرے خواہ نہ کرے جیسا کہ شاعر نے نظم کیا ہی ۔ رباعی
اے کریمے کہ از خزانۂ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمنان نظر داری + یہ مضمون اُس خالق کی شان مین ہی جو کہ سب کا خالق ہی
جسکی ہم پرستش کرتے ہین ای قرناطیس نہ اُسکے مان ہی نہ باپ نہ بیٹا ہی نہ بیٹی نہ اُس
سے کوئی پیدا ہوا ہی نہ وہ کسی سے اُسنے صرف اپنی قدرت سے یہ سب خلق کیا ہی نہ
اُسکے آنکھ ہی نہ ناک نہ مُنھ نہ جسم نہ ہاتھ نہ پاؤن وہ ایک بُقعۂ نور ہی اُسکے رہنے کا کوئی
مقام نہین ہی وہ ہر جگہ موجود ہی ہر ایک کے رگ گلو کے قریب ہی اُس پر ہر ایک کا
حال روشن ہی وہ ہر ایک کے حال سے ماہر ہی وہ اپنے ہر بندے کی مشکل مین کمک

کرتا ہی اُسکا لقب حلال مشکلات و مہمات ہی وہ سمیع و بصیر ہی وہ قاضی الحاجات ہی وہ دافع
بلیات ہی وہ ہر بندے کی مدد کرتا ہی جو اُسکی طرف رجوع کرتا ہی خدا کی یہ صفت نہین ہی
کہ اُسکے اولاد ہو اُسکے مان باپ ہون وہ مثل ہمارے ستہ ضروری رکھتا ہو یا وہ
مثل ہم سب کے ہاتھ پاؤن رکھتا ہو جو ایسا ہوگا وہ بندہ ہی اور اُسکا وہی خالق ہی جسنے
اُسکو پیدا کیا ہی اے قرناطیس یہ سحر و ساحری کفر ہی اور یہ خداوند عجائب جسکی تم سب لوگ
بندگی کرتے ہو کوئی بچہ شیطان ہی مثل تمھارے ساحر تھا چونکہ اُسنے سحر مین کمال پیدا کیا
خدا بن گیا ورنہ وہ بھی مثل تمھارے ہی لہذا سحر سے توبہ کرو اور عجائب پرستی سے باز آؤ اپنے
خدا کو پہچانو اور اُسکو مثل ہم سب کے بخدائی مانو آیندہ تم کو اختیار ہی خواجہ نے سامنے
قرناطیس کے بہت سی باتین اور کلمات وحدانیت خدا مین و دیگر مذہبون کے
باطل ہونے مین بیان کیے قرناطیس خاموش سُنا کیا خواجہ کی تقریر نے اسقدر اُسکے
دل پر اثر کیا کہ زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے مثل کافور کے اُڑنے لگا اور برطرف ہونے
لگا خواجہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ تم اپنے دل مین خیال کرو کہ کوئی بھی صورت تمھارے
شاگردوں کے ہاتھ سے ان لوگون کے بچنے کی تھی وہ سب کو اسیر کر چکا تھا کہ خداوند کریم
نے عین وقت پر مجکو پہونچا دیا اور مین نے عیاری کر کے اُسکو قتل کیا اسکے بعد تم
آئے خیال تو کرو کون سی صورت تھی کہ یہ لوگ تمھارے سحر سے بچتے ضرور مبتلائے
سحر ہوتے اور تم انکو قتل کرتے مگر مین نے کس تدبیر سے تم کو اسیر کیا یہ سب اُسکی قدرت
اور شوکت تھی کہ مجھ ایسے بندے ضعیف و ناتوان کو یہ عقل دی کہ مین نے تمھارے
دریا کو مٹایا جو کہ تم نے سحر سے بنایا تھا اور ہم تم کو اسیر کیا اور تم نے دھوکا کھایا ورنہ کیا
میری مجال تھی اگر اُسکو ان سب کا بچانا نہ منظور ہوتا کہ مین تم کو اسیر کرتا یا تمھارا
شاگرد قتل ہوتا وہ جو چاہے تو ضعیف کو توانا کر دے اور توانا کو ضعیف کر دے
اُسنے حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی سے نجات دی تم نے کتاب مین دیکھا ہوگا
یونس کو شکم حوت مین زندگی بخشی یہ فعل سوائے اُسکے کوئی دوسرا نہین کر سکتا ہی
خیال تو کرو کہ اسوقت مین تمھارے خداوند عجائب نے تمھاری کمک نہ کی کہ تم کو

بچا لیتے یہ صفت ہمارے خدا مین ہو کہ جسوقت اُس سے فریاد کی اُسنے اُس آفت سے
نجات دی اور بچا لیا مگر تمھاری اسوقت مین کسی نے کمک اور یاور مدد نہ کی نہ سحر نے
کام دیا نہ خداوند عجائب نے بس اسی امر سے ثابت ہو گیا کہ کوئی کسی کا نہین ہو وہی پیدا
کرنے والا سب کا بچانیوالا ہو اور سب باطل خدا ہین بس کیا ضرور ہو کہ ایسے خدا کو چھوڑ کر
باطل خدا کو مانین ای قرناطیس یہ مذہب وہ ہو کہ اگر کوئی اُسکو اختیار کرے تو ہر قسم کی
نعمت سے بہرہ مند ہو آتش دوزخ سے بچے سیر جنت نصیب ہو اگر راہ خدا مین جہاد
کرے تو غازی کہلائے اگر قتل ہو تو مرتبہ شہادت پائے حوران جنت اُسکی خدمت
کرین اُسکا وصل نصیب ہو ہر ایک عزت کرے تم دیکھو لو کہ کس طور سے یہان قدر
کی جاتی ہو کوئی کسی پر ظلم نہین کر سکتا ہو جو جس مرتبہ کا ہو اُسکو اسی مرتبہ سے مقام بیٹھنے
کو ملا ہو ہر ایک اُس سے خوش ہو وہ بڑا نیک ہو جو دین اسلام قبول کرے اُسکی بڑی
عزت ہوتی ہو ای قرناطیس دین اسلام کے قبول کرنے اور اطاعت مین بادشاہ اسلام کی بڑے مرتبہ حاصل ہوتے
ہین نار دوزخ سے نجات ملتی ہو یہ خیال کرو کہ جسکہ آتش دنیا کی برداشت نہین ہو سکتی ہی
جو کہ ستر مرتبہ بجھائی جا چکی ہو اُس مرتبہ تیز ہی ہو تو وہان کی آتش کی کیونکر برداشت ہو گی
اور یہ جسم نازک کیونکر سکی حدت و گرمی کو سہار یگا بس انسان کو لازم ہو کہ وہ کام کرے کہ
جسکے سبب سے وہان کے عذابون سے نجات ملے جسوقت میدان حشر مین سب
گنہگار کھڑے ہونگے آفتاب سوا نیزہ پر ہو گا زمین بہ سبب حدت آفتاب کے
مثل تابہ آہنی کے تپ رہی ہو گی ہر ایک از سر تا پا پسینے مین غرق ہو گا پیاس کی
الگ شدت ہو گی سوائے اپنے اعمال کے کوئی اُسوقت مین شریک نہ ہو گا اپنے
کل اعضا جو کہ اُسوقت ہمارے تابع فرمان ہین جو ہم چاہتے ہین وہی اسوقت کام کرتے ہین
وہ بھی اُسوقت مین ساتھ نہ دینگے ہمارے افعال بد کی و نیک کی گواہی دینگے جو
ہم نے اُنکے ذریعہ سے کیے ہین وہ وقت ایسا ہو گا کہ نبی و پیغمبر نفسی نفسی کہتے ہونگے
ہنگامہ باز پرس گرم ہو گا کسی کو کسی کے حال کی خبر نہ ہو گی ہر طرف ایک شور برپا ہو گا
فرشتگان عذاب سرون پر گرز ہائے آتشین لیے ہوئے موجود ہونگے ہر ایک سے

اعمال کی جانچ ہوتی ہوگی جنھون نے اس دنیا مین آکر ہمیشہ اعمال نیک کیے ہین اور
خداوند کریم کو برحق اور رازق مطلق جانتا ہی اُسکے پیغمبرون کے کہنے پر عمل کیا ہی اُس کو
وحدہ لاشریک تصور کیا ہی اُسکی راہ مین جہاد کیا ہی اُسکی بابت حکم ہوگا کہ اسکو داخل
بہشت عنبر سرشت کرو اور جنھون نے ایسا نہین کیا ہی دوسرون کو اُسکا شریک سمجھا
ہی اور جنھون نے جھوٹا دعوی کیا ہی کہ ہم خدا ہین اور جن لوگون نے اُنکے کہنے پر عمل کر کے
انکی بندگی کی ہی اور اُنکو سجدہ کیا ہی اُنسے سوال ہوگا کہ تم نے خدائی کا دعوی کیا تھا
اسوقت کوئی کرشمہ اپنی خدائی کا دکھاؤ اپنے کو بچاؤ بندون کو گمراہ کیا بس وہ کچھ بھی
جواب نہ دے سکینگے وہ مع اپنے پرستارون کے داخل دوزخ کیے جائینگے اُنپر عذاب
ہوگا اُنکے پرستارون سے سوال ہوگا کہ باوجود اس امر کے ہم نے تم کو خلق کیا اور
تمھاری ہدایت کے لیے نبی و پیغمبر بھیجے اُنھون نے ہم کو ہدایت کی یہ خدا نہین جسنے
تم کو پیدا کیا ہی وہی خدائے برحق ہی کہ جسنے اُنکو بھی خلق کیا یہ لوگ بھی مثل تمھارے
شیطان کے بہکانے سے دعوی باطل کرتے ہین انکو سجدہ نہ کرو باطل پرستی کو
ترک کرو دین حق کی طرف رجوع کرو تم نے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا بلکہ اپنے نفس امارہ کی
پیروی کی اور اُسکی ہدایت پر عمل کیا اور کچھ خوف نہ کیا اب اُن خداؤن سے فریاد کرو کہ وہ
آکر تم کو بچائین اور اس عذاب سے نجات دین اُسوقت وہ لوگ نگاہ اُٹھاکر ہر طرف
بہ نگاہ غور دیکھینگے کہ کوئی تو اسوقت مین ہماری مدد کرے کوئی نہ ہوگا سوائے
اپنے اعمال کے بس وہ لوگ بھی بحکم خالق بحر و بر داخل دوزخ کیے جائینگے مین تم سے
یہ سوال کرتا ہون کہ اُسوقت مین تم کیا جواب دوگے جب تم سے بھی یہی سوال کیا
جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دین اسلام قبول کرو تاکہ بروز قیامت عذاب سے
نجات پاؤ آیندہ تم کو اختیار ہی جو میرا کام تھا وہ مین نے کیا اور تم کو نصیحت کر دی
قبول کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہی بموجب شعر مثنت آنچہ حق لبود گفتم تمام + تو دانی
دگر بعد ازین والسلام + اسی طور سے ہر ایک سردار و اہل دربار نے و بادشاہ نے
سامنے قرناطیس کے پہلے خدا کی تعریف کی اُسکے بعد قیامت کا حال بیان کیا قرناطیس

سب کی گفتگو سنا کیا اور خاموش کھڑا رہا حال قیامت سن سنکے اُسکا بند بند کانپ گیا سامنے
وہ سب سامان پیش ہو گیا ایسا خوف طاری ہوا کہ اُسوقت اسنے توبہ کی دل مین اور دل
سے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اکثر اہل اسلام کی کتابین جو دیکھی ہین اُسمین بھی یہی تحریر پایا
ہی اسلئے کہنے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ان سب عذابون سے بروز قیامت نجات ملے اور دنیا مین
بھی نیک نامی حاصل ہو اصل امر یہ ہی کہ ان لوگونکو بڑی راحت ہی ہر ایک بہت خوش حال
ہی مقام انصاف و غور طلب ہی کہ یہ لوگ کن کن آفتون سے بچے ہین میرے شاگردنے آکر
سب کو اسیر کر لیا تھا کون باقی رہا پھر انکے خدا نے انکی کیسی کمک کی اور کیونکر انکو رہا
کیا اور وہ مارا گیا کوئی بھی صورت تھی اُسکے ہاتھ سے بچنے کی یا مین جو آیا مین نے نامہ
لکھا اُنھون نے اپنے خدا پر بھروسہ کر کے مجھکو جواب سخت تحریر کیا کچھ خوف نہ کیا واقعی یہ
بات ہی کہ میرے بھی ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچتا اور نہ کوئی صورت میرے اسیر ہونے کی
تھی مین ایک مرتبہ سب کو اسم سحر مین خاک سیاہ کر دیتا مگر کس آسانی سے مین اسیر
ہو گیا اور مجھکو گرفتار کر لیا میرے مقابلہ کی نوبت نہ آئی یہ اُنکے خدا کی قدرت تھی ہمارے خدا
نے کوئی قدرت نہ دکھائی ہماری مدد نہ کی بس اسی امر سے ثابت ہوا کہ انکا خدا برحق ہی اور
سب باطل و جھوٹے ہین یہ جو کچھ کہتے ہین سب سچ اور درست ہی اور یہ سب خدا سے
باطل ہین تے اکثر ان لوگون کی کتابین دیکھی ہین جنمین انکا حال تحریر ہی اُسمین بہت سے
مقامات ایسے دیکھنے مین آئے ہین کہ جہان یہ لوگ ایسے مجبور و ناچار ہوئے تھے کہ کوئی
صورت مفر کی نہ تھی مگر ثابت قدم رہے اپنے دین سے نہ پھرے مگر اُسوقت مین بھی
انکی کمک پہونچی جبکہ کوئی صورت نہ تھی یہ بچے اور وہی لوگ مارے گئے جنھون نے
انکو مبتلاے بلا کیا تھا یا ہزارون طلسم ان لوگون نے فتح کیے خیال کرنے کا مقام ہی کہ
پانچ آدمیون نے جا کر طلسم ہوش ربا کو جو کہ اپنا مثل و نظیر نہ رکھتا تھا فتح کیا افراسیاب
ایسے ساحر زبردست کو قتل کیا بادبانہ جادو کو مارا ساحر حشمنش کو جو کہ دریاے مین رہتا
تھا کیونکر قتل کیا اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ یہ لوگ زیر تیغ بٹھائے گئے ہین جلاد سر پر تلوار
لیے ہوئے موجود ہی تینون حکم آ چکے ہین اور پھر یہ زندہ بچے اور وہ ملک اسلام آباد ہوا

یہ اُنکے خدا کی شان و قدرت ہی کہ جہان یہ گئے ایک نہ ایک سبب انکی نجات ورہائی کا بہم ہو گیا طلسم ہوش ربا مین افراسیاب کے عزیز شریک ہو گئے چاہ الماس مین ملکہ ورامہ کی بھانجی ملکہ برق جادو شریک ہوئی اسی طور سے کسی کی بیٹی عاشق ہوئی وہ سبب رہائی کا ہوا جو کہ بہت بڑے خداوند تھے اور اٹھارہ ہزار ملک باختر کے لوگ اُنکو سجدہ کرتے تھے اُنکی بیٹیان نکل گئین ان لوگون کے ساتھ وہ انکا کچھ نہ کر سکے جنھون نے دوزخ و بہشت بنایا تھا وہ انکے ہاتھ سے بھاگے بھاگے پھرے اور دامن پناہ تلاش کرتے رہے مگر کہین دامن پناہ نہ ملتا تھا وہ کچھ نہ کر سکے ایک موے جسم انکا نہ کم کر سکے تو اور کیا ہین بس ضرور ان باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا دین حق ہی اور انکا خدا برحق ہی بس لازم ہی مجھکو کہ مین انکے کہنے پر عمل کرون اور انکا دین اختیار کرون اگر انکا دین برحق نہ ہوتا تو یہ لوگ یون مفر نہ پاتے اور اسطور سے ملک بملک نہ پھرتے اور انکا قبضہ نہ ہوتا کسی کا بھی گمان تھا کہ خدا پرست ادھر کو آینگے اور یہ طلسم فتح ہوگا سب یہ خیال کرتے تھے کہ اُنکا ادھر کو آنا محال ہی یہ خیال خام ہی دیکھو کس طور سے یہ لوگ آکر پہونچے اور کس طور سے چند سردار طلسم کے شریک ہوئے بس ضرور یہ طلسم بھی فتح ہوگا اسنے جو اسطور سے خیال کیے اور دل مین اسکے یہ بات سمائی اُدھر آب تقریر خواجہ نے اسکے قلب پر سے زنگ کفر کو دھو کر برطرف کیا اسکے کاشانہ دل مین شمع اسلام نے اپنی روشنی سے ظلمت کفر کو برطرف کیا بس اسنے اُسیوقت قلم اُٹھا کر کاغذ پر تحریر کیا کہ مین نے آپ کی کل تقریر سُنی اور اُسپر جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ بجا ارشاد فرماتے ہین سب درست و صحیح ہی اور سب خدا جھوٹے اور کاذب ہین اور تھے انکا دین سچا ہی مین عرض کرتا ہون کہ میری خطا معاف فرمائی جاے مین آپ کا مذہب اختیار کرتا ہون کیونکہ آپ کے فرمانے سنے میرے تمام جسم مین لرزہ پڑ گیا اور خوف قیامت اور روز بازپرس کے خیال سے میرا بند بند کانپنے لگا مین نے جو خیال کیا تو واقعی میرے دل نے کہا کہ تو نے آجتک نفس امارہ و قول شیطان پر عمل کیا اور خواب غفلت مین مبتلا رہا اور باطل پرستی کی اور اپنے خدا کو نہ پہچانا اور ہمیشہ

فعل بد کا مرتکب ہوا جب بروز قیامت خدائے عادل سوال کریگا تو مین کیا جواب دونگا اور اپنے فعل شنیع سے کیونکر انکار کرونگا اگر مین انکار کرونگا تو اعضا گواہی دینگے جب اسوقت مین کوئی تیرا شریک نہ ہوا اور نہ تیرے خدانے تیری کمک کی اور نہ کسی دوست نے تیری خبر لی تو اُسوقت مین کون لے گا جبکہ سب اپنے حال مین مبتلا ہونگے یہی بہتر ہی کہ تو دین اسلام قبول کر اور ترک دنیا کرکے لباس قلندری پہنکر کسی صحرا مین جا کر بیٹھ رہ کہ جہان بوے انسان تک نہ آئے اور اپنے افعال سے توبہ کر اور بقیہ عمر اپنی اسی مین صرف کر تاکہ گناہ تیرے خداوند کریم معاف کرے اور تجھکو بخشش دے اور عذاب آخرت سے نجات ملے بس اب مجھکو رہا کر دیجیے مین اسیوقت سے یہانسے چلا جاؤن اور عبادت خدا کرکے اپنے گناہ معاف کراؤن اور آپ مجھکو کلمۂ طیبہ پڑھائیے کہ جس سے دین اسلام میرے اوپر ظاہر ہوا اور مین مسلمان ہون اور اپنی زندگی بسر کرون مین نے بہت غفلت کو صرف کیا انجام کا کچھ خیال نہ کیا خداوند کریم نے اپنی مہربانی شامل حال فرمائی کہ آپ ایسے ہادی اور راہنما کو یہان پہونچایا کہ اُسنے مجھکو راہ نیک پر لگایا یہ لکھکر رکھدیا برق نے اُٹھا کر خواجہ کے ہاتھ مین دیا خواجہ نے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے ملاحظہ فرما کر دبیر کو مرحمت فرمایا کہ اسکو پڑھو دبیر نے باآواز بلند پڑھا سب نے سُنا بادشاہ نے خواجہ سے فرمایا کہ جب قرناطیس نے اس امر کا اقرار کیا ہی کہ مین دین اسلام قبول کرتا ہون مجھکو کلمہ تعلیم فرمائیے تاکہ زنگ کفر میرے دل سے دور ہوا اور نور اسلام میرے سینہ مین چمکے اور میرا دل روشن ہو بس اسکو رہا کر دو خواجہ نے بادشاہ سے عرض کیا کہ ابھی تھوڑی دیر توقف فرمائیے مین چند کلمہ اور چند باتین اس سے اور کرلون پھر دیکھا جائے گا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی ادھر خواجہ نے قرناطیس سے فرمایا کہ یہ جو تم نے کہا کہ مین ترک دنیا کرکے ایک صحرا مین جا کر بیٹھون اور اپنی بقیہ عمر توبہ استغفار مین اور عبادت خدا مین بسر کرون اے قرناطیس اس خیال سے دست بردار ہوا اور اس امر کو اپنے دل سے دور کرو اور ترک دنیا کرنے کے عیوض مین دین اسلام و کلمہ طیبہ پڑھکر اور اسلام قبول کرکے کفار سے جہاد کرو بس اس جہاد کے صلہ مین جو کہ تم راہ خدا مین کروگے

اور کفار کو قتل کروگے تمھارے سب گناہ خدا بخش دیگا اور تم کو عذاب آخرت سے نجات
عطا فرمائے گا اُس ترک دنیا سے جہاد کا کرنا بہتر ہی اسمین خدا خوش ہوگا اور اُسکے
رسول بھی اس خیال کو دل سے دور کرو مین تم کو رہا کرتا ہون اور کلمہ تعلیم کرتا ہون یہ جو
خواجہ نے کہا اُسکے جواب مین قرناطیس نے تحریر کیا کہ جیسا آپ ارشاد فرماتے ہین
ایسا ہی کرونگا مگر مین نے دیکھا بھی ہی کتابون مین اور سُنا بھی ہی کہ جب ساحر کلمہ
طیبہ پڑھتا ہی تو سحر اُسکو فراموش ہوجاتا ہی بس جب مین کلمہ پڑھونگا تو سحر بھول
جاؤنگا جب سحر بھول گیا تو پھر مین بیکار ہون لڑ نہین سکتا ہون کیونکہ جنگ کے فنون
سے واقف نہین ہون ساحرون سے لڑ سکتا ہون میری تمام عمر سحر مین بسر ہوئی ہی بس
مین بیکار ہون اس سے بہتر یہ ہی کہ مین ترک دنیا کرون کیونکہ میرا ہونا آپ کے پاس اور
نہ ہونا یکسان ہی مناسب یہ ہی کہ گوشہ مین بیٹھکر عبادت خدا کرون اور اب میرا دل
دنیا سے پھر گیا ہی اور یہی جی چاہتا ہی کہ تمام دنیا سے منھ کو پوشیدہ کرکے گوشہ مین
بیٹھ رہون اور کسی کو منھ نہ دکھاؤن اور اپنی آخرت درست کرون بہت سحر و ساحری
مین مین نے اپنی عمر بسر کی اب مین کفر کو نہین پسند کرتا ہون میرے دل مین اب
عبادت خدا کی خواہش ہی اور کسی امر کی خواہش نہین ہی آپ میرے حال پر رحم
فرماکر رہا فرمائیے اور کلمہ تعلیم فرمائیے یہ جو لکھکر دیا خواجہ نے اُسکو پڑھا باآواز
بلند سب آگاہ ہوئے خواجہ نے فرمایا کہ اے قرناطیس تم سے ہم کہتے ہین کہ اس
خیال سے دست بردار ہو اُس عبادت سے یہ جہاد کرنا راہ خدا مین کفار سے بہتر ہی
اور یہ جو تم نے تحریر کیا ہی کہ کلمہ پڑھنے سے سحر فراموش ہوجاتا ہی یہ امر تو ضرور ہی مگر
طریقہ یہ ہی کہ جب ساحر یہ خواہش کرتا ہی کہ ہم دین اسلام قبول کرین اور دائرہ اسلام
مین آئین تو وہ کلمہ نہ پڑھے مطیع اسلام ہوجائے جو امر اور جو فعل اس مین متروک ہین
اُنکو ترک کرے جو اشیا اور جو فعل حرام ہین اُنکو حرام خیال کرے اور جو نجس ہین انکو
نجس صرف کلمہ نہ پڑھے کہ سحر نہ فراموش ہو بس ایسا ہی تم بھی کرو قرناطیس نے کہا کہ
بہت خوب مین آپ کے حکم سے باہر نہ ہونگا جو فرمائیے گا بجا لاؤنگا مین نے

جو یہ امر عرض کیا کہ ترک دنیا کرون اس خیال سے کہ صاحبقران براے فتح طلسم تشریف
لے گئے ہین طلسم بین ساحر ہین اُنسے مقابلہ ہوگا بین اُسوقت بین بیکار ہونگا شاید یہ امر
ہو کہ اُسوقت بین مجکو بھی خیال آجائے اور بین توبہ کو توڑ ڈالون تو اور زیادہ گناہگار
ہون اس سے دنیا کو ہی ترک کرون اور دست بردار ہون مگر جب آپ یہ فرماتے ہین کہ
مطیع اسلام ہو تو بین نے اس امر کو قبول کیا جب اس طلسم سے فراغت ہوجائے گی
تو پھر اُسوقت بین کلمہ پڑھکر تارک دنیا ہوجاؤنگا خواجہ نے کہا کہ تم پر کیا منحصر ہوا سیطور
سے بہت سے ساحرون نے کیا ہی اور جنھون نے کلمہ پڑھا اور جنکو سحر فراموش ہی پھر اُنھون نے
ترک توبہ نہین کیا اُسی حالت بین مجبور و ناچار ہوکر قتل ہوئے ملکہ داؤدہ کے و ملکہ بہار
و مخمور و بران و کوکب کہ انھون نے بعد فتح طلسم ہوش ربا ترک سحر کیا اور کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے
پھر اُن پر ادنی ادنی ساحرون نے زور ڈالا مگر وہ لوگ ایسے ثابت قدم تھے کہ جان کا جانا
گوارا کیا اور سحر نہ کیا ناچار ہو ہوکر طلسم بین گرے اسی طور سے قتل ہوئے مگر تارک
توبہ نہ ہوئے اُنکو بھی ہم منع کرتے تھے مگر اُنھون نے ہماری نہ سُنی بس اس سے یہی بہتر
ہی کہ مطیع اسلام ہو پھر دیکھا جائے گا مثل ان ساحرون کے جو تمھارے روبرو بیٹھے ہوئے
ہین یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے سر ہلا کر کہا کہ بہت خوب خواجہ نے اُسکے چہرہ
پر نگاہ کی تو پیشانی پر نور اسلام کو جلوہ گر پایا اور ظلمت کفر کو برطرف بس برق سے کہا
کہ انکو کھولدو برق فرنگی نے فوراً کھولدیا اور سوزن زبان سے لی جب قرناطیس کے
ہاتھ پاؤن قابو بین آئے اور رہا ہوکر حواس درست ہوئے اُسنے خواجہ کیطرف
دیکھکر اپنے دل بین خیال کیا کہ دیکھون یہ اب مرا کیا کرتا ہی کیونکہ میرے ہاتھ پاؤن
قابو بین ہین گو بین دین اسلام قبول کرچکا ہون صرف امتحان کرون کہ خواجہ نے
جو میرے صرف اس کہنے پر عمل کیا کہ بین دین اسلام قبول کرتا ہون اور جو آپ
ارشاد کرینگے اُسپر عمل کرونگا مجکو رہا کردیا یہ خوف نہ کیا کہ بین نے اسے اسیر کیا
ہی اور اتنی دیر تک بند کر رکھا ہی ایسی بات نہ ہو کہ یہ پھر جائے اور اسکا عیوض
لے اس امر کا خیال نہ کیا اور رہا کردیا یہ کس وجہ سے ایسا کیا یہ کیا امر ہی یہ دل بین

سوچ کر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ ای عمرو عیار تو نے بڑا دھوکا کھایا کہ میرے فریب مین آکر مجکو رہا کر دیا اب تو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا ہی تو نے صرف میرے کہنے پر عمل کیا کہ مین اطاعت کرتا ہون شاید ان ساحرون کے بھروسہ پر جو کہ اسوقت یہان موجود ہین یہ میرا کیا کر سکتے ہین تو اب میرے ہاتھ سے بچ کر جاتا کہان ہی ابھی تو بارگاہ کو اُلٹے دیتا ہون اور سب ساکنان بارگاہ کو قتل کرتا ہون کوئی مجکو روک تو لے یہ کہکر چلا اُدھر ہر ایک ساحر نے اور ہر ایک ساکن بارگاہ نے جو یہ تقریر سُنی اور اُسکو برہم پایا اپنے کو درست کیا سب سردارون نے مع بادشاہ کے قبضہ تلوار پر ہاتھ رکھا اور سنبھل کر بیٹھے یہ بالکل بیخوف تھے اول تو یہ امر تھا کہ یہ لوگ جری و بہادر ہین دوسرے اس امر سے آگاہ ہین کہ یہ بارگاہ سلیمانی ہی یہان یہ سحر کر نہین سکتا ہی اسکو سحر فراموش ہوگا بس یہ جسطرف اور جس پر حملہ کرے وہی اسکو مارلے زندہ یہان سے نہ جانے دے ساحرون نے قصد کیا تھا کہ حرز بہاے سحر سنبھالین پھر خیال آیا کہ بیکار ہی یہان سحر نہ ہوسکیگا فراموش ہوگا مگر سنبھل کر بیٹھے کہ اگر یہ یہان سے نکل گیا تو باہر نکل کر اس سے مقابلہ کرینگے اپنی جانین لڑا دینگے زندہ نہ جانے دینگے ہر ایک اپنے دل مین کہہ رہا ہی کہ خواجہ نے بڑا دھوکا کھایا ایسے دشمن کو بدون قول و اقرار لیے ہوئے رہا کر دیا آخر اُسنے فساد پر کمر کسی مگر سب مع بادشاہ کے اُسی طرف دیکھ رہے ہین قرناطیس وہی کلام کرتا ہوا طرف خواجہ کے چلا خواجہ نے جو اُسکی تقریر سُنی اور اپنی طرف اُسکو پُر عتاب آتے ہوئے دیکھا دل مین کہا کہ ای خواجہ تم نے بڑا دھوکا کھایا اسوقت تمھارے قیافہ نے بھی خطا کی پیشانی و چہرہ سے تو اسکے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ اسنے یہ سب صدق دل سے کہا ہی یہ کیا ہوا اسوقت تو قول سعدی یاد آیا اُسنے سچ کہا ہی یہ مصرع اسوقت حسب حال ہی مصرع بر تواضع ہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست * دیگر دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * مگر جا کہان سکتا ہی یہ بارگاہ سلیمانی ہی سحر کر کے تو جا ہی نہین سکتا ہی رہا یہ امر کہ یون نکل جائے کسی کو قتل کر کے تو یہ بھی ممکن نہین ہی بڑے بڑے بہادر یہان موجود ہین اور شیران دشت وغا و نہنگان معرکہ

ہیجاوہ کب زندہ جانے دینگے پہلے تو یہ تیرے ہی طرف آتا ہی پہلے تو ہی سمجھ لے یہ خیال کر کے
خنجر کمر سے لیا اور سنبھل کر بیٹھے اُدھر قرناطیس قریب آکر پہونچا خواجہ جب تک وہ
قریب نہین آیا اُسوقت تک خاموش بیٹھے رہے سرداروں نے قصد کیا تھا
کہ للکارین اور ڈانٹین خواجہ نے اشارہ سے منع کیا کہ آپ لوگ ابھی خاموش
رہین مین خود اس سے سمجھ لونگا اُدھر عیار بھی کمندین لے کر مستعد ہو گئے تھے کہ
ادھر اسنے خواجہ پر حربہ کیا ہم نے کمندین مار کر اسکو گرفتار کر لیا مگر سب خاموش کھڑے
تھے اور سب سردار مع بادشاہ کے خاموش دست بہ قبضہ بیٹھے ہوئے تھے ہر ایک
اُسی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھین خواجہ اسوقت کیا کرتے ہین ادھر جیسے ہی
قرناطیس قریب خواجہ پہونچا خواجہ نے کہا کہ کیون قرناطیس کیا قصد ہی یہ اُس
رہا کر دینے کا صلہ ہی جو تمھارے کہنے پر ہم نے عمل کیا اور تمکو رہا کر دیا بس اسی مین
خیریت ہی کہ دین اسلام قبول کرو اور اپنے کہنے پر عمل کرو یہ کیسی وعدہ خلافی ہی
کوئی مرد ایسا بھی کرتا ہی کہ دھوکا اور فریب دے یہ نامردون کا کام ہی ہم تو تمکو قول
کا پابند اور دھنی جانتے تھے یہ کہکر ہاتھ اُٹھایا اسطور سے کہ وہ ہاتھ قریب منھ
قرناطیس کے پہونچا ہاتھ کا پہونچنا تھا قرناطیس جھجکا اُسکا جھجکنا تھا کہ کچھ
اُسکے منھ پر چڑا پڑنا تھا کہ وہ ایک مرتبہ لڑکھڑا کر چلا اور جھوما اور دھم سے فرش پر
گرا خواجہ نے آواز دی کہ باندھ لو اس حرامزادہ کو اسنے بڑا فریب کیا تھا خوب
خداوند کریم نے بچایا پہلے میرے ہی اوپر آیا تھا مگر جبکہ خدا حافظ ہوتا ہی تو دشمن
کیا کر سکتا ہی بموجب مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست + اسی منھ
پر یہ دعوی کیا تھا ایک ہاتھ کے اُٹھانے مین گر پڑا بیہوش ہو گیا یہ کہکر سب کی
طرف دیکھا اُدھر برق نے دوڑ کر پھر اُسکی مشکین کمند سے باندھ لین اور زبان
مین سوزن دیے خواجہ نے فرمایا کہ سوزن دینے کی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ
سحر نہین کر سکتا ہی اسی طور سے ستون سے باندھ دو برق نے پھر ستون سے
باندھ دیا سب تعریف خواجہ کی کرنے لگے کہ خوب تدبیر کیا بھلا واقعی اسنے

سامنے کوئی فریب کر سکتا ہے جیسا فریب کیا ویسی سزا پائی خواجہ نے جواب دیا کہ آپ لوگ تو دل مین خیال فرماتے ہونگے کہ خواجہ نے دھوکا کھایا اتنے بڑے ہوشیار کو فریب دیا میرے بھی حواس جاتے رہے تھے مگر خدا نے مدد کی کہ یہ عیاری بن پڑی فوراً ذہن مین آگئی سب نے حد درجہ کی تعریف کی اور کہا کہ آپ ہی کا کام تھا کہ اسوقت مین یہ فکر کی دوسرا اگر اس مقام پر ہوتا کبھی حواس بجانہ رہتے بادشاہ نے فوراً تعریف فرما کر حکم دیا کہ پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو بطور انعام کے دیا جائے بس پھر تو ہر ایک سردار نے علیٰ قدر مرتبہ خواجہ کو اپنے پاس سے دیا قریب پچاس ساٹھ ہزار کے روپیہ جمع ہو گیا خواجہ نے نذر زنبیل کیا اب خواجہ کو حکم دیا کہ اسکو ہوشیار کرو تا کہ اپنی حالت دیکھے برق نے فلیتہ رفع بیہوشی دیا وہ چھینک مار کر ہوش مین آیا چند قطرے آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب جو قرناطیس ہوشیار ہوا اپنے کو بندھا ہوا پایا بہت شرمندہ ہوا خواجہ کی دل مین بہت تعریف کی اور جی مین کہا کہ جیسا انکو سنتے تھے ویسا ہی پایا اس امر سے بھی انکے خدا کی قدرت ظاہر ہوئی یہ باتین دل سے کر کے خاموش چارون طرف دیکھنے لگا خواجہ نے مسکرا کر فرمایا کہ کیون قرناطیس تم نے فریب دینے کا مزہ پا یار ہا ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اگر مین پہلے سے تدبیر نہ کر چکا ہوتا تو تم نے مجکو قتل کیا تھا اگر تم ہزار مرتبہ مجھ سے کہوگے کہ مجکو رہا کر دو مین فوراً رہا کر دونگا اور جب تم میرے اوپر یا کسی سردار پر حملہ کروگے اسی طور سے اسیر ہو جاؤگے یہ ممکن نہین کہ اب تم یہانسے بچ کر جا سکو امکان سے باہر ہے اگر یہ کہو کہ رہا کیون کر دیتے ہو تو ہم اپنے شرع اور طریقہ صاحبقران سے مجبور ہین کہ ہماری شرع مین ہے کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین اُسکے کہنے پر عمل کرو گو وہ بظاہر ایسا کہتا ہو باطن اُسکا خراب ہو اُسکے کہنے پر عمل کرنا ضرور ہے ہم لوگ تو ظاہر پرست ہین جب تم اسطور سے کہوگے ہم ضرور رہا کر دینگے امتحان کر لو اگر باور نہ ہو یہ جو خواجہ نے کہا قرناطیس نے عرض کیا کہ مین آپ سے قسم کھا کر عرض کرتا ہون کہ یہ حرکت جو مین نے کی صرف بطور

امتحان کے صرف اس معرض سے کہ خواجہ سلامت نے جو میرے کہنے پر باور کر کے مجھکو
چھوڑ دیا اور کسی قسم کا بندوبست نہ کیا اسکا کیا سبب ہی ذرا امتحان تو کرنا چاہیے کہ اب کیونکر
یہ مجکو اسیر کرتے ہین بس جیسا مین آپ کو سنتا تھا ویسا ہی پایا بلکہ اُس سے بڑھکر پایا
ورنہ مین تو پہلے ہی دین اسلام قبول کر چکا ہون آپ کی اور بادشاہ اسلام کی اطاعت
و غلامی اختیار کر چکا ہون آپ میری طرف سے کسی قسم کا خیال نہ فرمایئن مجکو رہا فرمایئن
معلوم ہوا کہ آپ سے نہ کوئی فریب کر سکتا ہی نہ جال آپ ضرور خاصان خدا سے ہین اور
آپ کا دین برحق ہی مین توبہ کرتا ہون عجائب پرستی سے آپ تو ہزار مرتبہ کو فرماتے ہین
مین خیال کرتا ہون کہ اگر مین لاکھ مرتبہ رہا ہونگا اور آپ کے خلاف کرونگا تو اسی طرح سے
اسیر ہو جاؤنگا یہ کہکر خاموش ہوا خواجہ نے اُسکی طرف دیکھا نور اسلام پیشانی پر جلوہ گر
پایا مثل ستارے کے دیکھا کہ قرناطیس کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور رو رہا ہی
خواجہ کو یقین ہو گیا کہ یہ سچ کہتا ہی اُسپر بھی یہ کہکر حکم دیا کہ رہا کردو قرناطیس سے یہ کہا
کہ تم اپنے دل مین یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے فریب کھایا اور دھوکا تم نے دیا وجہ یہ ہی
کہ مین کہہ چکا ہون کہ میری شرع ظاہر پرست ہی دوسرے صاحبقران کا حکم ہی
کہ جو اس امر کا اقرار کرے کہ ہم دین اسلام قبول کرتے ہین خواہ وہ دل مین کینہ رکھکر
مسلمان ہوا اُسکے باطن کی طرف نہ خیال کیا جائے ظاہر دیکھا جائے اُسکے قتل و
اسیری سے ہاتھ اُٹھا لیا جائے بس چونکہ تم پھر اُسی امر کا اقرار کرتے ہو مین تمکو رہا
کرتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی رہا کردو برق نے فوراً رہا کر دیا اب کی مرتبہ جو قرناطیس
رہا ہوا دوڑکر خواجہ کے قدم پر گرا خواجہ نے اُسکو سینہ سے لگایا بہت تسلی دی
کہ اُسنے رو رو کر عرض کیا کہ اب میرا ہاتھ ہی اور آپ لوگون کا دامن ہی مجکو عذاب
آخرت سے بچایئے مین توبہ کرتا ہون کہ اب اپنے امکان بھر کوئی فعل بد نہ کرونگا
جب سے آپ نے قیامت برپا ہونے کا حال بیان فرمایا ہی میرا عجب حال ہی
جب خیال آتا ہی بند بند کانپ جاتا ہی میرا حال قابل رحم ہی اور ترس میرے حال
پر ترس کھایئے مین گنہگار ہون کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ میرے سب گناہ

عفو ہو جائین خواجہ نے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو اور پریشان نہ ہو وہ بڑا کریم ہی اور رحیم اور
پلک نواز ہی ایک پل مین سب گناہ صغیرہ و کبیرہ عفو کر دیتا ہی اُسکی درگاہ مین توبہ کرو کہ جو
فعل بد اور شنیع کرتا تھا اور مجھ سے سرزد ہوتے تھے اب نہ کرونگا مین توبہ کرتا ہون میرے
گناہ عفو فرما بس قرناطیس نے اسیطور سے دعا کی اُسکے بعد قدم بادشاہ پر گرا بادشاہ
نے گلے سے لگایا دست شفقت پشت پر پھیرا اُسنے بادشاہ سے بھی اُسی طور سے
رو رو کر عجز و انکسار کیا بادشاہ نے بھی تشفی فرمائی پھر تو وہ ہر ایک سردار سے ملا اور
ہر ایک سے یہی سوال تھا کہ میرے حق مین دعا فرمایئے کہ خداوند کریم آپ لوگون کی
دعا کی برکت سے میرے گناہ عفو فرمایئے اور بخش دے اور عذاب آخرت سے نجات
دے نار دوزخ سے بری فرمایئے کیونکہ میرے جسم کو اُس آتش کی تاب نہ ہوگی میرے
روح اُسکی حالت کو سُنکے قفس جسم سے نکلنے کو تھی میری آنکھون کے سامنے وہ سب
سمان بندھا ہوا ہی دل بیقرار ہو رہا ہی دل مضطر کو تاب نہین ہی سب نے کہا کہ
اسقدر بیقرار نہ ہو خدا اپنا رحم کریگا اور بخش دیگا کوئی مقام اندیشہ نہین ہی
کیونکہ تم نے دین اسلام قبول کیا ہی کفار سے جہاد کروگے راوی بیان کرتا ہی کہ
قرناطیس اُسیوقت سے از سر صدق مطیع اسلام ہوا خواجہ نے اُسکو تو اعد اسلام
تعلیم فرمائے اُسنے سوا سے سحر کے سب افعال شنیع سے توبہ کی سب لوگون کے
سامنے بادشاہ اسلام نے قرناطیس کو صف ساحران مین اُسکے مرتبہ کے موافق
کرسی مرحمت فرمائی وہ یہ الطاف و کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا سب خوش ہوئے
دربار آراستہ ہوا ہر ایک خواجہ کی تعریف کر رہا ہی خواجہ کرسی پر بیٹھے ہوئے
ہین کہ قرناطیس نے ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین اخلاق
کے پاس جاؤن اور اُسکو سمجھا کر لاؤن تاکہ وہ بھی اس ظلمت کفر سے نجات پائے
دائرۂ اسلام مین آئے آپ کی بدولت اگر نہ مانیگا تو اُسکو مع اُسکے لشکر کے اسیر
کرکے حاضر خدمت کرونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم کو اختیار ہی مگر میرے نزدیک تو یہ
امر مناسب ہی کہ اُسکو طبل جنگ بجوانے دو کوئی نہ کوئی سردار اُسکو زیر کر لیگا

یہ امر خلاف شجاعت ہو کہ عمیر ساحر پر سحر کرکے اُسکو اسیر کرلین ہمارے طریقہ اور آئین کے خلاف ہو قرناطیس نے عرض کیا کہ اُسنے جو حضور سے خلاف مروی و مردانگی کیا کہ جب خود عہدہ برانہ ہوسکا تو مجھسے کمک طلب کی اور ساحر کو عمیر ساحر سے لڑوایا آپ یہ فرماتے ہین کہ ہر ایک کو اپنے فعل کا اختیار ہو جو جسکا جی چاہا وہ کیا ہم کو یہ امر زیبا نہین ہی ہم سب ہین بدنام ہوجائینگے تو قرناطیس نے عرض کیا کہ مین آپ کے حکم کے خلاف نہین کرسکتا ہون مگر میری یہ خواہش تھی کہ ایک مرتبہ مین پند و نصیحت کرلیتا اگر وہ مان لیتا تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یہ قصد ہو تو بسم اللہ شوق سے جاؤ مگر اس امر کا خیال رہے کہ غصہ نہ کرنا جو وہ کہے اُسکو سُنکے چلے آنا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب حکم عالی کے خلاف نہ کرونگا خواجہ نے یہ سُنکے قرناطیس سے کہا کہ تم جاؤ شوق سے ہم منع نہین کرتے ہین مگر یہ نہ کہنا کہ ہم دھوکا دے کر چلے آئے اگر تمھارے دل مین بدی ہو یہ خیال رکھنا کہ جب یہ امر مجھکو معلوم ہوگا کہ تم دھوکا دے کر اور فریب کرکے اپنی جان بچاکر چلے گئے ہو صرف فقرہ دیا تو یاد رکھنا کہ مین اُسی مقام پر آکر ایکی مرتبہ تم کو قتل کر ڈالونگا زندہ نہ چھوڑونگا آیندہ تم کو اختیار ہو قرناطیس نے عرض کیا کہ اگر آپ کو یہ شک ہو تو کسی کو میرے ہمراہ کردیجیے یا خود تشریف لے چلیے یا مجھسے قسم لے لیجیے اگر فرمایئے تو مین نہ جاؤن بس جواب زبان سے کہدیا وہی ہوگا جو مرد ہین وہ زبان کے کہے کے خلاف نہین کرسکتے ہین نامردونکا یہ کام ہو کہ زبان سے کہا کچھ کیا کچھ قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار اب سر بھی کٹ جائے تو مین اپنے قول سے نہ پھرون بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاؤ کوئی تم کو مانع نہین ہو خواجہ نے بھی کہا کہ بسم اللہ کرو ہم کو تمھارا اعتبار ہو بس قرناطیس سلام کرکے کرسی پر سے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آیا تخت سحر تیار کرکے طرف لشکر اخلاق کے روانہ ہوا جب قرناطیس چلا گیا اُسوقت ملکہ غزالہ و آہو چشم و دیگر ساحرون نے بادشاہ و خواجہ سے عرض کیا کہ ہم یہ تو عرض نہین کرسکتی ہین کہ حضور نے غلطی فرمائی یا دھوکا کھایا مگر یہ ضرور عرض کرینگے کہ قرناطیس اپنی جان بچاکر چلا گیا اب اسکے ہاتھ

سے بچنا محال ہی بڑی آفت برپا کرے گا جاتے ہی لشکر مین قیامت ڈھائے گا بہت
بڑا زبردست ساحر ہی ہم مین سے کوئی اُسکے سحر کا جواب نہ دے سکیگا اب دیکھیے کیا
ہوتا ہی کیونکر اسکے شر سے جان بچتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جو خدا کو منظور ہوگا ہم اُسکے حکم
کے خلاف نہین کر سکتے ہین ہم ظاہر کو دیکھتے ہین باطن کا کیا حال معلوم ہم کو علم
غیب نہین ہی یہ علم سوائے خدا کے دوسرے کو نہین ہی جو اُسکی مشیت مین ہوگا
وہ ہوگا اگر ہم سب کی اجل اسکے ہاتھ سے ہی تو ہم بچ کر کہان جا سکتے ہین اُس کی
مصلحت سے کیا چارا ہی بندہ ہر طرح مجبور و ناچار ہی وہ سب کا مالک و مختار ہی
مرگ و حیات اُسی کے قبضہ مین ہی سب نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا ہماری مرضی
یہ ہی اور اس عرض کرنے سے غرض یہ تھی کہ خواجہ نے بڑی محنت و مشقت سے اسیر کیا
تھا اور یون اسیر ہو کر رہا ہو جائے اور چلا جائے بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی قضا نہ
تھی وہ کیونکر نہ رہا ہوتا نہ اُسکے مقدر مین قید رہنا تھا یہ سب کارخانہ قدرت خدا
کے ہین یہ سُنکے وہ سب خاموش ہو رہے مگر ہر ایک کو اس امر کا خیال ہی کہ دیکھیے
کیا ہوتا ہی اب اس امر کا کیا انجام ہوتا ہی بہت بڑا ساحر ہاتھ آکر رہا ہو گیا وہ ضرور
اسکا عیوض لے گا بڑا سخت قلب ہی ایک ایک کو چن چن کے قتل کرے گا
ادھر بادشاہ و خواجہ نے ہرکارون کو حکم دیا کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہانسے قرناطیس
جو گیا ہی تو اُسنے اخلاق سے کیا تقریر کی اور اُسکا کیا قصد ہی آیا وہ شریک ہمارا ہی
یا اُسنے ہم کو فقرہ دے کر اپنی جان بچائی ہرکارے یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوئے
خواجہ نے جہان پناہ سے عرض کیا کہ مین خود جاتا ہون اگر وہ موافق ہی تو خیر ورنہ
حالت نفاق مین جب مین اُسکو پاؤنگا فوراً عیاری کرونگا اور جہان تک ہوگا
اسیر کر کے لاؤنگا مین چھوڑونگا نہین کہ وہ آفت برپا کرے اور ہم سب کو پریشان
کرے مین یہ چاہتا ہون کہ یہان سے جلدی فراغت ہو تو مین صاحبقران کی خدمت
مین روانہ ہون کیونکہ وہ انتظار کر رہے ہون گے یہ کہکر خواجہ کرسی پر سے اُٹھے
اور بیرون بارگاہ آکر طرف لشکر کفار کے راہی ہوئے انکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اور

بادشاہ و کل اہل دربار کو خواجہ و ہرکارون و قرناطیس کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی کہ دیکھیے
کیا خبر آتی ہی اب ادُھر کا حال تحریر ہوتا ہی کہ اخلاق نے ہرکارون کو روانہ کیا تھا کہ جا کر
خبر تو لاؤ کہ وہ کس طور سے پیش آئے ملک قرناطیس سے ہرکارے پہلے لشکر نقابدار
مین آئے تھے اور صورت تبدیل کیے ہوئے یہان موجود تھے اُنکے سامنے لشکر اسلام
سے چوبدار آکر نقابدار و سردارو نکو بلا لے گیا تھا لشکر اسلام مین جبکہ خواجہ نے طلب کیا
تھا جسکے بعد خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا تھا اور وہ سب لشکر جو کہ سحر کا تھا وہ سب برباد
ہوگیا تھا ہرکارے بھی صورت تبدیل کیے ہوئے ہمراہ نقابدار کے بارگاہ سلیمانی مین
آئے تھے اُنکے سامنے یہ سب واقعہ گذرا وہ بخوبی اُسکو دیکھا کیے سب حال اُنھون نے دیکھا تھا
اور سارا واقعہ اُنکے روبرو گذرا تھا وہ موجود تھے کہ خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا اور اُسکے بعد
قرناطیس کو مطیع اسلام کیا کل حال اُنکے روبرو گذرا جب قرناطیس بادشاہ اسلام
سے اجازت لے کر برائے پند و نصیحت اخلاق چلا تو یہ ہرکارے لشکر سے نکل کر فوراً
اپنے لشکر کی طرف چلے اور داخل بارگاہ اخلاق ہوکر مجرا کیا اخلاق انکا انتظار کر رہا تھا
اخلاق نے پوچھا کہ کیا خبر لائے قرناطیس پر کیا گذری آیا وہ اسیر ہین یا قتل کیے گئے
اُنھون نے عرض کیا کہ کیا عرض کرین بڑا غضب ہوگیا قرناطیس مطیع اسلام ہوگئے
اخلاق کے اور کل اہل دربار کے حواس جاتے رہے یہ سُنکے اخلاق نے ہرکارون
سے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم جو بموجب حکم سرکاری
لشکر نقابدار مین گئے داخل بارگاہ ہوئے نقابدار مع سردارون کے بیٹھا ہوا تھا ہم صورت
بدلے ہوئے کھڑے تھے کہ لشکر اسلام سے چوبدار ایک رقعہ لے کر بادشاہ اسلام و شاہ
یکرنگ کا بنام نقابدار آیا نقابدار کو مع سردارون کے طلب کیا تھا نقابدار فوراً
حسب طلب بادشاہ اسلام و اپنے سردار کے گیا ہم بھی ہمراہ گئے بصورت مبدل
کے جب وہ سب پہونچ گئے اُسوقت خواجہ یعنے بادشاہ یکرنگ نے یہ
تقریر بادشاہ اسلام سے کی ہرکارون نے کل تقریر خواجہ کی بیان کی جو کہ خواجہ
نے بادشاہ اسلام سے کی تھی خلاصہ یہ کہ ہرکارون نے سب حال بیان کیا خواجہ

نکا اپنے کو ظاہر کرنا اور سب عیاریان جو جو خواجہ نے طلسم و شہر غنطاقیہ مین کین تھین
سب بیان کین اور کہا کہ وہ بادشاہ عمرو عیار تھے و نقابدار جہانگیر بن حمزہ تھے اور
باقی وہ سردار تھے جو کہ ساحر ہین اور طلسم کشا کے شریک ہوئے ہین یہ سنکے سب نے کہا
کوئی پسر حمزہ علمشاہ ہو وہ شہر غنطاقیہ مین اسیر تھا ارموز جادو برادر غنطاق
نے اُسکو سحر کرکے اسیر کرلیا تھا اُسکی رہائی کے لیے گئے تھے وہان خواجہ عمرو بھی موجود
تھے ان سردارون نے جا کر اور خواجہ نے عیاری کرکے علمشاہ کو رہا کیا غنطاق گجلاخ
نے مع کل لشکر و اہل شہر کے دین اسلام قبول کیا علمشاہ نے غنطاق کو ہمراہ لیکر
طرف کوہ البرز کے کوچ کیا خواجہ مع ان سب کے ادھر کو روانہ ہوئے راہ مین اس
مقابلہ کی خبر پائی یہ تدبیر کی سب سردارون کو حکم دیا کہ تم صورت اپنی سحر سے تبدیل
کرو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور جہانگیر کو نقابدار بنایا خود بادشاہ بنے ساحرون سے
لشکر سحر درست کرایا اور یہان آکر مقابلہ کیا خلاصہ یہ کہ جب قرناطیس کو اسیر کرلیا
اب اپنے کو ظاہر کیا اور سب حال بیان کیا سب یہ سنکے بہت خوش ہوئے اُسکے بعد
قرناطیس کو ستون سے باندھ کر ہوشیار کیا اُسکے روبرو بہت کچھ اپنے دین و
مذہب کی تعریف کی اور سب مذہبون کی مذمت کی اور ساحرون کو برا کہا کچھ
قیامت کا حال بیان کیا جسکا انجام یہ ہوا کہ قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا
خواجہ نے اُسکو رہا کیا رہا ہونا تھا کہ وہ خواجہ پر برہم ہوکر چلا جب قریب خواجہ
پہونچا خواجہ نے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ کیا کہتے ہو ہاتھ کا اُٹھانا تھا کہ قرناطیس دھم
سے گرا فرش پر خواجہ نے برق فرنگی کو حکم دیا کہ باندھ لو برق نے باندھ لیا ہوشیار
کیا خواجہ نے قرناطیس سے کہا کہ اگر تم ہزار مرتبہ میرے ساتھ فریب کروگے
مین اسیطور سے تم کو اسیر کرلونگا قرناطیس نے جواب دیا کہ مین امتحان کرتا تھا
جیسا سُنا تھا ویسا ہی پایا مین تو قبل ہی سے دین اسلام قبول کرچکا ہون مجکو رہا
کردیجیے خواجہ نے رہا کیا وہ ہر ایک کے قدم پر گرے اور ہر ایک سے عجز و انکسار
کیا اپنی خطا معاف کرائی بادشاہ نے بہت مہربانی فرمائی کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی

خواجہ سے سب بہت خوش ہوئے خواجہ کو انعام ملا خلاصہ یہ کہ قرناطیس جادو
مسلمان ہوکر اب آپ کے سمجھانے کو آتے ہین ہرکارون نے کل ابتدا سے آخر تک بیان
کیا اخلاق نے واہل دربار نے جو یہ حالت سُنی حواس جاتے رہے ہرکارون سے کہا
کہ سچ کہ قرناطیس مسلمان ہوگئے یا صرف اپنی رہائی کے خیال سے اور جان بچانے
کے سبب سے فریب دیا اور دھوکا دے کر اپنی جان بچائی جب رہا ہوگئے تو دھوکا دیکر
ادھر کو آتے ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی ادھر کو نہ آتے وہ اپنے دین و مذہب کے پختہ ہین جیسے انکو
دھوکا دیا گیا ویسے ہی اُنھون نے بھی دھوکا دیا ہرکارون نے جواب دیا کہ یہ امر نہین
ہی وہ دراصل مسلمان ہوگئے ہین ہمارے سامنے اُنھون نے خداوند پر لعنت کی اور
ہزارون گالیان دین اور وہ کلمات مہمل زبان پر جاری کیے کہ ہم کیا عرض کرین وہ بہت
غصہ ہین آتے ہین خبردار ہو جایئے اخلاق نے کہا کہ یہ صرف اُن لوگون کے دکھانے
کے لیے تھا اور اپنی طرف سے اطمینان دلانے کے لیے ہرکارون نے عرض کیا کہ ہم نے
آگاہ کر دیا آیندہ آپ کو اختیار ہی مگر اخلاق کے دل کا عجب حال ہی نہایت درجہ بیقرار ہی
کہتا ہی کہ بڑا غضب ہوا اب سوائے دین اسلام کے قبول کرنے کے دوسری تدبیر نہین
ہی اگر نہ قبول کرونگا تو میری جان جائے گی اور یہ ملک بھی اسلام آباد ہوگا جسکو کمک
کے لیے طلب کیا تھا وہ بھی اُنکا شریک ہوگیا یہی تو غضب ہوا اُدھر ہر ایک سردار
اپنے دل مین کہہ رہا ہی کہ اگر قرناطیس نے دین اسلام قبول کیا ہی اور شریک خدا
پرستان ہوا ہی تو ہم بھی اُسکا ساتھ دینگے اور شریک اہل اسلام ہونگے جان تو بچے گی
اخلاق کی شراکت مین جان جائے گی اور بادشاہ کا یہ خیال بالکل غلط ہی اخلاق
اپنی طرف فکر کر رہے تھے سردار اپنی طرف فکر کر رہے تھے کہ یکایک برق چمکی اور تخت
ختیمے بارگاہ مین ہوا پر سے اُترا سب نے قرناطیس کو اُس تخت پر بیٹھے ہوئے
پایا مگر چہرہ سے نور اسلام ظاہر تھا مگر رخ سے عتاب ہویدا تھا کہ جب اخلاق نے
قرناطیس کو اس حال سے دیکھا مع سردارون کے استقبال کیا اور لاکر اپنے برابر
بٹھایا جب بیٹھ چکا اُسوقت اخلاق نے رہا ہونے کی کیفیت دریافت کی

قرناطیس نے کل حال بیان کیا اور ظاہر کیا کہ مین خدا پرست ہوگیا ہون اور تم کو بھی
سمجھانے کو آیا ہون کہ تم بھی دین اسلام قبول کرو اور اطاعت بادشاہ اسلام کی اگر میرے
کہنے کے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ تم مثل سگ و خوک کے قتل کیے جاوگے آیندہ تم کو
اختیار ہی یہ کہکر جو کچھ خواجہ سے وحدانیت خدا مین بیان کیا تھا وہ سب بیان کیا
اور قیامت کا حال جو کہ خواجہ کی زبان سے سُنا تھا وہ سب بیان کیا جب اخلاق
کو اس امر کا یقین ہوگیا تو اُنسے کہا کہ واقعی آپ خدا پرست ہوگئے ہین قرناطیس
نے کہا کہ ضرور اس مین شک بھی ہی راوی بیان کرتا ہی کہ خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے موجود
ہین اور ہر کارے بھی صورت تبدیل کیے سب سُن رہے ہین جب قرناطیس نے
کہا کہ کیا اس مین بھی شک ہی تو اخلاق نے کہا کہ ہان مین نے یہ خیال کیا تھا کہ
شاید جیسے اُنھون نے آپ کو دھوکا دے کر اسیر کر لیا اسی طور سے آپ نے بھی
اُنکو فریب دیا اور اپنے کو قید سے بچا کر اور قتل ہونے سے فریب دے کر اور یہ فقرہ
کر کے کہ مین مسلمان ہوگیا ہون اپنے لشکر کو چلے آئے یہ سُننا تھا کہ رنگ رو
قرناطیس کا تغیر ہوگیا اور نہایت ہی غصہ آیا اخلاق کیطرف بنگاہ قہر دیکھ کر
کہا کہ او اخلاق یہ تو نے کیا کیا قول مردان جان دارد و سخن مردان اعتبار جو کہ نامرد
ہوتا ہی وہ اپنے قول سے پھر جاتا ہی یا جسکے باپ مین فرق ہوتا ہی اُسکی بات مین
بھی فرق ہوتا ہی جسکے زبان ایک اُسکا باپ ایک جسکے زبان دو اُسکے باپ ہزارون
بس میرا ایک باپ ہی میرے زبان بھی اور بات بھی ایک ہی جو مین نے کہا ہی
اُسکے بالکل خلاف نہ کرونگا چاہے میرا سر کٹ جاے چاہے جان جاے کبھی اُسکے
خلاف نہ کرونگا مین تم کو بھی نصیحت کرتا ہون کہ اس باطل پرستی کو ترک کرو
اور دین اسلام کو قبول کرو اور تم کو اگر منظور نہ ہو تو طبل جنگ بجواؤ مین تم سے
مقابلہ کرونگا یہ اب ممکن نہین ہی کہ مین اس امر سے باز آؤن آیندہ تم کو اختیار
ہی یہ کہکر بہت ندامت مذہب عجائب پرستی کی اور تعریف خداوند کریم کی بیان کی
اخلاق نے جو یہ سُنا تو بہت پریشان ہوا اور خیال کیا دل مین کہ تمھارا خیال

سچا تھا جو کیا تھا کہ یہ فریب دے کر آتا ہی یہ تو ہمہ تن اُنکا شریک ہو گیا ہی اب کیا کرنا
چاہیے دل سے جو صلاح لی اُسنے یہ راے دی کہ ضرور دین اسلام حق ہی اور سب دین
باطل ہین اور جو وہ لوگ کہتے ہین وہ درست ہی تجکو بھی لازم ہی کہ اسی دین کو قبول کر اور
اپنی آخرت درست کر یہ جو دل نے صلاح دی اُدھر آب تقریر قرناطیس نے اسکے قلب
سیاہ پر سے زنگ کفر کو دھوکر پاک کیا اسکے بھی دل مین نور اسلام کے شمع نے اپنی روشنی
کو پھیلایا اِسنے جب دل نے یہ صلاح دی تو قرناطیس نے کہا کہ مین بھی آپ کے فرمانے سے
باہر نہین ہون لہذا مجکو بادشاہ اسلام کے پاس لے چلیے تا کہ مین کلمہ پڑھکر دین اسلام قبول
کرون جب ایسے شخص نے اُنکی شراکت کی اور اپنا مذہب آبائی ترک کیا اور دین اسلام
قبول کیا تو پھر مجکو کیا عذر ہی کیونکہ مین تو پہلے ہی جی ہار چکا تھا اور یہ جانتا تھا کہ کوئی مددگار ایسا
ہو کہ جو کمک کرے اگر آپ اسقدر امداد نہ کرتے تو مین قبل ہی اُنکی اطاعت کرتا اور دین
اسلام قبول کرتا صرف آپ کے بھروسہ پر اسقدر مین اُنسے لڑا اب کون ہی جسکے بھروسہ
پر لڑونگا اگر مین لڑا بھی تو سواے ذلت کے اور کیا ہوگا اس سے یہی بہتر ہی کہ آپ کے
کہنے کے موافق کرون اور آپ کو اپنا دشمن نہ بناؤن قرناطیس نے جواب دیا کہ مین تم پر
جبر نہین کرتا ہون جو تم کو منظور ہو وہ کرو چونکہ مجکو تم سے ایک قسم کی الفت تھی اُسکے
خیال سے اسقدر ذکر کیا ہی اگر کوئی اور ہوتا تو کبھی نہ آتا جو کچھ ہوتا سمجھ لیا جاتا اخلاق
نے کہا کہ مین پہلے ہی سے اس امر کا قصد کیے ہوئے تھا بس قرناطیس نے کہا کہ
پھر عرصہ کس امر کا ہی چلو سعادت دارین حاصل کرو بادشاہ کی قدمبوسی سے مشرف ہو
زیارت کرو تمھارا بڑا مرتبہ کیا جائے گا یہ سُنکے اخلاق نے اہل دربار کیطرف دیکھ کر کہا کہ
جن جن کو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ہمراہ چلین کیونکہ مین دین اسلام قبول کرنے کو جاتا
ہون اور جنکو میرا ساتھ نہ دینا ہو وہ میرے سرحد و لشکر سے نکل جائین کیونکہ اُنکا میرے
پاس کچھ کام نہین ہی سب نے عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین ہم کب
آپ کے دامن کو چھوڑینگے واہ کیا خوب ہم آپ کو ترک کرکے اس سعادت
محروم رہین ہمیشہ تو کفر پرستی مین بسر کی اب جو راہ نیک ملی تو پھر اُس سے انحراف

اگرچہ یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا اخلاق و قرناطیس نے اُن سب کی تعریف کی بس قرناطیس نے
اخلاق و کل سرداروں کو اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر اسلام کے چلا یہان خواجہ و ہرکارون
نے پہونچکر کل حال بادشاہ سے بیان کیا خواجہ نے بہت تعریف کی اور اُن سرداروں سے
کہا کہ آپ نے سُنا کہ جو تقریر قرناطیس نے وہان کی واقعی وہ قول کا سچا اور صدق دل
سے مسلمان ہوا ہی جن سرداروں نے اعتراض اور شک کیا تھا اُنھون نے جواب دیا
کہ واقعی آپ بہت بڑے قیافہ شناس اور قدر دان ہین خواجہ نے کہا کہ اب وہ اخلاق
وغیرہ کو ہمراہ لیے ہوئے اپنے ہمراہ آتا ہی چند سردار استقبال کو جائین اگر بادشاہ کا حکم
ہو بادشاہ نے فرمایا ضرور جائین چنانچہ چند سردار براے استقبال بادشاہ کے روانہ فرمائے
اُدھر قرناطیس مع اخلاق و سرداروں کے داخل لشکر اسلام ہوا ان سرداروں نے جاکر
اُسکو راہ مین لیا اور ملاقات کی اور کہا کہ ہم کو بادشاہ نے آپ کے آنے کی خبر سُنکے براے
استقبال روانہ کیا ہی قرناطیس نے اخلاق سے کہا کہ تم نے دیکھا ان لوگون کے خلق
و قدردانی کو کہ ادنی ادنی کا کیا مرتبہ تصور کرتے ہین ایسے کی اطاعت و فرمانبرداری سے
دل خوش ہوتا ہی قرناطیس نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو ان سرداروں سے ملوایا اور
باہم بغلگیر کرایا ہر ایک خوش ہوا وہ سرداران سب کو لیکر بارگاہ مین آئے قرناطیس
نے اخلاق و اُسکے سرداروں کو بادشاہ کے قدم پر گرایا اُنسے قدمبوسی حاصل کی بادشاہ
نے اُسکا سر سینہ سے لگایا بہت شفقت و مہربانی فرمائی پھر تو ہر ایک سردار سے
وہ ملا سب نے اُسپر مہربانی فرمائی اخلاق مع اپنے سرداروں کے کلمہ پڑھکر از سر
صدق مسلمان ہوا اُسکو مع اُسکے سرداروں کے طرف دست چپ کے جگہ مرحمت ہوئی
اُسکے بعد بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے لشکر مین آیا اور قرناطیس اپنے کوہ کیطرف
گیا قرناطیس نے وہان جاکر سب اپنے ملازمون و عزیزون کو مطیع اسلام کیا اور اپنے
کوہ کو اسلام آباد کیا اُن سب کو لیکر حاضر خدمت بادشاہ ہوا سب نے شرف
ملازمت حاصل کیا ادھر اخلاق نے کل اپنے اہل لشکر کو اور اہل قلعہ و اہل کوہ کو
مسلمان کیا اور سب کو زیارت بادشاہ سے سرفراز کیا یا بڑی دھوم سے بادشاہ اسلام

و اہل دربار و سرداروں کی دعوت کی جب قرناطیس بھی اپنے مقام سے آ چکا اُسکے بعد بادشاہ اسلام نے جشن خوشی کے برپا ہونے کا حکم دیا بعد جشن و دعوت اخلاق کے بہت بڑا یہاں بھی جشن ہوا سات دن تک دن عید رات شب برات رہی آٹھوین دن جلسہ برخاست ہوا خواجہ بھی خوب خوب گائے جب یہاں سب کاموں سے فراغت ہو چکی اور سب طور سے تسلط ہو گیا اُسوقت خواجہ نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون اور خدمت آقا مین جاتا ہون کیونکہ وہ میرا انتظار فرما رہے ہونگے آپ لشکر سے خبردار رہیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ تشریف لے جایئے میری طرف سے خدمت صاحبقران مین بہت بہت آداب عرض کر دیجیے گا اور بہت جلد اُنکی خبر خیریت سے آگاہ فرمائیے گا کیونکہ اُنہین میرا دل لگا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ بہت اچھا پھر تو ہر ایک سردار نے و فرزندو پوتون نے خدمت صاحبقران مین تسلیم بذریعہ خواجہ کے عرض کرائی خواجہ وہان سے سب سے رخصت ہو کر طرف کوہ بے ستون و کوہ رنگا رنگ و قصر بہشت تمثیل کے روانہ ہوئے انکو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ ان کا حال آیندہ تحریر ہوگا اور بادشاہ اسلام کو مع کل سرداروں و کل لشکر زیر کوہ بلور انتظار مین صاحبقران کے رکھا جاتا ہے اور اخلاق وغیرہ سب مطیع ہو چکے ہین انشاء اللہ تعالے اب انکا حال بھی آیندہ تحریر ہوگا اب مین عنان قلم کو طرف حالات صاحبقران کے منعطف کرتا ہون اور واقعات صاحبقران کو تحریر کرتا ہون شعر از ین قصہ یکدم فراموش کن + ز جائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان صاحبقران تزلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران عالی شان کے ملاحظہ ہون و دیگر حالات متعلق داستان ہذا قلم بند کرتا ہون

راویان سخن گستر و حاکمان سخن پرور اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین اور معرض بیان مین لاتے ہین کہ جب خواجہ حکیم شیاطین کو گرفتار کر کے لائے تھے اور صاحبقران نے اُس سے دین اسلام کے قبول کرنے کو ارشاد کیا تھا تو اسنے شرط کی تھی کہ اس راستے

پر ایک کوہ ہی اگر آپ مجکو یہ دریافت کر دیجیے کہ اُس کوہ پر جو گنبد ہی اور اُسمین روشنی ہوتی ہی اور آواز آتی ہی کہ منم خداوند کوہ نشین مین اور وہان کے سب باشندے اُسی کو سجدہ کرتے ہین اگر آپ یہ راز میرے اوپر ظاہر فرما دیجیے کہ وہ کون ہی تو مین آپ کے خدا کو سجدہ کرون ورنہ مجکو معاف فرمائیے صاحبقران نے اُس سے اقرار کیا تھا اور خواجہ کو روانہ کیا تھا اور خود حکیم کے یہان مہمان رہے تھے خواجہ کے انتظار مین یہ سب حال اجزاے منشی احمد حسین صاحب قمر مرحوم مین تحریر ہین اور اُنھون نے حال صاحبقران کو اسی مقام پر ترک کیا ہی اب یہ حقیر تحریر کرتا ہی کہ صاحبقران پاس حکیم اسقلینوس کے مہمان ہین اور حکیم شیاطین قید صاحبقران ہین ہی صاحبقران خواجہ کا انتظار فرما رہے ہین انکو تو اسی مقام پر رکھیے روز عیش و عشرت مین بسر ہوتی ہی اکثر حکیم سے فرماتے ہین کہ خواجہ ابھی تک نہین آئے نہ معلوم اُنپر کیا گذری جو اُنکو عرصہ ہوا کیونکہ ہم لوگون کے تو ہزارون دشمن ہین دوست کم ہین کیا کسی بلا مین مبتلا ہو گئے حکیم عرض کرتا ہی کہ اُنکو حال نہ معلوم ہوگا اور اُنپر یہ راز نہ کھُلا ہوگا اُسی کی تدبیر مین ہونگے اسی سبب سے نہین تشریف لائے آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ تشریف لاتے ہونگے اور بامراد آئینگے صاحبقران نے فرمایا خدا ایسا ہی کرے مجکو بڑی بڑی فکرین لاحق ہین اول تو اس طلسم کے فتح کرنے کی فکر ہی کہ کوہ بے ستون کو فتح کرون لوح طلسم حاصل کر کے طلسم کو فتح کرون اپنے فرزند کو رہا کرون کہ جسکی رہائی کے لیے مین نے خواجہ کو روانہ کیا تھا وہ راہ مین اسیر ہو گئے جو مین نے اُنکو رہا کیا اسکے بعد اپنے دوسرے فرزند کی تلاش کرون جو کہ بدون کہے سُنے کسی طرف چلا گیا ہی تیسرے لشکر کی خبر لون کہ کچھ لشکر تو میرا زیر کوہ بلور بمقابلہ اخلاق قزاق فروکش ہی اور باقی لشکر مع بادشاہ کے طلسم نوخیز جمشیدی پر ہی نہ معلوم اس لشکر پر میرے آنے کے بعد کیا گذری اور اُس لشکر پر مجکو یہ فکرین لاحق ہین طلسم کے کامون سے فراغت پاؤن تو ان سب سے ملون حکیم نے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین انشاء اللہ یہ سب کام آپ کے حسب دلخواہ ہونگے کوئی مقام تردد نہین ہی

صاحبقران خاموش ہو رہے صاحبقران تو عیش و عشرت مین مصروف ہین مگر زیادہ تر خواجہ کی فکر ہی ہر روز صبح کو اُٹھکر پہلے خواجہ کو یاد فرماتے ہین اُسکے بعد اور کامون مین مصروف ہوتے ہین دن بھر اندر قصر کے جلسہ آراستہ رہتا ہی حکیم اپنی آنکھین بجائے فرش بچھاتا ہی بہت خاطر و مدارات کرتا ہی سہ پہر کو بیرون قصر صحبت برپا ہوتی ہی باغ وغیرہ کی سیر ہوتی ہی دو پہر رات تک باغ مین جلسہ برپا رہتا ہی بعد دو پہر رات کے خاصہ نوش فرما کر صاحبقران آرام فرماتے ہین کبھی دن کو بالائے قصر جو کہ صحرا کیطرف برآمدہ ہی اُسپر آکر جلوہ فرما ہوتے ہین صحرا کی سیر کرتے ہین بیرون باغ و قصر ملازمان حکیم جو کہ قریب بارہ ہزار کے ہین فروکش ہین اور حفاظت کرتے ہین صاحبقران کو خواجہ کی یاد کسی وقت نہین فراموش ہوتی ہی ہر وقت یاد خواجہ ہی حکیم ہمہ تن صاحبقران کی خاطر داری مین مصروف ہی اور باعث سعادت خدمت صاحبقران کو جانتا ہی صاحبقران کو تو اس حال مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال ملکہ لعلان حور پیکر بھانجی شنکال کا تحریر ہوتا ہی منشی صاحب مرحوم نے یہ تحریر کیا تھا کہ ملکہ لعلان حور پیکر نے خواجہ کو اسیر کرکے اپنی خواص سنبل کے ہاتھ خدمت ماموں مین روانہ کیا تھا جسکو قتل کرکے صاحبقران نے خواجہ کو رہا کیا تھا یہ وہ تحریر کر چکے ہین اب مین لعلان کا حال تحریر کرتا ہون جب وہ خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کر چکے اور صحبت آراستہ ہوئی یکایک لعلان کو خواجہ کے گانے کا خیال آیا کیونکہ اسکو علم موسیقی سے بہت ذوق ہی اور مرتبہ عشق کا ہی اب جو اس نے صحبت کو آراستہ پایا اور خواجہ کی آواز کو جو خیال آیا تو اسکو صدمہ سا ہوا اسکا میلان طبع بھی کسیقدر خواجہ کی طرف ہوا بہ سبب گانے کے کیونکہ آپ کی صورت زیبا تو اس قابل نہین کہ کوئی عاشق ہو جو عاشق ہوتا ہی انکے گانے کی آواز پر چنانچہ ملکہ جادو و ملکہ برق جادو و ملکہ سرو سیمتن یہ ایسی شاہزادیان حسین و خوبصورت ہین کہ اپنا مثل و نظیر نہین رکھتی ہین مگر خواجہ کے عاشق و شیدا ہین بہ سبب آواز و علم موسیقی کے اسی طریقہ سے اسکو بھی رغبت ہوئی فوراً دل مین خیال پیدا ہوا کہ اے لعلان تو نے بہت برا کیا جو عمرو کو اسیر کرکے ماموں کے پاس

بھیجدیا تو نے غصہ مین کچھ نہ خیال کیا اسوقت وہ ہوتا تو گاتا تیرا دل بہلتا اُسکا گانا
تو عجب رنگ کا ہی اس قسم کا گانا تو کبھی مین نے سنا ہی نہین باوجودیکہ بڑے بڑے
گانے والے طلسم مین رہتے ہین مگر یہ آواز اور یہ گلا کسی نے نہین پایا تو اپنے پاس قید
رکھتی جب تیرا جی چاہتا اُسکو بلاکر گانا سُنتی اگر وہ مان جاتا تو اُسکو عجائب پرست
کرکے اپنی خدمت مین رکھتی بڑا لطف ہوتا تو نے بڑی نادانی کی اب کیا ہوتا ہی افسوس
ہی کہ ایسا شخص ہاتھ آکر تیرے نادانی اور غصہ کے سبب سے نکل گیا وہ ادھر مامون جان
کے پاس پہونچا ادھر مامون جان نے اُسکو قتل کیا کیونکہ کئی مرتبہ وہ انکو دغا دے چکا
ہی وہ اُسکی تلاش مین ہین کیا تدبیر کرون کہ وہ مجھ تک آجائے ایسے ایسے خیال دل
مین کیا کی صحبت برپا ہی گانا ہو رہا ہی اب اسکو کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جانور بول رہے ہین اور وہ جانور ہین جو کہ بدگلو ہین کسی کی آواز اچھی نہین
معلوم ہوتی ہی وہ اپنی جان دے دے کر گا رہے ہین یہ متوجہ بھی نہین ہوتی ہی یہ بھی نہین
خیال کرتی ہی کہ یہ ہو کیا رہا ہی وہان تو دوسری طرف خیال ہی اور دوسری لو لگی ہوئی ہی
اب وہ لبو کم ہو تو کچھ پسند آئے اُسکا کم ہونا محال ہی اسکی وزیرزادی جو ہی اُسنے جو ملکہ
کی طرف دیکھا کچھ چہرہ پر تغیر پایا اور کچھ ملکہ کو اُداس دیکھا اسکے حواس جاتے رہے
اُسنے خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی ابھی تھوڑی دیر کا ذکر ہی کہ خوش خوش بیٹھی ہوئین تھین
عمرو عیار کو اسیر کیا اُسکو سنبل کے ہاتھ تُندکال کی خدمت مین روانہ کیا جو جلسہ اور
صحبت بہ سبب عمرو کے اسیر ہونے کے درہم و برہم ہو گیا تھا اُسکے درست ہونے
کا حکم دیا خوش ہو کر پہلے مجھ سے فرمایا کہ مین نے بڑا کام کیا کہ مامون جان کے دشمن کو
اسیر کیا اور اُس شخص کو اسیر کر لیا کہ جسکا مثل و نظیر نہین ہی مامون جان اسکو دیکھ کر
بہت خوش ہونگے اور مجھ سے زیادہ تر الفت کرینگے یا یہ کیا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے خود بخود
متغیر ہو گئین اسکا کیا سبب ہی تو دریافت کرنا چاہیے یہ وہ ہین کہ انکو گانے سے
سیری ہی نہین ہوتی ہی یا اسوقت گانا ہو رہا ہی بالکل توجہ بھی نہین ہی کیا کسی پر فریفتہ
ہوئین ہین اُسکا خیال آگیا ہی کیا وجہ ہی یہ دل سے باتین کرکے اسکی وزیرزادی نے

حکم دیا کہ اب جلسہ برخاست کرو رات بہت آئی ہی ملکہ نے جو یہ سُنا تو وزیرزادی سے فرمایا کہ
کیون جلسہ برخاست کراتی ہو مجکو تو سنبل کا انتظار ہی کہ وہ آلے تو مین سونے کو جاؤن
تاکہ معلوم ہو جائے کہ میرے کام کا صلہ مامون جان نے مجکو کیا دیا مین نے تو تم سے قبل ہی
کہدیا تھا کیا سنبل آگئی ہی جو برخاست جلسہ کا حکم دیتی ہو وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری
جاؤن رات بہت آئی ہی آپ کی طبیعت پریشان ہوتی ہی آنکھون سے کچھ نیند پائی جاتی
ہی میرے نزدیک مناسب تو یہ ہی کہ آرام فرمایئے ابھی سنبل تو نہین آئی ہی بیکار آپ
اُسکے لیے پریشان ہوتی ہین وہ عمرو کو لے کر طرف طلسم کے گئی ہی یہ آپ کو معلوم ہی کہ جب
سے خدا پرست یہان آئے ہین طلسم کی راہ بند ہی بدون اطلاع بادشاہ طلسم کے کوئی طلسم
مین نہین جا سکتا ہی جب خوب جانچ ہو لیتی ہی تب اجازت ملتی ہی اس سبب سے
یہ بندوبست ہی کہ کوئی عیار نہ چلا آئے چنانچہ جب یہ بندوبست نہ تھا تو اکثر عیارون نے
جاکر عیاری کی ہی بڑے بڑے ساحرون کو قتل و اسیر کیا ہی اُسوقت سے جب کئی مرتبہ
یہ ماجرا ہوا یہ بندوبست کیا گیا ہی پس وہ گئی ہی جب خوب جانچ ہولے گی بادشاہ حکم
دینگے اُسوقت داخل طلسم ہوگی ابھی تو اسوقت وہ حد طلسم پر پہونچی ہوگی رات ہوگئی
ہی اسوقت تو کسی نے بادشاہ کو خبر بھی نہ کی ہوگی بیرون طلسم پڑی ہوگی اُسکا اسوقت
آنا غیر ممکن ہی اسوقت تو انتظار بیکار ہی ہان کل شام تک ضرور آئے گی آپ بیکار
اپنی نیند کو خراب کرتی ہین لعلان نے یہ سُنکے جواب دیا کہ تم نے ٹھیک کہا مین خود
پریشان تھی کہ کیا سبب ہی جو ابھی تک نہین آئی مجکو اس امر کا بالکل خیال نہ تھا
مین خود یہ دل سے کہہ رہی تھی کہ سنبل آلے اُس سے حال معلوم ہولے تو جاکر آرام
کرون جلسے کے برخاست کا حکم دون اگر مجکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو مین کیون انتظار
کرتی خیر جلسہ برخاست ہو یہ ملکہ نے کہا سب اپنا اپنا سامان لے کر اپنے اپنے
مقام پر آئے اُدھر بکاول نے عرض کیا کہ دسترخوان آراستہ ہی خاصہ نوش فرمایئے
ملکہ کا گو جی نہ چاہتا تھا مگر اس خیال سے کہ کسی پر یہ امر ظاہر نہ ہو کہ ملکہ کو صدمہ ہی
اس سبب سے کھانا نہین کھایا مع خواصان خاص کے دسترخوان پر آکر بیٹھی بہبہ

صدمہ کے کھانا نہین کھایا جاتا ہی ایک تو تصور خواجہ کے گانے کا دوسرے ملکہ کو خواجہ
سے بہ سبب آواز و گانے کے الفت ہوگئی ہی مرتبہ عشق کا حاصل ہوگیا ہی دلی محبت ہی
یہ ہی خیال ہی کہ تو نے مفت مین اُسکی جان لی اور اپنے ہاتھ سے کھویا راوی بیان کرتا ہی
کہ خواجہ کو بھی کسیقدر اسطرف میلان ہوا ہی اور دل آیا تھا مگر کیا کرتے مجبور تھے بہت
صورت پسند آئی تھی اسی سبب سے تو مشغلہ گانے کا کیا تھا کہ میری صورت پر یون تو
کوئی نہین فریفتہ ہوتا ہی مگر آواز پر بس تمہارا دل اسپر آیا ہی اسکو اپنی آواز سُناؤ تاکہ اسکو
بھی رغبت ہو کیونکہ کسی شاعر کا قول ہی شعر دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر + از
سوے کینہ کینہ وز سوے مہر مہر + ضرور رغبت ہوگی خواجہ کا خیال درست ہوا تھا
خواجہ تو اور کامون مین مبتلا ہوگئے تھے اور اس امر سے اُنکو یقین ہوگیا تھا کہ اسکو میری
طرف رغبت نہین ہوئی ملکہ نے جو خواجہ کو اسیر کر کے شنگال کے پاس روانہ کیا تھا
مگر خواجہ نے دل مین کہا تھا کہ اگر رہا ہوگئے تو ضرور یہان آئینگے اور اسکو اپنے تصرف
مین لائینگے چنانچہ خواجہ رہا تو ہوئے مگر اور ضرور تون مین جو مبتلا ہوئے تو ادھر کا خیال
چندان نرہا نہ ایسا تعلق پیدا ہوا تھا کہ جو بیقرار کرتا صرف تھوڑے عرصہ کی الفت ہوئی
تھی ایک نگاہ کے گنا ہگار تھے اس سبب سے اور بھی خیال نہ ہوا تھا خواجہ تو
اپنے کامون مین مصروف ہوئے جیسا کہ تحریر کر چکا ہون ہان ملکہ کو دلی تعلق پیدا ہوا
ہی اُنکی آواز پر اور گانے کے سبب سے بس ملکہ نے بہ جبر اُگل اُگل کر نوالے کھائے
اس خیال سے کہ کوئی رنج و صدمہ کا خیال نہ کرے جسطور سے ہو سکا کھایا پانی کے
گھونٹون سے نوالے اُتارے تھوڑے ہی عرصہ مین یہ حال ہوگیا ہی کہ چہرہ زرد ہو گیا تھا
پر آثار حضرت عشق ظاہر ہین خواجہ کے گانے کا سمان بندھا ہوا ہی یہی معلوم ہوتا
ہی کہ خواجہ بیٹھے ہوئے گا رہے ہین بے ساختہ منھ سے آہ نکل جاتی ہی تھرا و جبراً کھانا
کھایا وزیرزادی کو بہت بڑا خیال ہی ملکہ کھانا کھا کے مُنھ ہاتھ دھو کے اس قصد
سے اُٹھی تھی کہ جا کر مسہری پر لیٹون کہ یکا یک دھماکا ہوا اس زور سے دھماکا ہوا
کہ ملکہ اُچھل پڑی سب خواصین و مصاحبین بھی ڈر گئین اور بھو چکا ہو کر دیکھنے لگین کہ

کیا واقعہ ہوا ملکہ نے حیران ہو کر وزیرزادی سے فرمایا کہ یہ دھما کا کیسا ہوا باغ مین کیا کوئی
چور وغیرہ کودا ہی بڑا غضب ہی کہ دن دہاڑے اول شام چور آنے لگے کیا پہرہ چوکی در باغ پر
نہین ہی خواصون نے عرض کیا کہ سب دربان و پاسبان بیٹھے ہوئے ہین نہ معلوم یہ حرامزادہ
کدھر سے آیا ملکہ نے کہا کہ اچھا ذرا روشنی لے کر دیکھو تو سہی مگر یہ نہ کرنا کہ سب کی سب
چلی جاؤ مجکو اکیلا چھوڑ دو گی تو میرا مارے خوف کے دم نکل جائیگا تم سب موجود ہو تو
میرا کلیجہ سینہ مین ہاتھون اُچھل رہا ہی پیٹ مین سانس نہین سماتی ہی جو تم مین سے کوئی نہ
ہو گا تو نہ معلوم میرا کیا حال ہو گا وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ خوف نہ کرین ہم مین سے
کوئی نہ جائیگا صرف صنوبر و سوسن روشنی لے کر جائیگی اور دیکھ کر آ کر عرض کر دے گی
ملکہ یہ چور کے کودنے کا دھما کا نہین ہی کیا وہ ایسا دیوانہ وسڑی ہی کہ سب تو جاگ
رہے ہین وہ کود پڑے گا کوئی شی گری ہی یا تو کوئی شاخ درخت خشک ہو گئی تھی وہ گری ہی
یا اور کوئی جانور گرا ہی ملکہ نے کہا کہ پھر جا کر دیکھو صنوبر و سوسن کنول ہاتھ مین لے کر
بارہ دری کے باہر آئین جیسے چبوترے پر پہونچین قصد کیا کہ نیچے اُترین کہ ایک برق
چمکی یہ جھجھک کر دیکھنے لگین دیکھا کہ ایک لاش چبوترے پڑی ہی یہ لاش کو دیکھ کر حیران
ہوئین کہ یہ لاش کسکی ہی اب جو قریب آ کر دیکھا روشنی سے تو سنبل کی لاش پائی کہ سینہ
پر تیر پڑا ہوا ہی پشت کو توڑ کر پار گذر گیا ہی یہ واقعہ دیکھ کر اُن سب کے حواس جاتے
رہے کہ اسکو کس نے قتل کیا کون ایسا زبردست تھا سوسن تو اُسی مقام پر لاش کے
پاس کھڑی رہی صنوبر خوب دیکھ بھال کر خدمت ملکہ مین آئی مگر بدحواس رنگ رو
متغیر چہرہ پر اداسی اس حالت مین آ کر پہونچی ملکہ نے پوچھا کہ کیون صنوبر کیا واقعہ
ہی جو تو بدحواس ہی کیا کوئی چور تھا میری سوسن کہان ہی صنوبر نے عرض کیا کہ کیا بیان
کرون جو واقعہ دیکھا ہی کہ دل پریشان ہو گیا ہی ملکہ عالم یہ کہکر رونے لگی اس قدر
روئی کہ ہچکی بندھ گئی ملکہ نے گھبرا کر فرمایا کہ کچھ صاف طور سے بیان کر روتی کیون ہی
سنبل کیسی کیا دیوانی ہو گئی ہی سنبل تو خواجہ عمرو کی تھیلے کر طرف طلسم کے
گئی ہی وہ یہان کہان کیا کوئی جن یا پری کا سایہ تجھ پر ہو گیا ہی ابھی تو اچھی خاصی آ گئی تھی

وہان سے دیوانی ہوکر آئی ہی میری سوسن کو کہان گنوان آئی ذرا حواس درست کرکے بات
کرجب اسطور سے ملکہ نے کہا تب صنوبر نے گریہ ضبط کرکے عرض کیا کہ ملکہ وہ جو دھماکا
ہوا تھا آپ نے مجکو اور سوسن کو دیکھنے کو بھیجا تھا مین اور وہ جو روشنی لیکر باہر گئی
جب چبوترے پر پہونچی تو ایک برق چمکی اب جو ہم نے غور کرکے دیکھا تو کوئی شی چبوترے
پر پڑی ہوئی پائی جیسے کوئی لیٹا ہوتا ہی ہم دونون روشنی لے کر اُسکے قریب پہونچی اب
جو دیکھا تو ایک لاش پڑی ہوئی دیکھی کہ جسکے سینہ کے تیر پار تھا اب جو بغور دیکھا تو وہ
لاش تو سنبل کی تھی یہ دیکھ کر ہمارے حواس جاتے رہے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا
مین نے سوسن کو اُس مقام پر چھوڑا اور خود آپ کو آگاہ کرنے آئی ہون تشریف
لے چلیے اور ملاحظہ فرمائیے کہ سنبل کو کس نے قتل کیا یہ کلام حیرت انجام سُنکے ملکہ کے
حواس جاتے رہے فوراً ملکہ مع خواصون اور وزیرزادی کے ہمراہ صنوبر کے اُس مقام پر
آئی جہان لاش سنبل کی پڑی ہوئی تھی آکر جو دیکھا تو سنبل کو کشتہ و پریشان پایا
سب خواصین ہائے سنبل وائے سنبل کہکر اپنے بال پریشان کرنے لگین اور بکھرانے
لگین ملکہ حیران و پریشان کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی سنبل کی لاش پر نگاہ تھی
ہر ایک اپنا حال پریشان کرتی تھی جب سب رو چکین اور حال پریشان کر چکین
اُسوقت ملکہ نے فرمایا کہ صاحبو ذرا دم لو حواس درست ہونے دو تمھارے ہائے
وائے کرنے سے سنبل جی نہ اُٹھے گی مجکو دریافت تو کرنے دو کہ یہ کیونکر قتل ہوئی اور
اسکو کس نے قتل کیا اور غواچہ کو کیا گیا آیا اس پر راہ مین کوئی بلا نازل ہوئی یا خواجہ
اسکو فقرہ دے کر اور قتل کرکے چلے گئے یا طلسم مین پہونچکر کوئی واقعہ پیش آیا جب
ملکہ نے اسطور سے کہا تو سب خاموش ہوئین مگر سنبل کی بہن نرگس کا عجب حال
تھا کہ وہ پچھاڑین کھا رہی تھی اور رو رہی تھی اُسکو بھی سب نے سمجھا بجھا کر خاموش
کیا اُسوقت ملکہ نے اپنی جھولی طلب کی کچھ لاش کے داہنے ترھکر کچھ سرسون کے
دانے اِدھر اُدھر پھینکے بچہ خوک کو جھٹکا کیا اُسکا خون لے کر اور کچھ خاک وہان کی اُٹھاکر
اُسمین ملائی اور وہ خاک اُس لاش پر ڈالی اپنی ران مین حیران ہوکر نشتر دیا اور

خون جو نکلا اُسکو لے کر لاش پر چھینٹا دیا فوراً حلوا تیار کیا اب اُسکو اپنے پاس رکھکر بیٹھی اور
اسم سحر پڑھنے لگی اور اُس لاش پر دم کرنے لگی جب تعداد تمام ہوئی پڑھنے کی کہ یکایک برق
چمکی اور آواز مہیب آئی کہ تمام بارہ دری ہل گئی سب کے دل دہل گئے ہر ایک کو پسینہ آگیا
مگر ملکہ لعلان حور پیکر اُسی طور سے اسم سحر پڑھے گئی جب تمام ہوا وہ لاش خود بخود اُٹھ
بیٹھی ملکہ نے جلدی سے وہ طباق حلوا اُسکے سامنے رکھدیا وہ حلوا اُسنے کھایا ملکہ نے
اپنی ران سے بہت جلد خون لے کر اُسکے مُنھ مین ڈالا جب وہ حلوا کھا چکی اور خون پی چکی
اُسیوقت گویا ہوئی کہ کیون ہم کو تکلیف دی ہی اگر کچھ دریافت کرنا ہی تو بہت جلد
دریافت کر کہ ہم کو مہلت زیادہ قیام کرنے کی نہین ہی ملکہ نے اشارہ سے خواصون سے
کہا کہ بہت جلد اور حلوا تیار کرو اُنھون نے جلدی جلدی حلوا تیار کیا ادھر ملکہ نے کہا کہ
مین نے آپ کو اس غرض سے زحمت دی کہ آپ یہ بتایئے کہ میری خواص سنبل کو
کس نے قتل کیا اور کس خطا پر اسکے پاس عمرو عیار تھا وہ کیا ہوا اُس لاش نے ایک
قہقہہ لگایا اور ہنس کر کہا کہ جو اسکا قاتل تھا اُسنے قتل کیا کیا تم دریافت کر کے کروگی
اُسکو قتل کوئی نہین کر سکتا ہی وہ قاتل ساحران عالم ہی تم نے بھی تو غضب کیا کہ عمرو عیار
کو اسیر کر کے باعلان اسکے ہاتھ روانہ کیا لوگ تو لگے ہوئے ہین اُنھون نے دیکھ لیا قتل
کیا اور عمرو کو رہا کر لیا اے لعلان یہ خیال کرلو کہ عمرو کو اور جسقدر خدا پرست ہین اُنکو
قتل نہین کر سکتا ہی عمرو کی موت ساحرون کے ہاتھ سے نہین ہی یہ خیال کرلو کہ یہ طلسم
فتح ہوگا کوہ بے ستون تباہ ہوگا بے ستون جادو مارا جائیگا بادشاہ سابق طلسم
رہا ہوگا شنگال قتل ہوگا طلسم مین اہل اسلام کا قبضہ ہوگا یہان بھی دین اسلام رواج
پائے گا طلسم کشا آگیا ہی قریب کوہ بے ستون فروکش ہی اُسکا لشکر زیر کوہ بلور اُترا ہوا
ہی سنبل کو طلسم کشا نے قتل کیا ہی اور اپنے عیار کو رہا کیا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ اُسکا عیار
اُسکے سامنے اسیر ہو کر جائے اور وہ دیکھا کرے ملکہ نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ طلسم کشا کہان
تھا جو سنبل کو قتل کیا آواز آئی کہ ہم کو خبر نہین ہی کہ طلسم کشا کہان ہی آگاہ ہو کہ طلسم
کشا اپنے لشکر سے برائے فتح کوہ بے ستون چلا تھا وہ آکر کوہ زنگار رنگ پر پہونچا

بے ستون جادو کو خبر ہوئی کہ طلسم کشا فلان مقام تک براے تلاش لوح پہونچ گیا ہی خبردار
ہو جاؤ اُسنے اپنے سرداروں سے کہا کہ کوئی ایسا ہی کہ جاکر طلسم کشا کو روکے کسی نے جواب
نہ دیا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک عرضی حکیم استقلینوکس کی آئی ہی بے ستون
نے وہ عرضی لیکر پڑھی اُسمین یہ تحریر تھا کہ بانیان طلسم نے میرے متعلق یہ خدمت کی
تھی کہ جب طلسم کشا ادھر کو آئے مین روکون اور اُسکو نہ آنے دون لہذا مجکو کیا حکم ہوتا ہی مین
روکون یہ جو عرضی حکیم کی بے ستون نے دیکھی فوراً یہ دستخط کیے کہ شوق سے جاؤ اور
روکو یہ حکم پانا تھا کہ حکیم مع اپنے ملازمون کے طلسم کشا کے پاس پہونچا اور طلسم کشا کو
اپنے ہمراہ لیا تخت پر سوار کیا طائر اسرار جو حکیم کے پاس مدت سے قفس مین بند رہتا
تھا اُسکو کھولدیا اُسنے باواز بلند پکار کر کہا کہ اے ساکنان طلسم آگاہ ہو کہ طلسم کشا آگیا جو
اُسکی خدمت کریگا اور اطاعت اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا اور ہر بات سے اور ہر بلا سے محفوظ
ہوگا اور بادشاہ سابق رہا ہوگا اور شنکال مارا جائیگا چنانچہ وہ حکیم قبل سے مع
اپنے ملازمون کے مسلمان تھا سب سے اُسنے کہا کہ تم نے سُنا کہ طائر اسرار نے
کیا بیان کیا وہ طائر تو بیان کرکے ایک طرف کو طلسم کشا کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا
حکیم نے اپنے مکان یعنے قصر بہشت تمثیل مین لے جاکر طلسم کشا کو مقیم کیا اور دعوت
کی اور کہا کہ آپ اطمینان رکھیں مین فکر قتل بے ستون آپ کو بتادونگا اور آپ کے
ہمراہ رہونگا مین آپ کا شریک ہونگا اسی سبب سے تو مین آپ کو اپنے مکان
پر لایا ہون چنانچہ طلسم کشا حکیم کا مہمان ہی وہ صحن باغ مین بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ
سنبل عمرو کو بغل مین دبائے ہوئے اُدھر سے گذری طلسم کشا نے اپنے عیار کو جو
قید دیکھا تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا سنبل کے سینہ پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر پار گذر
گیا وہ تو تمام ہوئی خواجہ رہا ہوکر طلسم کشا کی خدمت مین پہونچے اُسکی لاش یہان
آئی اب خواجہ و طلسم کشا دونون حکیم کے مہمان ہین اور فکر قتل بے ستون کر رہے
ہین حکیم باغی ہوگیا ہی وہ قبل ہی سے باغی ہوگیا ہی کیونکہ خدا پرست تھا مین کہتا
ہون اور خبر دیتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ یہ طلسم ضرور ضرور فتح ہوگا اور شنکال وغیرہ

ہو کہ نمک حرام ہو گئے ہین سب مارے جاینگے جو طلسم کشا کا شریک ہوگا وہ ہمیشہ راحت سے
آرام سے رہیگا اور سنگ قضا سے مفر پائے گا اگر وہ شریک ہوگا تو طعمہ تیغ اجل طلسم کشا
ہوگا تمام عالم کی ذاتین اُسکو نصیب ہونگی اور تیری جان نہ بچے گی بس جسکو اپنی بہتری
اور زندگی منظور ہو وہ مثل حکیم کے شراکت طلسم کشا کرے طلسم کشا کوہ بے ستون کو بے ستون جادو
کو قتل کر کے فتح کرے گا بادشاہ سابق کو رہا کرے گا وہ بند سوسن کو برباد کر کے لوح حاصل
کرے گا اُسکے ذریعہ سے طلسم کو فتح کریگا اب اس طلسم کا بچنا محال ہی سب اہل طلسم کو لازم
ہی کہ طلسم کشا کی شراکت کرین ورنہ خراب ہو نگے تو اب مین جاتا ہون تم کو سب
حال معلوم ہو گیا ملکہ لعلان خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی جب یہ سب واقعہ سُن چکی تو
اتنا کہا کہ یہ طلسم ضرور فتح ہوگا اور شند کال مارا جائے گا ہان یہ تو بتائیے کہ جو کوئی طلسم کشا
کا شریک ہو بلکہ اُسکے کسی عزیز یا ملازم کا شریک ہو اُسکا کیا انجام ہوگا آواز
آئی کہ جسکا شریک ہوگا اُسکو راحت ملے گی خواہ طلسم کشا کے عزیز کا شریک ہو خواہ
کسی ملازم کا اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا لعلان نے قصد کیا تھا کہ کچھ اور دریافت کرے کہ
آواز آئی اب ہم کو عرصہ ہوتا ہی لاؤ ہماری خوراک ہم تمھارا کام کر چکے یہ سُنتا تھا کہ ملکہ
نے طباق حلوے کا رکھدیا اُسنے سب کھالیا ادھر طباق خالی ہوا ادھر سنبل دھم سے
گری اور ایک شعلہ بھڑکا کہ لاش سنبل کی مثل ہیزم خشک کے جل گئی اور ایک طائر
اُس راکھ سے پیدا ہوا اور وہ بلند ہو کر گویا ہوا کہ اے لعلان آگاہ ہو کہ یہ طلسم فتح ہوگا جو
طلسم کشا کی اطاعت کرے گا یا اُسکے کسی عزیز و ملازم کی اُسکا بڑا مرتبہ ہوگا طلسم
کشا نے سنبل کو قتل کیا اپنے عیار کو رہا کیا طلسم کشا بے ستون و سوسن جادو
و دیگر ساحرون کو مع شند کال کے قتل کر کے طلسم کو فتح کرے گا جو اُسکا شریک ہوگا
وہ امان پائے گا باقی سب مارے جاینگے کیونکہ عمر طلسم تمام ہو چکی ہی طلسم مین بہت
غدر مچا ہوا ہی جو آثار و علامات بانیان طلسم طلسم کے عمر تمام ہونے کی مقرر کر گئے تھے
سب وہی پیدا ہین اور جو طریقہ طلسم کشا کی آمد کے تحریر کر گئے تھے اُسی طریقون
اور راہون سے طلسم کشا آیا ہی اب طلسم کا بچنا محال ہی یہ کہکر وہ طائر پرواز کر گیا

راوی بیان کرتا ہی کہ وہ پیر تھا سنبل جادوگا کہ جسکو ملکہ لعلان نے بھوگ دے کر بلایا تھا
اُسنے سب حال آکر بیان کیا بوقت جانے کے لاش کو جلا کر چلا گیا اب اور کسی کے
قبضہ مین ہوگا جو اُسکو تسخیر کرے گا راوی بیان کرتا ہی کہ جب یہ سب واقعات ملکہ
لعلان و اُسکی خواصون و وزیرزادی نے سُنے سب کے حواس جاتے رہے ہر ایک
نے سنبل کے لیے بہت گریہ کیا اور حال پریشان کیا ملکہ لعلان کو بہت بڑا خیال
پیدا ہوا وہان سے اُٹھ کر اپنے کمرے مین آئی وزیرزادی کو طلب کیا اور کہا کہ تم نے سنا جو کچھ
کہ سنبل کے پیر نے کہا اب مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون اگر مامون کی شراکت
کرتی ہون تو خرابیون کا سامنا ہی میرے بھی دل کو یقین ہی کہ طلسم فتح ہوگا اُس کتاب
کو مین نے دیکھا تھا کہ جس مین بانیان طلسم طلسم کے حالات لکھ گئے ہین یہی سب
علامتین اُنھون نے بربادی طلسم کی تحریر کی تھین جو کہ آج کل درپیش ہین مین پہلے سے
فکرمند تھی اور اسی سبب سے خواجہ کو اسیر کرکے روانہ کیا تھا گو مجکو یقین تھا کہ خواجہ
رہا ہو جاینگے انکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی مگر مین نے بسبب اس امر کے کہ اگر نہ بھیجونگی اور
مامون اس حال سے آگاہ ہونگے کہ لعلان نے میرے دشمن کو اسیر کیا اپنے پاس
قید رکھا میرے پاس نہ روانہ کیا تو ناراض ہو جاینگے مین نے روانہ کر دیا تم نے دیکھا کہ وہ
راہ مین رہا ہو گیا اب مین کیا کرون اگر طلسم کشا کے شریک ہوتی ہون اول تو دین و
مذہب مین خلل آتا ہی دوسرے مامون سے بگڑتی ہی تیسرے سب مجھ پر طعنہ کرینگے
اور مجکو بدنام کرینگے کہ کسی پر عاشق ہوکر اسنے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور مامون کی دشمن
ہو گئی مین بہت حیران ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون وزیرزادی نے جواب دیا کہ میرے
نزدیک تو یہ مناسب ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے جب آپ کے مامون
آپ کو طلب کرین یہ کہلا بھیجیے کہ مین بہت علیل ہون حاضر خدمت نہین ہو سکتی
ہون انشاءاللہ بعد صحت کے حاضر ہونگی معاف فرمائی جاؤن اور اسی مقام پر بیٹھی
ہوئی تماشہ ملاحظہ فرمایئے کہ ہوتا کیا ہی اگر طلسم فتح ہو جائے اور بادشاہ طلسم قتل ہو جاے
تو طلسم کشا کی شراکت فرمایئے اور اطاعت کیجیے اور اگر طلسم کشا اسیر ہوکر قتل ہوا اور

طلسم فتح نہ ہو تو پھر کیا ہی آپ اپنے ناموں کی شریک رہیے یہی خواہش دلی ہی ملکہ نے یہ جواب دیا کہ یہ تو محال ہی کہ اب طلسم بچے شیر ہین تمھارے کہنے پر اسوقت عمل کرونگی کہ جب ایک مرتبہ خود طلسم کشا سے نہ مقابلہ کر لون اگر مین نے طلسم کشا کو مار لیا تو خیر ورنہ بعد اسکے اپنے مقام پر آکر خاموش ہو کر بیٹھ رہون گی نہ ناموں کی شریک ہونگی نہ اہل اسلام کی اس امر سے بھی بچونگی کہ نہ یہ کوئی کہے گا کہ لعلان نے ناموں سے عداوت کی اور شریک طلسم کشا ہوئی اور جان بھی طلسم کشا کے ہاتھ سے بچے گی یہاں بیٹھی ہوئی جنگ و پیکار کا تماشہ دیکھا کرونگی وزیرزادی نے عرض کیا کہ آپ کو اختیار ہی جبکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ نہ طلسم کشا قتل ہوگا نہ اسکا عیار پھر اُس سے مقابلہ کرنا بیکار ہی صرف اپنے کو زحمت مین ڈالنا ہی ملکہ نے جواب دیا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اسکو بھی تو معلوم ہو کہ ہم نے کسی کے ملازم کو قتل کر کے اپنے عیار کو رہا کیا تھا اُسنے خبر پاکر اُسکے خون کا دعوئی کیا دوسرے خواجہ کو اسیر کر کے لاؤن اور اپنے پاس قید رکھون تیسرے اُس حکیم کو سزا دون جو کہ بربادی طلسم کا بانی ہوا ہی جسنے بے ستون کو دھوکا دے کر طلسم کشا کو اپنا مہمان کیا ہی اور بربادی طلسم کی فکر کر رہا ہی اور صلاح دے رہا ہی تاکہ اور کوئی دھوکا نہ کھائے اُسکا حال سب ظاہر ہو جائے وہ اور کسی کو مثل بے ستون کے دھوکا نہ دے جس طور سے بے ستون نے اپنا شریک اور حافظ طلسم خیال کر کے اُسکے کہنے پر عمل کیا اسی طور سے کوئی اور نہ اُسکے کہنے پر عمل کرے اور اسکی سزا دون کہ وہ جو بلا خوف و اندیشہ بیٹھے ہوئے باہم فکر کر رہے ہین اُنکو بھی معلوم ہو جائے کہ ہمارے حال سے یہ لوگ آگاہ ہو گئے ہین اب اُنسے ہوشیار رہنا ضرور ہی گو اس مین یہ امر ضرور ہوگا کہ ابھی اُنکو معلوم ہی کہ ہمارے حال سے کوئی خبردار نہین ہوا ہی وہ شاید دھوکا کھا جائین اُس حالت مین ہوشیار ہو جا بینگے ہوشیار ہو جائین میرے دل کا حوصلہ تو نکل جائے گا کہ مین نے اپنے سنبل کے قاتل سے عیوض لے لیا اگر مین نے عمرو کو اسیر کر لیا طلسم کشا کے دل پر تو صدمہ پہونچے گا عیار کے اسیر ہونے کا وزیرزادی نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی ہم کچھ زیادہ عرض نہین کر سکتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جو اس بے غل و غشی سے بیٹھے ہوئے راحت سے بسر کر رہے ہیں

ہین اس امر سے اُنکے عیش و عشرت مین فرق آ جائےگا اور ہم جل رہے ہین ہم کو بھی چین ہوگا
کہ دشمن ہمارے تکلیف مین ہین اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب راوی کا بیان ہی کہ لعلان
کو صرف یہ امر منظور تھا کہ مین کسی طور سے خواجہ کو اسیر کر لاؤن اور اُنکو اپنے پاس رکھون گانا
سُنا کرون اُنکی صحبت سے اپنا دل خوش کرون کیونکہ وہ خواجہ کے گانے پر عاشق تھی جب
ملکہ یہ کہہ چکی اُسوقت وزیرزادی نے ملکہ کی بلائین لے کر اور ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ واری
ایک بات ہم آپ سے دریافت کرین اُسکو سچ سچ ارشاد فرمائیے گا مین آپ کی دوست
ہون دشمن نہین ہون مجھسے نہ پوشیدہ فرمائیےگا اگر آپ دوست جانتی ہون یہ کہکر
قدم پر گر پڑی ملکہ نے کہا کہ خیلا گیا تو کچھ دیوانی ہو گئی ہی کہ بیکار کو ہاتھ بھی جوڑتی ہی قدمون پر
بھی گرتی ہی اور پھر بیان نہین کرتی ہی کہ کیا بات ہی وزیرزادی نے عرض کیا کہ واری قربان
جاؤن آپ پر سے صدقے ہو کر مر جاؤن یہ بیان فرمائیے کہ بعد روانہ کرنے خواجہ کے جب
آپ نے جلسہ کو آراستہ فرمایا ناچ گانا ہونے لگا مین نے دیکھا کہ یکایک آپ کا
چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ کو ہر ایک چیز سے نفرت ہو گئی گانے کی کیسی عاشق ہین اب
آپ کا اُسکی طرف سے بھی دل پھر گیا اور ہر مرتبہ یہی کلمہ زبان سے نکلا کہ واہ کیا کہنا
کیا خوب جسکے سبب سے مین نے جلسہ برخاست ہونے کا حکم دیا کہ مین نے جو
آپ کو مکدر پایا مین نے خیال کیا کہ ملکہ کو اسوقت کچھ صدمہ ہی جلسہ برخاست
ہو جائے تو بہتر ہی جسپر آپ نے فرمایا کہ کیا سنبل آ گئی مین تو اُسکا انتظار کر رہی ہون
مین نے عرض کیا تھا کہ سنبل کل شام کو آ جائےگی پھر آپ نے جلسہ برخاست کر کے
خاصہ نوش فرمایا مگر خاصہ بھی اچھی طرح سے نہین نوش کیا بلکہ مین نے دیکھا کہ کچھ بھی
نہین کھایا پانی کے ذریعہ سے چند نوالے ہم سب کے دکھانے کے لیے کھا لیے
مین نے خیال کیا تھا کہ جب آپ مسہری پر تشریف لے جائینگی تو مین یہ سب
باتین دریافت کرونگی کہ اُس اثنا مین سنبل کا واقعہ پیش آیا جب سے یہ امر آپ کو
معلوم ہوا کہ عمرو عیار رہا ہو گیا وہ آپ کے چہرہ کی حالت برطرف ہو گئی یہ کیا سبب
تھا اور کیا باعث تھا کہ آپ کو خود بخود صدمہ پہونچا کس امر کا خیال بیٹھے بیٹھے آیا کہ یہ

حالت ہوئی میرے تو حواس جاتے رہے بیان فرمائیے ملکہ لعلان نے جواب دیا کہ ای دل آرا تم بخوبی جانتی ہو کہ مین سنبل سے بہت الفت رکھتی تھی اور اُسکو از حد عزیز رکھتی تھی جب مین نے خواجہ کو اُسکے سپرد کر کے ماموں کی خدمت مین روانہ کیا بعد روانہ کرنے کے مجکو خیال آیا کہ دیکھوں سنبل کا خانہ حیات کیسا ہی یہ پہونچے گی بھی وہان تک اب جو غور کر کے دیکھتی ہون تو مجکو نظر آیا کہ راہ مین قتل ہوگی عمر ورہا ہو جائے گا بس مجکو صدمہ ہوا اور طبیعت مکدر ہو گئی اور اپنی حماقت پر نادم ہوئی کہ تو نے پہلے کیون نہ دریافت کر لیا اسکا صدمہ جو ہوا تو پھر نہ گانے کی طرف رغبت ہوئی نہ ناچ کیطرف پریشان بہت تھی کہ تم نے وہ واقعہ بیان کیا مجکو بھی کچھ یقین آیا جلسہ برخاست کرایا کھانے کا قصد کیا مارے صدمہ کے کھانا نہ کھایا گیا مگر قہراً و جبراً نوالے اُتارے اس خیال سے کہ رات کا بھوکا رہنا اچھا نہین ہوتا ہی کیونکہ سُنا جاتا ہی کہ ایک آفت ہی وہ جو بھوکی رہتی ہی تو کوسنے دیتی ہی اور رات کو وہ جو کچھ کھایا جاتا ہی کھاتی ہی دوسرے ایک وقت رات کے کھانے سے چالیس دن کی قوت کم ہوتی ہی چاہے دن کو بھوکا رہے مگر رات کو نہ رہے سبب اسکا یہ ہی کہ دن کو تو پانی وغیرہ کھانا پینا ہوتا ہی نہین کھانا کھایا تو اور ہی کوئی شئی کھالی اور شب کو تو سونا ہوتا ہی اُسمین گو روح کو راحت ملتی ہی مگر قوت زیادہ صرف ہوتی ہی اگر بھوکا ہوتا ہی بس اس خیال سے لازم ہی کہ اگر نہ پیٹ بھر کر کھائے تو تھوڑا سا ضرور کھالے تاکہ ان سب باتون سے محفوظ رہے اسی خیال سے کھا لیا کھانا کھا کر چلی تھی سونے کو کہ وہ دھما کا ہوا ای دل آرا جو میرا خیال تھا اور جو مین نے سحر سے دریافت کیا تھا وہی پیش آیا کہ سنبل کو طلسم تک پہونچنا نہ نصیب ہوا راہی مین قتل ہوئی اور خواجہ رہا ہو گئے یہی صدمہ تھا اور یہی سبب تھا جو مین مکدر ہوئی اور آثار رنج و ملال چہرہ پر ظاہر ہوئے دل آرا وزیرزادی نے عرض کیا کہ ملکہ عالم یون اگر آپ فرمایئے تو مین مان لون مگر میرا دل گواہی نہین دیتا ہی کہ یہ سبب تھا نہ مجکو اس امر کا یقین آتا ہی معلوم ہوا کہ آپ مجکو اپنا دشمن جانتی ہین جب ہی تو اپنا راز مجھ سے نہین بیان کرتی ہین یہ سبب نہین ہی بلکہ دوسرا سبب ہی خیر نہ بیان فرمایئے آپکو اختیار ہی ہان آپ مجھ سے کیون بیان فرمانے لگین اُس سے بیان کرتی ہین جو کہ اپنا رازدار ہو

اُس سے نہین بیان کرتی ہین کہ جو کہ دشمن ہو جبکہ ہم دشمن ٹھہری تو ہمارا زندہ رہنا یا آپ کے
پاس رہنا بیکار ہی ہم ضرور اپنی جان دینگی یا کسی طرف نکل جاینگی ملکہ نے ہنس کر جواب دیا کہ
کیون خیلا ہوئی ہو کیون دیوانی ہو تم کو کیا ہوا ہی تم میری رازدار نہ ہوگی تو اور کون ہوگا مین تم سے
اپنا حال دل نہ بیان کرونگی تو کس سے بیان کرونگی جو اصل امر تھا وہ مین نے کہدیا یہ تمھارا
خیال خام ہی اور تصور ناتمام مجکو کسکا صدمہ ہوگا میرا کون ہی مان نہین رہی مر گیین باپ کا
صدمہ اُٹھا چکی سوائے ماموں کے کسی کو رکھتی نہین ہون نہ مین کسی سے الفت رکھتی ہون نہ
کوئی مجھسے کہ اُسکا صدمہ ہو اور رنج تھین لوگون سے مجکو محبت و الفت ہی تمھین لوگ میری
دوست ہو اور دشمن ہو جو ہو تمھین لوگ ہو یہ تم بخوبی جانتی ہو کہ مین نے سنبل کو علم سحر کی
تعلیم دی اُسکو مثل بھائی و بہن کے پرورش کیا اُسکے مرنے سے یہ میری حالت ہی اُسنے کہا
کہا ای ملکہ مین نہ مانونگی جب تک آپ مجھسے صاف صاف نہ بیان فرمائیے گا اُسوقت تک
مجکو قرار نہ آئیگا یہ کہکر بلائین لینے لگی اور سر قدم پر رکھدیا آخر کار ملکہ ناچار ہوئی اور کہا کہ مین
کس بلا مین مبتلا ہوئی ہون کس احمق سے سابقہ پڑا ہی کہ نہ ہاری مانے نہ جیتی سچ بات
کہو تو یقین نہین آتا ہی کیا کرون اُسنے کہا کہ اگر سچ بات ہوتی اور یقین نہ کرتی تو گنہگار تھی سچ
بات کی یقین نہ کرنے والی گھری گور مین جائے جوانا مرگ مرے جو آپ کے کہنے کا یقین نہ کرے
اور سچ نہ جانے مگر سچ بات بھی ہو تو یقین آئے ہان اگر سچ آپ فرمائین اور مین یقین نہ کرتی تو
آپکو یہ فرمانا تھا کہ کیا کرون جو کوئی یقین نہ لائے آپ نے تو خوب پوشیدہ کیا اور بات بناکر کہدی
جب اس طور سے اُسنے کہا ملکہ مجبور ہوئی اور کہا کہ ای دل آرا یہ میرا راز ہی کسی پر ظاہر نہ ہونے
پائے اسکا خیال رہے مین تجکو اپنا دوست جان کر کہتی ہون جب تو زیادہ تر بجد ہوتی ہی
اور اصرار کرتی ہی تو کہتی ہون ورنہ کبھی نہ بیان کرتی مین کبھی نہ کہتی جو کوئی اور ہوتا اپنی ماں سے
یہ راز نہ کہتی تجکو ایسا ہی دیانت دار اور صاحب اعتبار جانتی ہون جو کہتی ہون دیکھو یہ راز میرا
کسی پر اصلا ظاہر نہ ہو دل آرا نے کہا کہ خداوند عجائب اُسکو غارت کرین جو آپکے راز
کو ظاہر کرے یا کسی سے کہے وہ زندہ درگور ہو اُسکو ہار ہاتی گھڑی کی موت آئے اُس کی
لاش کو مردے شوئے جائین وہ اپنی جوانی سے ناامید ہو اگر مین ایسا کرون تو مجکو صبح دیکھنا

نصیب ہوا اسیوقت مر جاؤن جب اسطور سے دل آرا نے کہا تو ملکہ نے اسکو گلے سے لگا یا اور کہا کہ ہائین ہائین یہ کیا کہتی ہو تو سنو ای دل آرا جب سے مین نے عمرو کا گانا سنا ہی اسیوقت سے میرے دل مین اسکی الفت پیدا ہو گئی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ سامنے بیٹھا ہوا عمرو گائے جائے اور مین سنا کرون مجھکو اسکی آواز بہت پسند آئی اور اسکا گانا اسوقت تو مین نے غصہ مین اسکو طرف طلسم کے روانہ کر دیا مگر پھر جو خیال آیا کہ یہ وہان جا کے قتل ہو جائے گا تو دل پر صدمہ پہونچا اور اپنی نادانی پر بہت ندامت حاصل ہوئی اسی سبب سے مین اسوقت سے مکدر ہون نہ گانا سنا نہ کھانا کھایا اسوقت سے تصویر عمرو سامنے پھر رہی ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بیٹھا ہوا گا رہا ہی اسی ولولہ مین منھ سے واہ نکل جاتی تھی کیون دل آرا کیا غضب کا گانا تھا اور کیا قیامت کی آواز تھی مین یقین کرتی ہون کہ اس گانے کا تو کوئی نہ ہوگا نہ اس گلے کا ضرور یہ کوئی اوتار ہی میرا یہی جی چاہتا ہی کہ اسکو جہان سے ممکن ہو پیدا کرون اور اسپر سے ہزار ہزار مرتبہ قربان ہون اور ہمہ وقت اپنے سامنے بٹھلائے رکھون کسیوقت اپنے سے جدا نہ کرون کیا کرون دل آگیا ہی مگر اسکے گانے پر نہ کہ اسکی صورت پر صورت تو ایسی ہی کہ کوئی اس سے پاخانہ مین لوٹا بھی نہ رکھوائے مگر گانا بہت غضب کا ہی اس گانے نے میرے دل کو پائمال کر ڈالا اور میرا دل قابو سے نکل گیا اور مین بدون اسکے بیقرار ہون خیر اس امر سے تو اطمینان ہوا کہ وہ رہا ہو گیا سنبل ماری گئی پیزار سے ماری گئی میری یہ پریشانی تو دفع ہوئی کہ وہ نے جا کر شنگال کے حوالے کرے گی وہ قتل کر ڈالے گا اس امر سے زیادہ تر پریشان تھی اور زیادہ صدمہ تھا ہر مرتبہ اپنے اوپر لعنت کرتی تھی کہ یہ تو نے کیا کیا مگر مجبور ہو گئی تھی اسوقت یہ جی چاہتا تھا کہ چیخین مار مار کر روؤن مگر دل پر جبر کیے ہوئے تھی اور صبر جب سے یہ معلوم ہوا کہ وہ رہا ہو گیا اسوقت سے وہ بیقراری تو کم ہوئی اب صرف یہ خیال ہی کہ اسکو کسی طور سے لاؤن اور گانا سنون چنانچہ جب تم نے یہ کہا کہ آپ کو لازم ہی کہ آپ خاموش اپنے مقام پر بیٹھی رہیے نہ مامون کی شریک ہو جیسے نہ طلسم کشا کی جبکہ مین نے یہ سوال کیا کہ ای دل آرا اب مین کیا کرون تو نے سب سنا جو کہ طائر نے کہا اور جو سنبل کے بیر نے اور تم نے یہ کہا تو مین نے کہا تھا کہ مین ایک مرتبہ جا کر طلسم کشا